٩٦ فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے

١٤٦ باب پانچوان بیچ بیان گوشہ نشینی کے

١٥٩ فصل دوسری بیچ بیان آفتون گوشہ نشینی کے

١٧١ باب چھٹا بیچ آداب سفر کے

١٧٧ فصل دوسری بیچ آداب مسافر کے
وقت نکلنے سے پھرنے تک

١٩١ فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف
اور نہی منکر کے

٢٠٦ فصل تیسری بیچ شرایط اوس
چیز کے کہ اوسمین احتساب
جاری ہے

٢١٥ فصل پانچوین بیچ آداب محتسب
کے

١٢٨ فصل دوسری بیچ حقوق ہمسایہ اور
ماں باپ اور اولاد اور بردیکے اور اسمین
حکایتین بھی ہین

١٤٨ فصل پہلی بیچ فوائد گوشہ نشینی کے

١٧٠ فصل تیسری بیچ آداب صحبت کے

١٧١ فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور
فائدون اوسکے کے

١٨٠ حکایت عجیبه

١٩١ باب ساتوان بیچ امر معروف
اور نہی منکر کے

١٩٥ فصل دوسری بیچ شرایط
محتسب کے

٢٠٩ فصل چوتھی بیچ درجون احتساب
کے

٢٣٠ فصل چھٹی بیچ منکرات کے کہ برتے
جاتے ہین عادات مین

٢٣٧ فصل
ساتوین بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ
متعلق ہین پہلے مطلب کے

96 فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے

146 باب پانچوان بیچ بیان گوشہ نشینی کے

159 فصل دوسری بیچ بیان آفتون گوشہ نشینی کے

171 باب چھٹا بیچ آداب سفر کے

177 فصل دوسری بیچ آداب مسافر کے وقت نکلنے سے پھرنے تک

191 فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے

206 فصل تیسری بیچ شرایط اور [illegible] کے کہ اسمین احتساب جاری ہے

215 فصل [illegible] بیچ آداب محتسب کے

138 فصل دوسری بیچ حقوق ہمسایہ اور ماں باپ اور اولاد اور بردے کے اور اسمین حکایتیں بھی ہین

148 فصل پہلی بیچ فوائد گوشہ نشینی کے

170 فصل تیسری بیچ آداب صحبت کے

171 فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور فائدون اونسکے کے

180 حکایت عجیبہ

191 باب ساتوان بیچ امر معروف اور نہی منکر کے

195 فصل دوسری بیچ شرایط محتسب کے

209 فصل چوتھی بیچ درجون احتساب کے

230 فصل چھٹی بیچ منکرات کے کہ برتے جاتے ہین عادات مین

237 فصل ساتوین بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین پہلے مطلب کے

Marfat.com

قطعهٔ تاریخ

طبع زاد مهر سپهر سخنوری ماه منیر زمین شاعری نامبردار از شعرای نامیان دهلی میر حسن صاحب فوق بنیرهٔ زبدهٔ شعرای اردو ساکن دهلی حافظ غلام صاحب شوق مرحوم و مغفور

کتابے مسائل چو مطبوع شد	بصد محنت و صحیحت صالحین
تفکر بسش که تاریخ او فوق گفت	بادراک هادی الناظرین

۱۲۹۷

قطعهٔ تاریخ الطبع

از نتایج طبع سلیم رئیس الحکما افلاطون دوران بقراط زمان حکیم محمد سلیم خان سلمه المنان

هادی الناظرین کے چهپنے سے	مطبع احمدی هوا ذیجاه
ایسی هادی وره نماهی کتاب	راه پر آئی جسسے سب گمراه
دیکهه کر اس کتاب کو دل نے	یون کها مجهسے یکبیک ناگاه
ایسے مطبع کو دیجیے وه دعا	جسمین مسائل کتاب کی هو راه
یی تاریخ یعنی پهر ببد یهه	نام مطبع سے هوگی ابن آگاه
چشم بد دور رکهه کے دی یهه دعا	مرحبا حبذا احمک الله

۱۲۹۷

قطعهٔ تاریخ کتاب هادی الناظرین بتخرجه اعداد حسب مدکه حرف ها است و دو عدد دارد و مادهٔ تاریخ که مصرعهٔ دعائیه در بحی مطبع است اسم مطبع یعنی لفظ مطبع احمدی در مادهٔ مذکور شامل است فقط

صفا الکتاب

ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین [تالیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی]

مترجم مولوی قطب الدین مرحوم مطبعہ مطبع احمدی دہلی ۱۲۷۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

135310

سب تعریفین سزاوار ہین اُس پاک پروردگار کے لیئے کہ جسنے ہماری ہدایت کے لیئے بہیجا رسول مقبول حضرت محمد کو ہزاران ہزار صلوات وسلام نازل ہون اوس ذات پاک پر اور اوسکے آل اطہار اور اصحاب ابرار پر بعد اسکے مسکین محمد قطب الدین تلمیذ بے تمیز جناب مرشدنا مولانا محمد اسحق صاحب کا التماس کرتا ہی بہائی مسلمانونکی خدمت مین کہ ایکروز خان ذی المجد ذالشان مجمع الاوصاف والمناقب احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خانصاحب وقہ اللہ عن آفات الدین والدنیا والآخرہ نے اس عاجز سے فرمایا کہ ایک رسالہ مسمیٰ بآداب الصالحین تالیف کیا ہوا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا کہ زبان فارسی مین ہی اگر ترجمہ اوسکا اردو مین ہو تو بہت مفید ہو مسلمانونکو چونکہ اس خیرخواہ خلایق کو بہی خیال نفع رسانی مسلمان بہائیون کا بہت رہتا ہی متکفل اس امر نافع کا ہوا اور بعضی جگہہ **ف** فایدہ کی لکہہ کر کچھ مسائل وغیرہ متعلق مضمون کتاب کے لکہے ہین تا فایدہ زیادہ حاصل ہو اور نام اسکا ہادی الناظرین رکہا گیا اور یہی تاریخ اسکی ہی امیدوار ہون اپنے ربتعالےٰ سے کہ مدد فرماوے میری اس کام مین اور بہرہ مند کرے ہمکو اس کتاب عجیب غریب سے اور بخشے مجھ سب گناہ اور حشر کرے ہمارا ساتھ صالحین اور خدام اپنے حبیب کے صلی اللہ علیہ الف الف صلوات کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولے ونعم النصیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین ازل سے ابد تک زبان پر تعریف کرنیوالیکی ہون اور ہر صفت کمال کے مقابل ہر نعمت کے کہون اور ساتہہ جس معنی کے کہون اور جس وجہ سے کہ تصور کر سکین ثابت ہین خالق تمام موجودات اور رازق تمام مخلوقات کی لیئے کہ متصف ہے ساتہہ تمام صفتون کمال کے اور پاک ہے آمیزش نقصان اور توہم زوال سے بزرگ ہے بزرگی اوسکی اور ہمیشہ ہے کمال اوسکا اور عام ہے عطا اوسکی اور درود فضل درود کی کہ اوپر اگلی پہلی انبیا اور رسولون کے ابتدا اسکی تہا تک سب تمام زمانون اور احوال کے نازل ہوئی ہین اسطرح کہ دوست رکہی اونکو حضرت صمدیت اور حکم کیا ساتہہ اونکی تمام خلایق پر اور اوپر افضل انبیا اور خاتم المرسلین کے کہ خلاصہ تمام مخلوقات کی اور بہترین تمام موجودات کی ہین اور اوپر تمام اولاد اور خادمون اور پیرودن اور تابعون انکے روز قیامت تک پہنچی ہین اور بعد اسکی جانا چاہیئ کہ اس تاریخ سی پہلی چودہ برس یا کچہہ کم و زیادہ واللہ اعلم ایک شخص نے دوستون مین سے کہ خالی درد طلب اور سوز محبت سی نہ تہا اس فقیر سی درخواست کی کہ اگر تمام احکام صحبت اور معیشت کے اور آداب ہمنشینی اور مخالطت کے کہ ضرور ہوجانا اونکا جمع کرو اور ترتیب دو لایق ہو ساتہہ حال یارون کے اور باعث ثواب کے دار ثواب مین مجکو اس زمانہ مین توجہہ تہی طرف حاصل کرنی علوم کی اور فرصت نہی کہ کتابون سے تلاش کرکر فوائد جمع کرون ناچار عذر کیا مینے پہر بعد ایکمدت کے توفیق ہوئی مجکو مطالعہ کرنیکی کتاب احیاء العلوم کی کہ تالیف کی ہوئی عالم ربانی امام غزالی رحمہ اللہ کی ہی اسوقت فرمائش اس یار کی یاد آئی مجکو کچہہ مسائل ربع معاملات احیا کی لکہے مینے

یعنی شیخ عبدالرحمن

اور دینی مسائل بہت ہی کم ہین کہ غیر اس کتاب سی لکھی ہون یعنی الا ماشاء اللہ اور اس بار کا طالب اسکی پہلی تمام کرنی اسکے اس ارمغانی سی کو بھیج کیا طرف عالم جاودانی کی عاقبت بخیر کری اللہ تعالی اوسکی اور لکھی اوسکو بیچ زمرہ نیکون کی اگرچہ اس باب مین کتابین بہت اور رسالہ بیشمار ہین اور کتاب کیمیاء سعادت امام غزالی کی ہی کہ در معنی ترجمہ کتاب احیاء العلوم کی ہی کافی ووافی ہی ولیکن امید ہی کہ اجر کتابت میرا ہوگا اور صرف وقت اسمین کہ داخل عبادت کی ہی ضائع نہین ہونیکا انشاء اللہ تعالی بموجب فرمودہ اللہ تعالی کے

إِنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ یعنی بلاشبہ مین نہین ضائع کرتا ثواب عمل عمل کرنیوالے کا تم مین سی اور مین ہون فقیر حقیر عاصی عبد الحق بیٹا سیف الدین کا قادری دہلوی رحم کری اللہ تعالی اسپر اور اسکی بزرگون پر اور برکت نازل کری اللہ اسپر اور اسکی اگلون پر اور یہہ رسالہ کہ نام ہی اسکا **آداب الصالحین** مشتمل ہی سات بابون پر اور ہر باب مشتمل ہی چند فصلون پر **باب پہلا** بیچ آداب کہانی وغیرہ کی اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **باب دوسرا** بیچ آداب نکاح وغیرہ کی اور اس باب مین بہی پانچ فصلین ہین **باب تیسرا** بیچ آداب صحبت وغیرہ کی اور اس باب مین چار فصلین ہین **باب چوتہا** بیچ آداب حقوق مسلمانونکی اور قرابت کی اور سوا انکے اور اس باب مین دو فصلین ہین اور **باب پانچوان** بیچ آداب گوشہ نشینی وغیرہ کی اور اسمین تین فصلین ہین **باب چہٹا** بیچ آداب سفر وغیرہ کی اور اسمین دو فصلین ہین اور **باب ساتوان** بیچ آداب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیر ذلک کے اور اسمین سات فصلین ہین **باب پہلا** بیچ آداب کہانی کی جان کہ مقصود عاقلون کا اور مطلوب اہل خطاب کا دیدار حق ہی اور رضا اسکی دار آخرت مین اور طریق اسکے حصول کا علم وعمل ہے اور مواظبت علم وعمل پر موقوف ہی اوپر سلامتی بدن کے اور سلامتی بدن ہوتی ہی طعام سے

Marfat.com

بحسب عادت کے پس واجب ہی کہ تناول طعام بقدر حاجت کے ہو نہ اتنا کہاوے کہ حد سے گذر جاوے اور در حکم بہایم کے ہو اور نہ اتنا سا کہاوے کہ قوۃ عبادت کی میسر نہو

بیت نہ چندان بخور کز دہانت بر آید ٭ نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید ٭

چاہیے کہ کہانے اور پینے مین بلکہ تمام افعال مین مقصود عبادت مولی ہو نہ حظ نفس اسی سبب سے علمانے کہا ہی الاکل من الدین یعنے کہانا دین کی چیزونمین سے ہی

ف فرض ہی کہانا پینا اسقدر کہ دفع کرے ہلاک ہونیکو اور اگر حلال کہانا پینا ہم نہ پہنچے اور مارے بہوک کے مرا جاتا ہو تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی کہانا اسقدر کہ بسبب اسکے نماز کہڑا ہو کر پڑہ سکے اور سہل ہو اسکو روزہ رکہنا اور کتاب منتقی مین ہی کہ کہانا فرض اسقدر ہی کہ دفع کرے ہلاکت کو اور بسبب اسکے نماز کہڑی ہو کر پڑہ سکے اور مباح ہی پیٹ بہر کے کہانا پینا واسطے زیادتی قوت کے اور حرام ہی کہانا زیادہ اسّے اور زیادہ اسّے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانیوالیکو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کر دیگا پس اتنا کہانا پینا حرام ہی مگر یہہ کہ اُس ارادہ سے کہاوے اسقدر کہ قوۃ ہو گی کل روزہ رکہنے کی یا تاکہ نہ حیا کرے مہمان اسکا یا مانند اسکیکے تو نہین حرام اور نہین جائز ریاضت ساتہہ کم کہانیکے یہانتک کہ ضعیف ہو جاوے ادا عبادۃ سے اور جو کوئی کہ کہانے مردار حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہے اور نہ کہاوے یہانتک کہ مرجاوے تو گنہگار ہوگا بخلاف اُس شخص کے کہ دوا نکی یہانتک کہ مر گیا یعنے اسصورتمین گنہگار نہین ہونیکا یہہ مسایل کتاب درالمختار سے لکہے مین ١٢ اور غرض یہان یہہ ہی کہ آداب کہانیکے بیان کیے جاوین پانچ فصلون مین

فصل پہلی بیچ ادب آداب کے کہ ہر شخص پر واجب مین اگرچہ تنہا کہاوے جان کہ جو چیز کہ مقدم ہی سب پر یہہ ہی کہ طعام حلال طیب ہو اور معنے اسکے یہہ مین کہ طعام بذاتہ حرام نہو اور کمایا ہوا ساتہہ وجہ شرعی اور طریق نہایت تقوی کے ہو اور چاہیے کہ اول

Marfat.com

آخر کہانیکے ہاتہہ دہو وے کہ اسمین نہایت ستہرائی ہی اور سنت ادا ہوتی ہی
اور طعام کہانا بقصد حاصل ہونے قوۃ کے عبادت پر طاعت ہی اور دہونا ہاتہہ کا بہی
حکم وضو کے ہی چنانچہ اسیلیے حدیث مین لفظ وضو کا واقع ہوا ہی یعنے اس حدیث
مین کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو پہلے طعام کے اور بعد طعام کے
دور کرتا ہی فقر کو مراد وضو سے دہونا ہاتہہ کا ہی اور اگر وضو نماز کرے اسمین شک
نہین کہ بہتر ہی ف ایک بزرگ نقل کرتے ہتے کہ میرے ذمہ تین سو روپیہ کے قدر
قرض تہا اور کوئی صورت ادا کی بسبب مفلسی کے خیال مین بہی نہ تہی کہ ناگہان ایکدن
مینے درس مین سنا کہ جو کوئی پہلے اور پیچہے کہانیکے سنت سمجہہ کے ہاتہہ دہویا کرے
تو اوسکا فائدہ یہہ ہی کہ جسقدر اوسکے ذمہ قرض ہو گا چند روز مین ادا ہو جاویگا
چنانچہ مینے چند ہی روز کیا تہا کہ بعنایت الٰہی کے ایک خرمہرہ میرے ذمہ نرہا اور مین
ببرکت ادای سنت نبوی کے فارغ اوسکبار ہو گیا فقط ۱۲ اور مدار اس امر کا موقوف
ہی خلوص نیت اور اعتقاد صحیح پر اور جسکو یہہ حاصل نہین کوئی چیز اوسکو فائدہ نہین
کرتی حتے بدون اسکے کلمہ پڑہنا ہی فائدہ نہین دیتا اور بہتر یہہ ہی کہ طعام سفرہ
پر یعنے دسترخوان پر رکہہ کر کہاوے کہ یاد دلاتا ہی سفر آخرۃ اور توشہ
آخرۃ کو اور اگر خوان مین رکہہ کر کہاوے تو وہ بہی حرام و مکروہ نہین لیکن
دسترخوان پر کہانا موافق ہی ساتہہ فعل پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم کے ف
بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان حضرت کا چمڑہ کا تہا چنانچہ سفرہ
اصل مین چمڑہ ہی کے دسترخوان کو کہتے ہین ۱۲ اور کہانیکے لیئے دو زانو
بیٹہے یا اکڑوا اور بایان پانو بچہا کر بیٹہے اور داہنا پانو کہڑا رکہے اور جس وضع پر
بیٹہے اخیر کہانے تک اوسی وضع پر بیٹہا رہے کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ ادب کے اور تکیہ لگاکر

نہ کہاوی کہ مخالف فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مین بندہ ہون نہین کہاتا مین مگر جیسی کہ بندی کہاتی ہین اور نہین بیٹہتا
مین مگر جیسی کہ بندی بیٹہتی ہین اور پانی پینا ہی تکیہ لگا کر مکروہ ہی **ف** کہا الشیخ
کی مصنف نے کہ تکیہ کرنا مین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ
کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہی اور دوسری ہاتہہ سی
کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نی چوتہی قسم یہہ بیان
کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اسکی سی پیٹہہ لگا کر بیٹہی اور سنت یہہ ہی کہانی مین کہ جہک کر
اور متوجہ ہو کر کہانیکی طرف بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نے تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر
بیٹہنے کے ایک جانب کو دو جانبون مین سی اسلیئی کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون
وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم
واللیلہ مین لکہا ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگا کر اور نہ مونہہ کی بل پڑ کر اور نہ کہڑی ہو کر
بلکہ بیٹہی دو زانو یا بصورت اقعا کی یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونو زانو کہڑی کر کر
جیسی کتا بیٹہتا ہی یا دونو پانو پر بیٹہی یعنی انگوٹہا داہان زانو کہڑا رکہی اور بیٹہی
بائین زانو پر شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نی مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی ❊
اور پیٹ بہر کر نہ کہاوی کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ معدہ کو تین حصہ کری ایک
حصہ طعام کی لیئی اور ایک حصہ پانی کی لیئی اور ایک حصہ دم لینیکے لیئی اور کہتی ہین کہ سیری آج
عہد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہتی ہر جگہہ **ف** مومن کی شان سی یہہ ہی
کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کری حد ضرورت پر
اور خالی رکہی معدہ کو کہ باعث نورانیت دلی اور صفائی باطن اور شب بیداری
وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رضی اللہ عنہ کی پاس آیا اور طعام بہت

ایک

Marfat.com

کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میری پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علمانی کہ وہ منشا
کفار کی ہو اس صنعت مین اور جو کوئی مشابہت کافرونکی ساتہہ رکہی صحبت اسکی
ترک کرنی چاہیئی اور کم کہانا ہمیشہ نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود
ہی اور خلاف اسکا مذموم ہان بہوک کہ حد افراط کو پہنچی اور سبب ضعف بدن اور
اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کار سی باز رکہی ممنوع اور منافی طریقۂ حکمت کی ہی
یہہ ملا علی قاری نی شرح مشکوۃ مین لکہا ہی + اور جو کچہہ کہ حاضر ہو قسم رزق سی کہاوی
اور تکلف بیچ تنعم کی یعنی اچہی کہانیکی نکری اور منتظر دال سالن کا نرہی اور اگر نماز
کی وقت مین وسعت ہو طعام پہلی کہاوی نماز سی اگر تاخیر مین ضرر ہو کہ کہانا
ٹہنڈا ہو جائیگا یا تلف ہوگا یا بہوک بہت لگی ہو اور کوشش کرے کہ ہاتہہ
طعام پر بہت پڑین یعنی بہت سے آدمی کہاوین ملکر کہ اسمین برکت ہی اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر گز تنہا کہانا نہین کہایا اور ابتدا ساتہہ بسم اللہ کے
کری اور دوسری لقمہ مین بسم اللہ الرحمن کہی اور تیسری لقمہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہی بہتر ہے اور داہنی ہاتہہ سی کہاوی آیا ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص تہا کہ داہان ہاتہہ اوسکا
بغل مین چمٹ گیا تہا ایکروز سامنی حضرت کی وہ طعام کہاتا تہا فرمایا کہ داہنی
ہاتہہ سی کہا عجب قصد کیا اوسنی داہان ہاتہہ پہلا چنگا نکل آیا اور ابتدا اور ختم
کہانی کا ساتہہ نمک کے کری کہ اسمین اثر یعنی روایت آئی ہے حضرت
امیر المومنین علی رضسے اور نوالہ چہوٹا کہاوے اور چبانے مین
مبالغہ کرے اور جب تک لقمہ نہ نگلی ہاتہہ دوسرے نوالے لینے
کے لیئی نہ بہلاوے اور کہانیکو نام نہ رکہی بلکہ اگر خوش نہ آوی

Marfat.com

کہاوے اور اگر خاطر کسیکی ملحوظ ہو تو اوسکی خاطر کے لیئے تہوڑا سا کہا لیوے کہ منقول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اسیطرح اور اپنے آگے سے کہاوے لیکن اگر میوہ ہو تو
ہر طرف سے کہاوے جائز ہی اور رکابی وغیرہ کے بیچ مین سے نہ کہاوے اور روٹی کو
چہری سے نہ کاٹے اور بیچ کاٹنے گوشت پختہ کے دونو روایتین آئی ہین یعنے منع بہی آیا ہی
اور ثابت ہی ہوا ہی کہانا اور بہتر ہاتہہ ہی سے کہانا ہی **ف** ایک روایت مین
منع آیا ہی کہ گوشت یعنے پختہ چہری سے کاٹ کر نہ کہاوے اور ایک مین آیا ہی کہ حضرت نے
چہری سے کاٹ کر کہایا ہی پس علمانے دونو روایتونمین تطبیق یون دی ہی کہ منع
درصورت عدم حاجت کے ہی اور کہانا درصورت حاجت کے یعنے چہری سے جو
کاٹ کر کہایا ہی وہ گوشت سخت تہا کہ بغیر کاٹے نکہایا جاتا تہا اور اگر گلا ہوا ہو
مکروہ ہی کاٹ کر کہانا کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ بعضے کفار کے ۱۲ اور کہانیکو
اوبہ سیمر ہے اور کہانیکو پہونکے نہین ٹہنڈا کرنیکے لیئے بلکہ صبر کرے یہانتک کہ ٹہنڈا
ہوجاوے اور میوہ مین سے طاق لیوے تین یا پانچ یا کم وزیادہ یا جو کچہہ ہاتہہ مین آوے
اور کہجورونکے ساتہہ گہٹلیان جمع نکرے اور گہٹلیونکو ہاتہہ مین جمع نکرے بلکہ
ہتیلی پر رکہہ کر زمین پر پہینک دے اور درمیان کہانے طعام کے پانی بہت نہ پیوے
مگر یہہ کہ لقمہ گلی مین اٹک جاوے یا پیاس صادق ہو تو مضایقہ نہین کہ یہہ نافع ہی
معدہ کے لیئے اور پانی پینے مین پاس داہنے ہاتہہ مین لیوے اور بسم اللہ کہے اور ٹہہر ٹہہر
کر پیوے اور لیٹ کر نہ پیوے اور بہتر یہہ ہی کہ کہڑے ہو کر نہ پیوے اور اگر پیوے
تو مضایقہ نہین کہ یہہ بہی آیا ہی **ف** آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیثونمین جو منع
آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا وہ نہی تنزیہی ہی اور ارشادی ہی ۱۲ اور

ہلی

Marfat.com

ہی ؕ اور پانی وضو کا اور پانی زمزم کا کہڑے ہو کر پیوے اور پہلے پینے سے پانیکو دیکھ لے
کہ کچھہ پڑا ہو اور بسم اللہ کہکر شروع کرے اور الحمد للہ کہکر ترک کرے اور پانیکو تین
دم مین پیوے **ف** اولی یہہ ہی کہ ہر دم مین بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور الحمد للہ
کہکر تمام کرے اور احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ اول دم مین کہے الحمد للہ اور دوسرے مین
الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے دم مین الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ؕ اور بعد فراغ کے شکر کرے
کہ پانی بڑی نعمت ہی اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ دعا پڑہنی بعد فراغ کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنے سب تعریف
ہی واسطے اوس اللہ کے کہ کیا اس پانیکو میٹھا خوش آیند ساتھہ رحمت اپنی کے
اور نہین کیا اوسکو نمکین شور بسبب گناہون ہمارے کے اور اگر مجلس ہو تو چاہئیے کہ اول
داہین طرف سے شروع کرے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پیتے
تہے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر بائین طرف تہے اور ایک اعرابی داہین طرف
تہا اور اوسکے پہلو مین امیر المومنین حضرت عمر تہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دودہ پیا بعد اوسکے اعرابی کو دیا اور فرمایا داہین کا حق ہی درجہ بدرجہ
اور پہلے دم لینے مین الحمد للہ کہے اور دوسرے مین الحمد للہ رب العالمین کہے اور
تیسرے مین الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کہانے سے فارغ ہو تو
انگلیونکو چاٹے اور رکابی وغیرہ کو بہی چاٹے اور ٹکڑے کہ دسترخوان پر
پڑے ہون اونکو چنکر کہا جاوے حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے کہانے سے برکت
ہوتی ہی اور ٹکڑے رکابی مین مدا لے یا سالن مین ملا کہاوین اور خلال کرے دانتون
مین اور جو کچھہ کہ دانتون مین ساتہہ خلال کے نکلے پہینکدے اور جو کچھہ کہ ساتہہ زبان کے دہونڈ
نکالے اوسکو نگل جاوے اور بعد خلال کے کلی کرے خوب طرح اور اگر مٹی اور پتہر اوسکے ساتہہ نہ ہو تو جائز ہی اور

۱۰

وانت اور زبان اور تالو ساتھ مسجن کے دہوی اور ہونٹ ... کے
اگر رومال سی پاک کری جایز ہی لیکن طلیلہ بقصد تکبر کے ہو ملا ستہرا ہی کی ہو
اور سیاطرح بعد وضو کے اگلی علما سی اختلاف ہی بعضی علما دامن سی پونچھتی
تھی اور بعضی رومال سی اور نزدیک ... پر ہی اور جب کھانی سی فارغ ہو
شکر کری اور یہہ دعا پڑہی الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المؤمنین
یعنی سب تعریف ہی اللہ کے لیی کہ جسنی کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو
مومنین سے اور سورہ فاتحہ اور لایلاف قریش پڑہی اور اور دعائین کہ جنمین
مضمون شکر نعمت کا ہو وہ بہی پڑہتے یہہ کہا امام غزالی رحمۃ اللہ نے فصل
دوسری بیچ اون آداب کی کہ کئی آدمیون کے کہانی مین بجالائی جاوین
چاہیی کہ پہلی کہانا شروع نکرے اگر اسکی ساتہہ ایسی لوگ ہون کہ مستحق ہون پہلے
شروع کرنیکی مانند بڈہون یا اہل فضل کے مگر یہہ کہ سردار اور پیشوا ہو تو آپ پہلے
شروع کری تا حاضر منتظر نرہین اور کہانا کہانی مین بالکل چپکا نرہی کہ خصلت
عجمیون کی ہے اور زیادہ بہی کلام نکری بلکہ اچہی لوگونکی کچہہ باتین کرتی رہین
اور چاہیی کہ رفیق پر مہربانی کرے اور قصد زیادہ کہانی کا ایسا نکری کہ ہمراہی
کو ناخوش آوی کہ یہہ حرام ہی طعام مشترک مین اور دو کہجورین ایکبار کہاوے
اور ہاتہہ مین بہی لیکر اکہٹی نرکہی دی مگر یہہ کہ سب ایسطرح کرین تو یہہ بہی کرے
یا صاحب خانہ اذن دی اسکا اور اگر مہمان کہانا کہاوی تو اسکو رغبت دلاوے
اور بطریق نرمی کی عرض کری اور زیادہ تین بار تسلیم نہی کہہ کہاوے اور بہت
تکرار سب جگہہ مین بار کہتا ہی اور زیادہ اس سی باہر ادب کی ہی اسطرح کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اور قسم دیوی کہانی پر کہ یہہ بہی ادب سے خارج ہی اور ... سی ...

کہ تکلف نکری اور استظار مبالغہ کا نکری اور جو کچھہ بہاوی بسبب دیکہنی کیسکی ترک
نکری کہ یہہ بہی تکلف ہی اور موافق عادت اپنی کی کہاوی عادت سی کم نکہاوی بلکہ
چاہیئی کہ اول ہی سی کم کہانی اور تمام اداب کی عادت کری تا وقت اجتماع کے
محتاج تکلف کا نہو اور اگر بقصد ایثار کے کم کہاوی تو خوب ہے اور ایثار کہتی ہین
مقدم کرنی غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر اور اگر صاحب خانہ واسطی انبساط اور
رغبت دلانیکی زیادہ کہاوی عادت سی تو مضایقہ نہین بلکہ مستحب ہی آیا ہی کہ
ابن المبارک رح جب کہجورین مہمانون کی آگی لاتی تو کہتی جو کوئی زیادہ کہاوی مقابلہ
مین ہر کہجور کے ایک درہم پاویگا اور اخیر مین ایسا کرتی واسطی رغبت دلانی انکیلیے
اور جعفر بن محمد کہتی ہین کہ دوست ترین یارون میریکا وہ ہی کہ زیادہ کہاوی اور لقمہ
بڑا کہاوی اور بڑا بہاری مجہپر میری دوستونمین وہ ہی کہ محتاج کہنی کا ہو اور مقصود
اس سے اشارہ ہی بی تکلفی پر اور اگر ہاتہہ طشت یعنی سلفچی مین دہووی مکروہ نہین ہے
اور پہلی عالم کی ہاتہہ دہلادین اور اگر عالم کی تعظیم کرین اس باب مین قبول کری اصرار
انکار نکری کہ یہہ بہی تکلف ہی آیا ہی کہ انس بن مالک اور ثابت بنانی ایک مجلس مین تہے
پہر انہونے طشت ثابت کی آگی پہلی بہیجا ثابت نی انکار کیا انس نے کہا کہ اگر کوئی مسلمان
بہائی تعظیم تیری کری قبول کر کہ یہہ تعظیم جانب خدا سی ہے اور اگر اتفاق کرین ہاتہہ کے
دہونیمین ایکبارگی یعنی سب ایکٹہے ہاتہہ دہووین تو مضایقہ نہین کہ یہہ قریب تر ہی
ساتہہ تواضع کی اور دور تر ہی انتظار کرنے قوم کی سے اور ہاتہہ دہلانی داہنی طرف سے
شروع کرین اور پانی ہر ایک کا جدا جدا نہ ڈالین کہ یہہ عادت عجمیونکے ہی بلکہ جمع کرین جب
سب ہاتہہ دہو لیوین اور خادم کہ ہاتہہ دہلاتا ہی بیٹہہ کر ہاتہہ دہلاوی بعضونکی نزدیک کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ
تواضع کی اور جملہ یہہ بہی کہ کہڑی ہو کر دہلاوی کہ اسمین آسانی ہی پانی ڈالنی مین اور ہاتہہ

دیوین اور اگر کسیکو خدمت کرنے مین نیت نیک ہو خدمت کرے [illegible]
کہ یہہ تکبر نہین ہی اور بیچ ہاتہو کہنے کے بیلچی وغیرہ مین وقت جمع ہونے لوگونکے ہاتہ دہلانے
پہینکنے پر اور لوگون پر نہ پڑے اور اگر اکیلا ہو مبالغہ کرے ہاتہو کہنے مین جتنا چاہئے
اور اگر صاحب خانہ آپ ہاتہہ دہلاوے تو بہتر ہی ایسطرح کیا امام مالک نے امام شافعی کے
لیئے اول ملاقات مین اور کہا کہ خدمت مہمانکی فرض ہی اور وقت کہانیکے یارونکے
طرف نہ دیکہے اور نوالے نگنے بلکہ تغافل کرے اور اپنے کہانے مین مشغول رہے اور پہلے
فارغ ہونے یارونکے سے ہاتہہ نکہینچے اگر اسکے ہاتہہ کہینچنے سے وہ بہی ہاتہہ کہینچین بلکہ
چاہیئے کہ ہاتہہ کہانے مین رکہے اور اگر عادت اسکی تہوڑے کہانیکے ہو ابتدا مین
توقف کرے تاکہ آخر تک موافقت یارونکی کرسکے اور اگر کچہہ عذر ہو عذر ظاہر
کرے تا اونکو شرمندگی نہو اور کہاتے وقت کوئی ایسا کام نکرے کہ آدمیونکو برا
معلوم ہو اور ایسی بات بہی نکہے کہ مناسب وقت نہو اور ہاتہہ رکابی مین نہ جہاڑے
اور نوالہ موہنہ مین رکہتے وقت سر اونچا نکرے اور موہنہ مین سے بہی کوئی چیز رکابی
مین نہ ڈالے اور اگر اتفاقاً کوئی چیز موہنہ مین سے نکلنے کو ہو تو بائین طرف موہنہ
کرکے پہینکدے اور نوالہ کو شوربے مین بہت نہ ڈبووے اور جو کچہہ لقمہ مین سے دانتو سے
ٹوٹکر رہ گیا ہو پہر شوربے مین نہ ڈالے اور نوالہ چکنے کو سرکہ مین اور سرکہ کو چکنی چیز
مین نہ ڈالے اور ملاحظہ مسلمان بہائیونکا کرے اور ہر حال مین باادب رہے

فصل تیسری بیچ آداب لیجانے طعام کے آگے ملاقات کرنیوالیکے

چاہیئے کہ طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جیسے کہ نماز باجماعت کی اور احادیث
اور اقوال صحابہ کی اسمین بہت آئے ہین حدیثون مین آیا ہی کہ جو شخص کہ بیچ مجلس
طعام کے ساتہہ بہائی مسلمانونکے گذرے [illegible] قیامت کے اوسکا حساب

Marfat.com

نہین لیا جاویگا اور اسلیے اگلے بزرگ اسمین دیر تک بیٹھتے تھے اور جو طعام کہ یارونکے
ساتھہ کہایا جاوے بیحساب ہی اور اسی سبب سے بعضے علما طعام مجلس مین بہت لاتے
تھے اور اگر تنہا کہاتے تھے کم لاتے تھے اور حدیث مین آیا ہی کہ کہانون مین سے تین
کہانے بیحساب ہین ایک تو وہ کہانا کہ افطار کے وقت کہاوے اور ایک وہ کہ سحر کو
کہاوے اور ایک وہ کہ ساتھہ مسلمان بہائیون کے کہاوے اور صحابہ اسکو اخلاق نیک سے
گنتے تھے اور وقت اجتماع کے بغیر کہانے ماحضر کے نہین اوٹھتے تھے اور بعضے علما نے لکہا ہی
کہ اجتماع یارونکا ساتھہ انس و الفت کے قدر کفایت پر حملہ دنیا سے نہین ہی اور
حدیث مین آیا ہی کہ بہشت مین بالاخانہ ہین کہ بسبب بہت صفائی کے اندر کا رخ اونکا باہر سے
اور باہر کا رخ اندر سے معلوم ہوتا ہی اور یہہ اونکے لیئے ہین کہ بات نرمی سے
کرتے ہین اور لوگون کو کہانا کہلاتے ہین اور رات کو نماز پڑہتے ہین اوس وقت
کہ لوگ سوتے ہین رہا یہہ کہ ملاقات لوگونکی واسطے طعام کے بس اقرب اسمین یہہ ہی
کہ منتظر وقت طعام لوگونکا نرہے اور وقت کہانیکے یکایک نہ چلا آوے کہ یہہ خلاف
سنت ہی اور قرآن مین اسے منع فرمایا ہی **ف** یعنے اس آیت مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنٰهُ وَلٰکِنْ
اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ
لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ
مِنْکُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنے ای ایمان والو
نہ داخل ہو پیغمبر کے گہرون مین مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے
تمکو یعنے بلایا جاوے واسطے طعام کے یعنے اس صورت مین داخل
ہو اس حال مین کہ نہ منتظر ہو وقت پکنے طعام کے ولیکن جب بلائے

جاؤ تم پس اصل ہو ؤ پس جب کہا ناکہا چکو پس پراگندہ ہو اور نہ بیٹھو لگی کی
باتین کرنی ایسکی تحقیق یہہ کام ایذا دیتا ہی نبی کو پس شرماتا ہی تمسی اور خدا نہین
شرماتا سچ سنی ف آیا ہی کہ بیچ ولیمہ نکاح زینب رض بی بی آنحضرت کی لوگ پیغمبر خدا کی
گہر مین جمع ہوی اور حضرت زینب دیوار کیطرف موہہ کئی ہوی بیٹہین تہین اور
بعضی لوگ بعد کہانی سبکے بیٹہی رہی اور آنحضرت نی بسبب حیا کی انکو نہ کہا کہ اٹہہ جاؤ
جب یہہ آیہ اور آیۃ پردی کی نازل ہوئی یہہ تفسیر بحر العلوم مین لکہا ہی ف اور حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی کہ جاتا ہی کہانی پر بغیر بلائی فاسق ہے اور حرام کہایا اوسنی اور اگر
بغیر بلائی اتفاقا چلا آوی جب تک اذن نہ دیوی صاحب خانہ نہ داخل ہووی اور اگر
کوئی بلاوی کہانیکی لیئے پس اگر نشانی رغبت اور محبت کی ظاہر ہووے جاوے
اور اگر بغیر رغبت کی بسبب شرم وضرورت کی کہتا ہی تو نجاوے اور
بہانہ کرے اور اگر بہوکا ہو اور بقصد طعام کی کسی دوست کی گہر مین
بغیر بلانیکے چلا جاوے تو مضایقہ نہین کہ یہہ منقول ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سی اور قصہ تشریف لیجانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا ابو الہیثم صحابی کے
گہر مین مشہور ہے **ف** وہ قصہ یہہ ہی روایت کی ابو ہریرہ نی کہ
نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یا ایکرات گہر سی پس ناگہان ملی ابوبکر
اور عمر سی پس فرمایا کہ کس چیز نی نکالا ہی تم دونوکو تمہاری گہرون سے اسوقت یعنی
کونسی چیز باعث ہوئی نکلنی کے اسوقت باوجودیکہ عادت نہتی اسوقت نکلنی کی کہا
دونو یارون نی کہ بہوک نے نکالا ہی یعنی شدت بہوک سے نکل آئی ہین فرمایا حضرت
نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ نکالا مجہکو بہی

نکالا تم دونو کو بہی بہوک نے اوٹہو پس ہی وہ دونو ساتہ حضرت کی پہر آئی
ایک شخص کے ہان انصار مین سی کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس ناگہان وہ ابہی
گہر مین نہ تہی پس جبکہ دیکہا حضرت کو اونکی بی بی نے کہا مرحبا و اہلا پس فرمایا اوسکو
حضرت نی کہ کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنی کہ گیا ہے میٹہا پانی لانیکی
لیی واسطی ہماری وہ یہہ کہہ ہی رہی تہی کہ ناگہان آیا وہ انصاری اور دیکہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کی دونو یارونکو اور کہا الحمد للہ نہین ہی میرے
برابر کوئی آج کی دن کہ اوسکی گہر آئے ہین ایسے بڑی بزرگ مہمان ہون کہا راوی نی پس گیا
وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کی یارونکی لیئے خوشہ کہجورونکا کہ اوسمین
کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر بہی اور عرض کیا کہ کہائیے اسمین سی
اور لی اوسنی چہری جانور ذبح کرنیکی لیئے پس فرمایا اوسکو حضرت نے کہ دودہ کا جانور
ذبح نکرنا پس ذبح کی اوسنی واسطی حضرت کی اور حضرت کی یارونکی بکری پس کہایا انہونے
بکری مین سی اور اوس خوشہ کہجور مین سی اور پیا پانی پس جبکہ سیر ہوئی کہانی پینے سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو قسم ہی اوس
ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ پوچہی جاؤگی تم ادای شکر اس
نعمت سی دن قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گہرون سے بہوک نے پہر نہ پہری تم یہانتک
کہ پہنچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ روایت مسلم نی ۱۲ **ف** اس حدیث سی کئی باتین
معلوم ہوئین ایک تو یہہ کہ یہہ جو کہا کہ بہوک نے نکالا اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ظاہر
کرنا رنج و محنت کا دوستون سی درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع
کی نہو اور دوسری یہہ کہ جب بہوک زور کی لگی اور مانع ہونی تاہ عبادت اور کمال لذت
ساتہہ عبادت کی ہو اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کے اسباب

مباحہ سے اور سعی کرنی اسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور منع ہی نہ کہ
دوستونکے اور طلب کرنا طعام کا اونسے وقت تیقن کے ساتھہ قبول کرنے اونکے
اسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور آتا ہی کہ صحابہ جب
بہوکے ہوتے تہے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور دیکہتے جمال باکمال رنج بہوک غم کا
جاتا رہتا اور ساتہہ خوبیت شہود کے سیر ہوتے اور یہہ جو کہا الحمد للہ اسے معلوم
ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان
کے اور یہہ بہی اسے معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانے سے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے
اور جلدی سے لے آنا اوس چیز کا کہ موجود ہوا اور یہہ جو کہا کہ جب سیر ہوئے الخ اسے
معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کے زمانہ مین بہی تہا اور روایت اور مسئلے
کراہت مین جو کچھہ آیا ہی تو وہ محمول ہی اوسپر کہ عادت اور مداومت کرے اوسپر کہ موجب سنگدلی اور
فراموشی کا ہی حال محتاجونکے اور یہہ فرمایا کہ پوچھے جاؤ گے الخ یہہ سوال بعضونکے حق مین
بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضونسے واسطے احسان جتانے اور
اظہار نعمت و کرامت کے پہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی اور ادا حق شکر
اسکے کا کیا یا نہین نسأل اللہ العافیہ اور مومنونکو چاہیئے کہ اس حدیث مین تامل
کرین کہ اپنے پیشوا کا کیا حال تہا کہ کسطرح کا فقر اختیار کر رکہا تہا اور کیسے صابر رہتے
ہم لوگونکا اگر ایسا حال ہو تو کیسی ناشکری کرنے لگتے ہین و نیکی نہ ملنے پر کیا ہو کچہہ
ضروری چیز نہین ملتی تو گہبرا جاتے ہین اور زبان شکوہ کی کہولدیتے ہین اور اگلے بزرگ
بہی اسیطرح کرتے تہے اور بعضے انمین سے آپسمین دوست تہے کہ ہمیشہ ایک دوسرے کے گہر
جاتے تہے اور یہہ سمجہی کسب کفایت ایکے تہا یعنے اسی پر اکتفا کرتے تہے اور مقصد انکا ہوتا تہا
اور ثواب دلانا لوگونکا اور کفایت وقت تہا اور اگر کسی دوست کے گہر مین آتے اور

اون

Marfat.com

رضا جانے تو درست ہی کہانا اوسکے گہرمین سے کیونکہ خوشی اوسکی بمنزلہ اذن کے ہی اور
منقول ہی یہہ اگلے بزرگونسے آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ ایکیارگی گہرمین آنکے اوسکو نہ پایا
پس دروازہ کہولا اور دسترخوان بچہاکر کہانا کہانا شروع کیا پس سفیان ثوری نے
اور اونکو اسحالت مین دیکہا کہا کہ یہہ اخلاق اگلے بزرگونکا یاد دلاتی ہی اور آیا ہی کہ
کتنے ایک لوگ واسطے ملاقات ایک تابعی کے آئے اونکے گہرمین کچہہ موجود نتہا وہ ایک
دوست کے گہرمین گئے اور اوسکے بورچی خانہ مین دیکہا جو کچہہ پایا آگے مہمان کے لا ئے
جب صاحب خانہ آیا گہرمین تو اوسنے یہہ ماجرا سُنا اوسنے کہا کہ خوب کیا اُنہون نے
اور جب ملاقات کی اوس تابعی سے تو کہا کہ ای بہائی ہر بار اسطرح کر یارہ کہ بہت اچہی
بات ہی اور آداب کہانا لانیکا آگے مہمان کے یہہ ہی کہ تکلف نکرے اور جو کچہہ حاضر
ہووے لاوے اور قرض نکرے اگر دشوار ہو کیہ یہہ بہی تکلف سے ہی اور چاہئیے کہ تکلفی
کو بہانہ نکرے یعنے حقیقت مین اسکے پاس اچہی چیز موجود ہی اور بری چیز لے آوے اور
کہے کہ یہہ مین بی تکلفی سے لے آیا ہون بلکہ اس صورتمین اچہی ہی چیز لاوے اور اگر ایک
کہانا ہو کہ آپ یہہ اسکا محتاج ہی اور اوسکے لانیکو جی نہین چاہتا نہ لاوے اور تکلف
یہہ ہی کہ موافق عادت سے زیادہ کرے اور یہہ بہی تکلف سے ہی کہ عیال کیطرف
نظر نکرے یعنے اپنے بال بچے بہوکے مرتے ہین اور لوگونکو کہلاتے لٹاتے ہین یہہ تکلف
اور بری بات ہی منقول ہی کہ کسینے امیرالمومنین حضرت علی رضؓ کی دعوت کی
فرمایا کہ مین آتا ہون تین شرط سے کہ بازار کو نجانا اور جو کچہہ حاضر ہووے لے آنا اور ساتہ
عیال کو نہ چہوڑنا اور خصلت بعضے اگلے بزرگون کی ایسی ہی تہی کہ ہر جنس کا
طعام کہ گہرمین ہوتا کچہہ اوسمین سے لے آتے اور بعضون سے لے
خشک روٹی اور پانی پر تکلف نہین کیا ہی یعنے وہی لے آتے اور ادب

Marfat.com

مہمان اور ملاقات کرنیوالیکا یہہ ہی کہ حکم نکری کسی چیز کی لانیکا اور اگر اسکو اختیار
دین صاحب خانہ تو جو کچھہ کہ آسان ہو اختیار کری کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر چیز مین آسان اختیار کرتی تہی اور بعضون نے کہا کہ کہانا تین قسم پر ہی ساتھہ فقرا کے
کی بایثار یعنی انکی کہانیکو مقدم رکہی اپنی کہانی پر اور ساتھہ مسلمان بہائیون کے
بانبساط یعنی شادان اور فرحان اور ساتھہ دنیاداروں کے بادب اور ادب
صاحب خانہ کا یہہ ہی کہ پوچہی کہانیوالون سی کہ تمکو کیا مرغوب ہی اگر ہو سکی مہیا
کری کہ اسمین اجر جزیل ہے والا بیہودہ گوئی نکری کہ کہی اگر حاضر ہوگا لاونگا مین
بلکہ اگر حاضر ہو لی آوی والا سکوت کری اور جو کہانا کہ آگی یارون کی نہ لاوی
تعریف نکری اوسکی اور اسیطرح بال بچون کی لیئی جو طعام کہ نہ لاسکی بیان نکری
کہ اسمین رنج دینا ہی انکو اور بعضی ظریف صوفی نے کہا ہی کہ اگر فقیر آدی کہانا اگی
لادی اسکے اور اگر کوئی فقیہ آوی مسئلہ پوچہی اور اگر عابد آوے راہ مسجد کی دکہا
دیوی جان کہ ضیافت کی فضیلت بہت آئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یُضِیْفُ یعنی بہلائی نہین ہی اس شخص مین کہ مہمان نرکہی
اور ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ اوسکی پاس گائین
اور اونٹ بہت تہی پس مہمانی کی آنحضرت کے بعد ازان ایک عورت پر گذری کہ وہ
چند بکریان رکہتی تہی پس ذبح کی ایک بکری واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمایا نظر کرو بیچ اس مرد و عورت کی بلاشبہ کہ یہہ اخلاق اللہ تعالی کے ہاتہہ مین
ہین جسکو چاہی خصلت نیک دی اور جسکو چاہی ندے **ف** ظاہرا اس مرد نے
موافق اپنی مقدور کے خاطر داری نکی اور اس عورت نی باوجود کم استطاعتی کی
بہت خاطر داری کی کہ بکری ذبح کی اسکی خصلت حضرت کو پسند آئی اور اوس شخص کی ناپسند

Marfat.com

آئی اور مقصود حضرت کا یعنی یہہ تہا کہ لوگ ادب سیکہہ لین ف حدیث مین آیا ہی کہ ایکدفعہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان مہمان آئی اور گہر مین حضرت کی کچہہ نہ تہا نہین فرمایا کہ فلانی یہودی کی پاس جاؤ اور کہو کہ آجکی رات ہماری ہان مہمان آئی ہین تہوڑا سا آٹا قرض دیوی یہودی نے کہا واللہ مین نہین دینی کا مگر کچہہ گروی کہکر پس حضرت نے زرہ اپنی گروی کی لیئی بہیجی اور مہمان داری کہتی ہین کہ حضرت کی وقت موت تک وہ زرہ یہودی پاس گروی تہی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بغیر مہمان کے کہانا نہ کہاتی تہی بلکہ دو تین کوس تک جنگل مین مہمان کو تلاش کرتی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی لوگون نے پوچہا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کہانا کہلانا اور ہر ایک سے سلام علیک کرنی یعنی یہہ چیزین ہی افضل خصلتون ایمان سے ہین ۵

کرامت جوانمردی و نان دہی است * مقالات بیہودہ طبل تہی است *

فصل جو تہی آداب ضیافت کے منحصر ہین چہہ حالتومین وقت دعوت کے اور قبول کرنیکی اور حاضر ہونیکی اور کہانا آگی لانیکی اور وقت کہانیکی اور وقت چلنیکے کہانا کہا کر آداب دعوت کی یہہ ہین کہ دعوت کرنین قصد فخر اور دکہاویکا نہو تا ثواب سے محروم نہو بلکہ مقصود راحت پہچانی اور متابعت سنت نبوی کی اور خوش کرنا مسلمانون کے دلونکا ہو اور دعوت پرہیزگارونکی کری اور کافر اور فاسق اور بی نمازیکو کہانیکی لیئی نہ بلاوی **ف** ایک دعوت کرنی ہی طلب ثواب کی لیئی اور ایک دینا اور کہلانا ہی حاجت کا یعنی وہ بہوکا ہی حاجت رکہتا ہی کہانیکی پس یہہ حکم مذکور دعوت کا ہی اور طعام حاجت پر بہوکی کو دینا جائز ہی اگرچہ کافر و فاسق ہو حاصل یہہ کہ اگر دعوت کری طلب ثواب کے لیئی تو پرہیزگارونکو بلاوی اسلیئی کہ وہ کہانا کہا کر اسکی قوۃ سی عبادت کرینگی تو اسکو بہی ثواب پہنچیگا بخلاف کفار و فساق کے کہ وہ کہا کر کفر و فسق کرینگی اور اگر مقصود دینا بہوکونکو ہی تو سکو دی کہ دفع حاجت ضروری ہر ایک کے جائز ہے اور ظالم کو کہانا نہ کہلاوے

کہ یہہ مدد کرنی ظلم پر ہی اور دعوت کرنے مین تخصیص اغنیا کی نکرے اور لحاظ فقرا
کا ضیافت کرنیمین نچہوڑے اور جسکو جانے کہ آنیکا ہنین تو بلاوے کہ اسمین تکلف
ہی اور باعث ہوتا ہی کہلانے پر جبرا اور یہہ مکروہ ہی اور آداب قبول کرنے دعوت کے
یہہ ہین کہ قبول کرنا دعوت کا سنت موکدہ ہی اور بعضی جگہہ واجب ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دعوت قبول کرتے تہے اگرچہ تہوڑی ہی چیز پر ہوتی اور چاہیئے
کہ اغنیا کے دعوت قبول کرنیکی تخصیص نکرے اور فقیرونکی دعوت قبول کرنے سے
عار نکرے کہ یہہ تکبر ہی اور خلاف سنت نبوی کے ہی آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ ایک روز ایک قوم پر گذرے کہ خاک پر پڑی ہوئی تہے
اور سوال کرتے تہے سلام کیا حضرت نے کہا اونہوننے کہ کہانا فقیرونکا حاضر ہی
اگر میل فرمایئے فرمایا حضرت نے بہتر اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ یعنی تحقیق
اللہ نہین دوست رکہتا متکبرونکو پہر گہوڑے سے اُترے اور اونکے ساتہہ خاک پر بیٹہے اور
کہانا کہایا اور بعد کہانیکے سلام رخصتی کیا اور فرمایا کہ کیا عجب ہی کہ تم ہی اگر
ایکدن میری دعوت قبول کرو پہر بلایا آپنے اونکو اور اچہے اچہے کہانے آگے رکہے
اور اونکے ساتہہ بیٹہہ کر کہایا اور یہہ کمال تواضع اور الطاف ہی حضرت کا
تواضع ز گردن فرازان نکوست + گدا گر تواضع کند خوی اوست + اور بیچ گہر تکلف
کرنیوالے اور فخر کرنیوالے اور احسان رکہنے والے کے کہانیکے لیئے نہ جاوے
اور کم ہمتونکے دسترخوان پر نہ بیٹہے کہ یہہ دعوت قبول کرنی سنت ہنین اور اسمین
ذلت ہی جیسے کہ سوال کرنیمین اور جو یہہ نہوے اسقدر مین تلک اگر نجانا منظور ہو اول
ہی سے قبول نکرے اور بسبب دور ہونے راہ کے بشرطیکہ ممکن ہو وہان پہنچنا انکار نکرے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بسبب دعوت کے دور دور تشریف فرما ہوئی مین اور بسبب روزہ نفل کے [illegible] قبول

دعوة کا بلکہ جاوے دعوة کرنیوالیکے ہان اور اگر وہ تکلف کرنیوالا نہو یعنے
بدل اوسکو منظور ہو کہلانا اسکا افطار کرے اور نیت کرے داخل کرنے خوشیکی
مسلمانکے دلمین کہ ثواب اوسکا زیادہ ہی روزہ سے اور اگر تکلف کرنیوالا ہو بہانہ
کرے یعنے سچا مثلا کہے کہ میرا دل نہین چاہتا کہانیکو اور یہ سچ ہوگا کہ روزہ
کا دل نہین چاہتا روزہ توڑنیکو اور اگر بنا بر ظاہر حال کے قصد تفتیش کا
کرے جایز ہی یعنے مثلا ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکلف کرتا ہی
تو اسکو دریافت کرے اور اگر افطار نکرے پس مہمانی اوسکی خوشبوئی اور
مانند اسکیکے ہی اور اگر کہانے مین یا بچہونے مین کہ بچہا ہی حرام یا شبہ حرام
کا ہو تو بچاوے اور تجسس نکرے اسکا اور تفاوت اسکا اوپر تفاوت مراتب
تقوی کے ہی اور ظالم کی دعوة مین نجاوے اور اگر زبردستی کہلاوین تو تہوڑا سا
کہاوے اور جس مجلس مین کچہہ خلاف شرع ہو مانند فرش ریشمی اور ظروف سونے چاندیکے
اور تصویر جاندار کے اور گانے بجانیکے اور چیزون لہو کے اور مانند انکیکے وہان
نجاوے اور ظالم اور بدعتی اور شریر اور متکبر اور فخر کرنیوالے کے گہر مین بہی
نجاوے اور دعوت کے قبول کرنے مین قصد مٹانے خواہش پیٹ کا نکرے بلکہ
نیت صادق رکہے تا کار آخرت بہی کرے یعنے نیت پیروی سنت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور اکرام مسلمان کی اور خوش کرنے مؤمن کے دل کی اور ملاقات کرنے دوستونکی
کرے کہ ہر ایک مین ان چیزونمین سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنے
مین اظہار شوق کا کرے اور جس کلام وغیرہ مین وہم جاتا ہو نہ قبول کرنے کا دور رکہے
اوسے اور بدخلقی نکرے اور حقارت کسی مسلمان کی نکرے کہ مدار کار نیت پر ہی
اور مباح چیزونمین بسبب نیت کے ثواب ہوتا ہی اور حکم مستحب مین ہوجاتے ہین اور طاعت مین نسبت

Marfat.com

کی ثواب زیادہ ہوتا ہی اور حرام اور لی شرع دعوت نہ قبول کری کہ نیت یہاں معتبر نہین ہی مثلاً جس دعوت مین گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ ذلک ہو وہان یہہ نیت کری کہ دعوت سنت ہی اسلیئی مین جاتا ہون یہہ نیت کام نہین آئیگی وہان نجانا چاہیئی اور آداب حاضر ہونیکی دعوت مین یہہ ہین کہ دیر نکری آنیمین تا بسبب اسکے لوگ انتظار کرین اور ایسا جلدی بہی نہ آوی کہ کہانا طیار نہوا ہو کہ یہہ بہی قباحت رکہتا ہی مگر یہہ کہ کہلانیوالی سے کچہہ خصوصیت رکہتا ہو کار گزاری کی اور جب آوی چاہیئی کہ بیخبر نچلا آوی یعنی اذن طلب کرکے آوی اور اگر بہت سی لوگ جمع ہون احتیاج خبر کرنیکی نہین اور جب آوی گہبراوی نہین اور سلام علیک کرے اور نظر ادہر اودہر مجلس کے کری شاید کہ کوئی سلام و تواضع اسکی کری اور اسکو خبر نہو اور سبب وحشت خاطر کسی مسلمان کا ہو اور متکبر کہلاوے اور بالانشینی نہ ڈہونڈی اور جہان جگہ پاوی بیٹہہ جاوی کہ سنت بہی ہی اور اگر لوگ باعث ہون بالانشینی کے عاجزی کری اور اگر کوئی بدل و شوق از راہ تعظیم کی اوسکو اعلی جگہ بٹہاوی بیٹہی اور قبول کری اور اصرار نکری کہ یہہ بہی خالی تکلف سی نہین اور جگہ لوگون پر تنگ نکرے اور جہانکہ صاحب خانہ اشارہ کری بیٹہنی کا بیٹہہ جاوے مخالفت اوسکی نکری شاید کہ اوسنی اپنی دلمین کچہہ ترتیب مجلس خیال کی ہو بس مخالفت اوسکی سبب وحشت خاطر اوسکیکی ہوگی اور سامنی مکان عورتون کے نہ بیٹہی اور باوقار اور بردبار رہی اور ہر طرف نظر نکرتا رہے اور جہانسی کہ کہانا لاتی ہون اودہر بہت نہ دیکہتا رہی کہ دلیل حرص اور خست کی ہی اور بہت کلام نکری اور اگر کچہہ بات کہی ساتہہ ہوش کے اور موافق حال وقت کی کہی اور نہ چپکا بیٹہا رہی اور اگر ایسی کوئی بڑی مرتبہ کا بیٹہا ہو آداب اوسکا رکہی جبتک اوسی کچہہ نپوچہین کہی اور اگر مشتاق اوسکی باتکی ہون

135310

Marfat.com

توجیب نہی اور جو کچہہ کہ لوگون کی طبیعت مین اثر نکری اور مخالف اونکی ہو نکہی جبتک کے موافق شرع کی ہو اور بیہودہ گوئی نکری کیہہ بہر حال ناپسند ہی اور اگر کچہہ خلاف شرع دیکہی منع کری اور اگر اوسکی موقوف کرنی پر قادر ہو موقوف کروادی ورنہ بہر آوی اور اگر پہلی ہی سی حاضر نہو تو بہتر ہی اور اگر بعد بیٹہنی کے خلاف شرع چیز موجود ہو صبر کری یا نکل آوی اور اگر مقتدا ہو تو نکل ہی آنا بہتر ہی **ف** کتاب در المختار مین تفصیل اس مسئلہ کی یون لکہی ہی اگر کوئی دعوت کیا جاوی اور پاوی دہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نتہا ہونا اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی اگر کہیل وغیرہ اس مکان مین ہو اور اگر دستر خوان پر ہو تو نہین لایق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کرکر بموجب قول اللہ تعالی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ط پہر اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹہا پس اگر قادر ہو منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہو مقتدای اور اگر مقتدای ہو اور قادر منع کرنی پر نہین ہی تو نکل آوی اور نہ بیٹہی اسلیئی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمانون کو پہلی سے معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو جاوی ہی نہین اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اسلیئی کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونیکے نہ پہلی اوسکی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات لہو کے ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور داخل ہو وی آلات لہو والون پر بغیر اذن اونکیکی واسطی منع کرنی منکر کے کہا ابن مسعود نی کہ آواز باجونکی اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق کو دلمین جیسی کہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا باجونکی آواز کا حرام ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سننا باجونکا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہے اور لذت حاصل کرنی ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہے

Marfat.com

اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اعضا دیئے ہین عبادتکے لیئے پس غیر عبادت مین صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہے یہہ کہ پرہیز کرے اوسکے سننے سے اور مخالف شرع اور ممنوعات مجلس سے یہہ ہین سننا گانے بجانے کا اور ظروف چاندیکا اور موجود ہونا عورتون منہہ کہلی ہوئیونکا اور آداب ضیافت سے یہہ بہی ہی کہ وقت آنے مہمان کے قبلہ اور جگہہ استنجے کی بتاوے اور کہانیکے پہلے جو ہاتہہ دہوتے ہین کہلانیوالا پہلے اپنے ہاتہہ دہووے پہر اورونکے دہلاوے اور بعد کہانیکے اور لوگون کے پہلے دہلاوے اور پہر اپنے دہووے اور آداب حاضر کرنے کہانیکے یہہ ہین کہ کہانیکے حاضر کرنے مین جلدی کرے کیونکہ یہہ ہی مہمان کی تعظیم و خاطرداری یونہین سے ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ یعنے جو کوئی کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر پس چاہیئے کہ خاطرداری کرے مہمان کی اور جب اکثر آدمی آچکین بسبب ایکدو آدمی کے انتظار نکرے اگر وقت موعود سے تاخیر کرین اسلیئے کہ حق حاضرونکا غالب ہی مگر یہہ کہ کسی فقیر نے تاخیر کی ہو تو اوسکا انتظار کرین تا وہ شکستہ خاطر نہو یا وہ ایسا شخص ہو کہ اوسکے انتظار مین حاضرونکو رنج نہو اور کہا با ہت ہنڈا نکرین حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جلدی شیطان سے ہی مگر پانچ چیزونمین جلدی کرنی سنت ہی مہمانکے کہانا کہلانے مین اور تجہیز و تکفین میت مین اور باکرہ کے نکاح کردینے مین اور ادا دین مین اور توبہ کرنے مین گناہ ہونے سے اور مستحب ہی جلدی کرنی ولیمہ مین اور ولیمہ نکاح کے کہانیکو کہتے ہین اور ترتیب کہانیکی یہہ ہی کہ ابتدا اسکا میوہ سے کرین اگر موجود ہو کہ ازراہ حکمت کے یہہ خوب ہی اسلیئے کہ میوہ سریع الہضم ہی پس اسفل معدہ مین ہونا اسکا بہتر ہی اور قرآن مین اشارہ ہی اوپر تقدیم میوہ کے طعام پر جہان کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا

Marfat.com

یتخیرون ٥ ولحم طیر مما یشتہون ٥ یعنے غلمان وہ انکے لیئے میوے لیکر آوینگے جوکہ پسند کرینگے یہہ اور گوشت جانورونکے لاوینگے جوکہ مرغوب ہونگے انکو اور از میوونکے پہلے لانا گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث مین آیا ہی سید الطعام لحم یعنے سردار کہانونکا گوشت ہی اور جو کہانا کہ لطیف ہو پہلے کہاوے تاحاجت دوالی لطیف سے ہوجاوے اور بہت نہ کہایا جاوے یعنے اسلیئے کہ بعد لطیف کے ثقیل کے کہانیکو دل نہین چاہتا اور عادت اہل خواہش اور متنعمین کی برعکس اسکے ہی کہ کہانا بڑا پہلے کہاتے مین تا رغبت لطیف پر بہت ہو اور یہہ خلاف سنت ہی اور حیلہ بہت کہانیکا ہی اور اگر ابتدا ساتہہ نمک اور ترکاریکے کرے بہتر ہی کہ اسمین زینت دسترخوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کہانے پر اور درمیان کہانیکے پانی سرد و شیرین موجود کرین کہ اسے بہتر کوئی نعمت نہین اور عادت قدما کی یہہ تہی کہ سب طرحکے کہانے یکبارگی ہی لے آتے تہے اور اگر کئی طرحکے کہانے ہوون تو ظاہر کردینا اس باتکا بہتر ہی تا لوگ ماحضر ہی سے حاجت روائی کرلین اور منتظر رہین اور دسترخوان جلدی نہ اوٹہا ڈالے تا شاید کہ انمین کوئی ایسا ہو کہ ہنوز اوسکو حاجت باقی ہو اور بسبب شرم کے اظہار نکر سکے بلکہ جب مرتبہ فراغ کا پہنچی آپ بیٹہہ جاوے اور ہاتہہ کہانے پر دہرے اور کہے بسم اللہ مدد کرو اور یہہ طریقہ اگلے بزرگون نے اچہا جانا ہی اور چاہیئے کہ کہانا بقدر ضرورت کے لاوے کہ کم اوس سے بعید ہی مروت سے اور زیادہ حاجت سے فخر اور اسراف ہی خصوصاً جبکہ جانے کہ یہہ سب نہین کہانیکا اور اگر راضی ہو اسپر کہ سب لیجاوینگے تو بہت سا لانا بہتر ہی آیا ہی کہ ابراہیم ادہم طعام بہت لاتے تہے مہمانونکے لیئے سفیان ثوری نے کہا کہ کیا نہین ہی یہہ اسراف ابراہیم نے کہا کہ نہین ہے کہانا کہلانے مین اسراف اور اگر یہہ نیت نہو یعنے لیجانیکی تو بہت لانا تکلف اور ضایع کرنا اور علامت فخر کی ہی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قوت باہمین

Marfat.com

کرتے ہی فخر کی کہانیکو اور چاہئی کہ پہلی کہانیمین سی حصہ گہر کی لوگون کا نکال لی
تاکہ دل اونکا مجلس والون کی کہانیمین نہ لگا رہے اور اگر نہ بچی مہمانون سی آزردہ
نہون اور کہانا مہمانون کو مکروہ نہو اور بغیر رضا کہلانی والیکی کہانا نہ اوٹھاوی
یعنی لیجانیکی لیئی کہ اسمین ذلت ہی اور اگر رضا اوسکی نہ جانی تو نہ اوٹھاوی کہ حرام ہی
اور بر تقدیر اوسکی رضا کی طریقہ اعتدال کا رعایت کری اور پاس کے لوگونکا نہ اوٹھاوی
مگر جبکہ وہ راضی ہون اور آداب کہانی کے جسقدر کہ چاہئین تفصیل سی اور
فصلون مین ذکر ہو چکی اور آداب رخصت ہونیکی مجلس سی یہہ ہین کہ صاحب خانہ
دروازہ کی باہر تک پہنچانیکی لیئے آوی کہ یہہ ہی مہمان کی تعظیم مین سی ہے
اور سنت ہی اور کشادہ پیشانی رہے کہ پوری تعظیم اسمین ہی اور اول و آخر
بہت کشادہ پیشانی ہی کہ پورا کرنا اس تعظیم کا ہی کہانا کہلانی سی بہتر ہی
اور مہمانکو چاہئیے کہ کشادہ پیشانی پہری اور اگر کچہہ قصور خدمت مین ہوا ہو عفو
کری اور خوش جاوی اور خوش خلقی بہترین اعمال سے ہی اور بدخلقی بدترین اعمال سے
اور دعا خیر کری اور بغیر رضا گہر والیکی باہر نہ نکلی اور بیچ مدت ٹہرنی کی رعایت
خاطر صاحب خانہ کی کری اور زیادہ تین دن سی نرہی کہ باعث ملالت نہو اور وہ
نکال نہ دی اور بہت نرہی مگر کہ خلوص دل سے اصرار کرین گہر والی اور مستحب ہی کہ
واسطی مہمان کے ایک فرش مہیا رکہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ تین
فرش کافی ہین ایک اپنی لیئی اور ایک اپنی بیوی کی لیئے اور ایک مہمان کی لیئی اور
چوتہا شیطان کی لیئی ہی ف یعنی آدمی کی لیئی تین بچہونی چاہئین اگر میسر ہون
ایک اپنی لیئی اور دوسرا اپنی بیوی کی لیئی کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے
تنہا سونے والا بیوی کی ساتہہ سونا اولی اور موافق تر ساتہہ سنت کے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ازواج مطہرات رضی کی ساتھہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمان کی لیئی کہ اوی تورات کو
اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی ہین اور زیادہ اسنی اسراف ہی جیسی کہ فرمایا کہ جوتہا
اگر ہو تو شیطان کی لیئے ہی نسبت شیطان کی طرف اسلیئی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت
سی ہی اور محل مفاخرت ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب اسکی طرف ہی یا اسلیئی
شیطان کی طرف نسبت کیا کہ چونکہ زاید ہی حاجت سی اسپر شیطان رات گذارتا ہی
لیکن اگر کسیکی عادت کرم وسخاوت کی ہو اور مہمان اوسکی ہان بہت آتی ہون تو
ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش واسباب کے مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و
تکبر کی ہو یہہ حضرت شیخ عبدالحق نے شرح مشکوۃ مین لکہا ہی ؂ **فصل پانچوین**

بیچ فائدون متفرق کی کہ متعلق اس باب کے ہین کہانا بازار مین مکروہ ہی اس سبسے
لائق گواہی کے نہین رہتا بسبب ہونی اوسیکی دلالت کرنیوالا نا لایقی اور عدم
مروت پر اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف عادتون
شہرونکی اور حالتون شخصونکی بعضون سی بسبب کم مروتی اور زیادتی حرص کے
ہوتا ہی اور یہہ ساقط کرنیوالا علامت کا ہی یعنی اسسے لائق گواہی کے نہین رہتا
اور بعضونسے بسبب تواضع اور ترک تکلف کی ہوتا ہی اور نقل کیا گیا ہی یہہ بعضی
صوفیونسے اور ایک انگلی اور دو انگلی سی نکہاوی اور سنت یہہ ہی کہ تین انگلیون
سی کہاوی یعنی ایک انگوٹہا اور دو انگلیان اسکی پاس کے اور چار یا پانچ انگلیون سے
نکہاوی کہ دلالت کرتا ہی حرص پر اور کہانا گوشت کاٹ کاٹ کر کہاتا ہی گوشت کو اور گوشت
کا نیکا موجب بیماری کا ہی اور دود اوسکا دوا ہی اور کہانا مچہلی کا بدن کو گہٹاتا ہی
اور پڑہنا قران کا اور اپنا مسواک کا بلغم کو دور کرتا ہی اور کاسنا رگونکا بادی پیدا کرتا
اور رات کو نکہانا بڈہا کرتا ہی اور صبح کو نکہانا ضعیف کرتا ہی اور پرہیز کرتا تندرست

Marfat.com

کے لیئے ضرر کرتا ہی جیسے کہ پرہیز نکرنا بیمار کو ضرر کرتا ہی آیا ہی کہ جالینوس نے ایک
سے پوچھا کہ مجکو کچھہ ایسا بتا کہ اوسکے کرنیسے احتیاج کسی طبیب کی نہو اوسنے کہا کہ
غیر جوان عورت سے نکاح نکر اور گوشت غیر جوان جانور کا نکھا اور پاخانہ مین سے
جو چیز گلی ہو نکھا اور دوا بغیر بیماری کے نکھا اور میوہ کہ پکا نہو نکھا اور چبانے مین
کھانیکے مبالغہ کر اور جو کچھہ خوش آوے اوسے کھا اور کھانے پر پانی نپی مگر کہ بعد
دیر کے اور پیٹ بہرے پر کچھہ نکھا اور پیشاب اور پاخانہ نروک اور بعد دن کے
کھانیکے سو رہ اور بعد رات کے کھانیکے ٹہلا کر چار چیزین بدنکو قوی کرتی ہین کھانا
گوشت کا اور سونگھنا خوشبو کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پہننا کتان کا
کہ ایک قسم ہی کپڑے کی اور چار چیزین بدنکو سست کرتی ہین جماع بہت کرنا غم بہت
کھانا اور بہت پانی پینا اور نہار پانی اور ترشی بہت کھانی اور چار چیزین بینائی
کو قوی کرتی ہین رو بقبلہ بیٹھنا اور سرمہ دینا سوتے وقت اور نظر کرنی سبزہ پر اور
لباس پاکیزہ پہننا اور چار چیزین بینائیکو کند کرتی ہین دیکھنا نجاستونکا اور دیکھنا
سولی دیئے ہوؤنکا یعنے جو کہ گل دیا گیا ہو اور عورت کے ستر کو دیکھنا اور قبلہ کیطرف
پیٹھہ کر کے بیٹھنا اور چار چیزین قوت جماع کو زیادہ کرتی ہین چڑیا کا کھانا اور
اطریفل اکبر کھانا اور پستہ کھانا اور جرجیر کھانا اور چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی ہین
ترک کرنا اوس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کرنی اور ساتھہ علما اور
صلحا کے بیٹھنا اور سونا چار قسم پر ہی چت سونا اور یہہ سونا انبیا کا ہی کہ تفکر کرتے
ہین بیچ پیدایش آسمان و زمین کے اور داہنی کروٹ سونا اور یہہ سونا علما کا ہی اور عابدونکا ہی اور
بائین کروٹ سونا اور یہہ سونا بادشاہونکا ہی واسطے ہضم ہونے طعام کے اور منہہ کے بل سونا اور یہہ
شیطانونکا ہی باب دوسرا بیچ آداب نکاح کے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین فصل پہلی بیچ

Marfat.com

فائدون نکاح کے اور آفتون اوسکے کے اور فصل دوسری درن خیر زنین کہ واجب ہے
رعایت اونکی فصل تیسری بیچ آداب گذران کرنیکے ساتھہ عورتونکے اور بیچ ولیمہ کے
فصل چوتھی بیچ آداب جماع کے اور بچہ پیدا ہونیکے اور طلاق کے فصل پانچوین حقوق
مین میان بیوی کے **فصل پہلی بیچ فوائد اور آفتون نکاح کے** جان تو کہ علما
مین اختلاف ہی اس مسئلہ مین کہ نکاح کرنا بہتر ہی یا نکرنا مختار یعنے پسندیدہ بعضونکے
نزدیک یہہ ہی کہ افضل ہمارے زمانہ مین نکرنا نکاح کا ہی اور فضیلت نکاح کی اگلے
زمانہ مین تھی کہ رزق وجہ حلال سے میسر ہوتا تھا اور اخلاق عورتونکے اچھے تھے اور
حدیثین اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین موجود ہین نکاح کرنے کی فضیلت مین اکثر
روایتین آئی ہین اور حقیقت حال کی موقوف ہی اوپر بیان کرنے فوائد نکاح کے
اور آفتون اوسکے فوائد نکاح کے یہہ ہین پیدا ہونا اولاد کا اور مقصود نکاح سے مقرر
ہو تیسے یہی ہی کہ باقی رہی نسل آدم کی اور بیچ پیدا ہونے اولاد کے فائدے اور فضیلتین
بہت ہین کہ سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد حق کے اسلیئے کہ حکمت بیچ پیدا کرنے
شہوت کے اور ستر کے حاصل ہونا اولاد کا اور باقی رکھنا جنس انسان کا ہی اور سعی
کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نکاح کرو اور اولاد جنو کہ مین فخر کرونگا بسبب تمہارے اور امتون پر کہ
میری امت مین اتنے لوگ ہین اور بیچ مرنے چھوٹی اولاد کے ثواب بیشمار ہی
آیا ہی کہ قیامت کو جب چھوٹونکو بہشت مین لیجانے لگین گے تو دامن اپنے
ماں اور باپکا پکڑ لینگے کہ جب تک یہہ بہشت مین نہین جانیکے ہم قدم نہین رکھنے کے
پس حکم ہوگا کہ پکڑ لو ہاتھہ ماں اور باپ اپنے کے اور لیجاؤ انکو بہشت مین اور بیچ دعا کرنے فرزند
صالح کے اپنے ماں باپ کے لیئے بعد مرنیکے فائدہ بہت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ دعائین پہنچائی ہین

مردہ کی لوز کی طلب تو نمین اور اگر فرزند صالح نہین ہوتا تو بہی امید قبول کے ہی اور اِنہ
فضیلت نکاح کی بواسطہ فرزند کے ہی اور جب مقصود حاصل کرنا فرزند کا ہوا تو نکاح
عورت بانجہ سی مکروہ اور برا ہوا حدیث مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی جننی والی ہی اور
یہہ بہی آیا ہی کہ بوریا پڑا ہوا گہر کے کونی مین بہتر ہی عورت نہ جننی والی سے اور یہہ بہی
فرمایا ہی کہ کالی عورت جننی والی بہتر ہی عورت گوری نہ جننی والی سی اور نکاح کی فائدون
مین سی ایک یہہ فائدہ ہی کہ اوس سے امن ہوتی ہے آفتون شیطان کی سی اور روشہوت
اوسکی سے ہر چند کہ اگر تقوی رکہتا ہو تو مانع ہوتا ہی افعال بد عضا کیسی اور آفت
نظر سی ولیکن محفوظ ہونا قلب کا وسوسونسی اور خطرون سے اور فکر سی دشوار ہی یعنی
ان کے وسوسی نکاح ہی سی مٹتی ہین چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی ابن عباس نی کہ
تمام نہین ہوتی ہین عبادتین مگر ساتہہ نکاح کی اور بعضون نے بیچ تفسیر خُلِقَ الْاِنْسَانُ
ضَعِیفًا کی کہا ہی کہ صبر عورت سی نہین کر سکتا اور لکہا ہی علمانی کہ جب شہوۃ
غلبہ کرتی ہی آدمی پر تو جاتی رہتی ہین اوس سے دو حصہ عقل اور دین کی اور حدیث
مین آیا ہی کہ بچاؤ اون عورتونکی پاس کہ خاوند نہ رکہتی ہون اسلیئی کہ شیطان جاری
ہوتا ہی آدمیونمین جگہہ جاری ہونی خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نی کہا
کہ آپ مین بہی یا رسول اللہ فرمایا مجہین بہی ولیکن میری مدد کی ہے اللہ نے
شیطان پر پس اسلام لی آیا ہی یعنی تابعدار ہوگیا ہی میرا اور بیچ نکاح کرنیکی امان ہی
واقع ہونیسی بلامین روایت کیا ہی جابر رضی اللہ عنہ نی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکہا ایک عورت کو پس آئی اپنی گہر مین اور قضا شہوت کی اپنی ایک بی بی سی
اور فرمایا کہ جب آگی آتی ہی عورت آتی ہی بیچ صورت شیطان کے پس جسے دیکہی ایک
تمہارا کسی عورت کو کہ خوش آوی چاہیئی کہ آوی اپنی بی بی کی پاس یعنی صحبت کری

Marfat.com

اور منقول ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہ زاہد اور علماء صحابہ سے تہی اول افطار ساتہ جماع کی کرتی تہی واسطی فارغ کرنی دلکی عبادت کی لیئ اور اسی لیئ مستحب ہے فراغت کرنی کاروبار سی پہلی نماز کی اور منقول ہی اونسی کہ ماہ رمضان مین نماز عشا تک تین عورتونکو خوش کرتی تہی یعنی جماع کرتی تہی اور واسطی اسی قاعدہ کی مستحب ہے نکاح زیادہ ایک عورت سی اگر حاصل نہو فراغ خاطر ایک عورت سی ابن عباس رضی اللہ عنہما نی فرمایا کہ بہترین امت وہ ہی کہ عورتین بہت رکہی اور شہوت عرب والونکو بہت ہی چنانچہ اسیلئی صلحا اونکی نکاح بہت کرتی ہین اور صحابہ مین بہت لوگ ایسی تہی کہ تین چار بیوی رکہتی تہی اور ایسی بہت کم تہی کہ دو بیویونسی کم رکہین اور اگر حاصل نہو محبت اور الفت ایک بیوی سی تو مستحب ہے بدل ڈالنا یعنی اوسکو چہوڑ دی اور اور کرلے کہتی ہین کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی بہت نکاح کئی تہے یہانتک کہ زیادہ دو سو عورتونسی نکاح کیا ہی کبہی چار چار عورتونکو ایک ہی عقد سی نکاح مین لاتی تہی اور کبہی چار عورتونکو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ حسن مشابہ ہی میری صورت اور سیرت مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجہسی ہے یعنی صورت وسیرت مین اور حسین علی سے ہی راضی ہوجو اللہ ان سب سے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چار عورتین نکاحی اور سترہ ان حرمین رکہتی تہے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کے وفات کی نکاح کیا تہا اور مدار نکاح کی زیادتی اور کمی کا اوپر کمی اور زیادتی شہوت کے ہے کیونکہ علاج بقدر مرض کے ہوتا ہی اور مراد نفس کے اور فراغت دلکی ہے پس اگر کسی مین یہہ بات حاصل ہو کم کری والا زیادہ اور فائدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ نکاح سی راحت نفس اور انسیت ہوتی ہی بسبب بیٹہنی کے پاس بیوی کی اور بسبب دیکہنی اور ہنسنے بولنے کی اونکی اور اسکی قوت

Marfat.com

نفس کو حاصل ہوتی ہی عبادت پر کسواسطے کہ عبادت مخالف نفس کے ہی اور ہمیشہ عبادت
مین مشغول کرنا نفس کا زبردستی موجب رنج وملال کا ہی پس خوش کرنا نفس کا بعضے
وقتو نمین سبب فرحت ونشاط کا ہی اور ہوسکتا ہی کہ یہی حکمت ہو اسمین کہ مکروہ
کی گئی ہی نماز بعضی وقتو نمین اور تفریح وقیلولہ سنت ہی یعنے مثلا دوپہر کو جو نماز
مکروہ ہوئی اور قیلولہ سنت تو اسی سبب سے کہ نفس خوش ہو کر قوۃ عبادت کی حاصل
کرے پس یہی بات نکاح سے حاصل ہوتی ہی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا ہی رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَةً فَاِنَّهَا اِذَا اُکْرِهَتْ عَمِيَتْ یعنے آرام پہنچاؤ دلونکو
ایک ساعت کیونکہ جب جبر کیا جاتا ہی دلون پر تو اندہی ہوجاتے ہین حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آپس
مین باتین حصول نفع تجارت آخرت کی کر رہے تہے کوئی کہتا تہا کہ مین تمام رات جاگا کرونگا اور
کوئی کہتا تہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکہا کرونگا اور کوئی کہتا تہا کہ مین عورت پاس ہرگز
نجاؤنگا اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہوئے باہر آئے اور پوچہا کہ کیا
کہہ رہے ہو تم قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مین بڑا پرہیزگار ہون آدمیونمین نزدیک خدا تعالی
کے اور حال میرا یہہ ہی کہ کہاتا بہی ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون اور نماز بہی پڑہتا
ہون اور سوتا بہی ہون اور عورتون کے پاس بہی جاتا ہون اور زیادتی ہر چیز کی
بُری ہی یعنے تم جو اتنی اتنی عبادتونکا ارادہ رکہتے ہو اچہا نہین کہ باعث تہکانے
نفس کا ہی عبادت ضرور ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ
ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ محبوب ہین مجکو دنیا تمہاری سے تین چیزین
خوشبو لگانی اور عورتین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین ہی یعنے نہایت فرحت خوش
ہوتی ہی نماز مین بسبب حضور رب العالمین کے اور یہہ فائدہ نکاح کا یعنے خوش ہونا نفس کا اور اس سے حاصل ہونا قوۃ کا عبادت پر

لیے عام نہین ہی ہر کسیکے حق مین اسلیئے کہ ایسے آدمی کم ہین کہ قصد انکا نکاح
مین یہہ ہو بلکہ اکثر قصد دل کا دفع کرنا شہوت کا ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی
کہ یہہ فایدہ کچہہ نکاح ہی مین منحصر نہین بہت آدمی ایسے ہین کہ دیکہنے سے
پانی اور سبزہ وغیرہ کے اپنے دلکو خوش کرتے پس وہ محتاج نہین ہین نفس کے خوش
کرنے مین مصاحبت عورتون کے پس مختلف ہوتا ہی یہہ ساتہہ اختلاف احوال
اور اشخاص کے یعنے کسیکو کسی چیز سے خوشی حاصل ہوتی ہی اور کسیکو کسی چیز سے
اور اور فایدہ نکاح کا یہہ ہی کہ اوس سے فراغت دلکو حاصل ہوتی ہی کاروبار
گہر اور کہانے پکانیکے سے کیونکہ اگر آپ بوجہ کہانے پکانے کا اوٹہاوے تو اکثر اوقات
فکرمند اور اوقات ضایع رہے پس عورت نیک مدد کرتی ہی امور دین مین یہہ
کہ خلل ڈالتی ہی انمین اسیواسطے ابو سلیمان دارا رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اَلزَّوْجَۃُ الصَّالِحَۃُ
لَیْسَتْ مِنَ الدُّنْیَا فَاِنَّہَا تُفَرِّغُکَ لِلْاٰخِرَۃِ یعنے عورت نیک جملہ دنیا سے نہین ہی
کیونکہ اوس سے فراغت حاصل ہوتی ہی واسطے کار آخرت کے اور بعضون نے بیچ
تفسیر رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کے کہا ہی کہ مراد حسنۃ سے عورت صالحہ نیک ہی
اور حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا ہی کہ بعد ایمان کے بہتر کوئی نعمت عورت صالحہ
سے نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ فضیلت میری آدم صلوات اللہ علیہ پر دو وجہ سے
ہی ایک یہہ کہ بیوی انکی باعث گناہ کی ہوئی اور میری بیویان مددگار ہین طاعت مین
دوسرے یہہ کہ شیطان اونکا کافر تہا اور شیطان میرا مسلمان ہی اور یہہ فایدہ
بہی مخصوص ہی ساتہہ بعضے شخصونکے کہ جو ایسا ہو کہ کوئی سرانجام اوسکے امور کا کرنیوالا
نہو تو البتہ اوسکو نکاح مین یہہ فایدہ ہی ورا نہین اور اسی فایدہ کیواسطے مستحب نہین ہی نکاح
کرنا دو عورتون سے اور زیادہ سے کیونکہ یہہ اکثر سبب رنج اور ملال کا اور خلل گہر کا ہوتا ہی اور خلاف اسکا نادر ہی

Marfat.com

سی ہی اور فایدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ اوس سے مجاہدہ اور ریاضت نفس کی ہوتی
ہی بسبب صبر کرنی کے اوپر اذیتون اور بد خلقی اور کج فہمی بیوی کے اور بسبب
خبر گیری احوال اونکی اور موجود رکہنی اسباب معاش کے اونکی لیئے اور صبر کرنی
سی ایذا اون پر بہت ہی ثواب ملتا ہی اور فضیلت بیشمار ہی اسکی اور مرتبہ صبر
کا بلند ہی اور خصایل حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ پیغمبرون اولی العزم علیہم السلام
کیسی ہے کہتی ہین کہ کبہی ایک آدمی حضرت یوسف علیہ السلام کی ہان مہمان
آئی پس انہون نی معلوم کیا کہ ہر بار جانی اور نکلنی مین حضرت یوسف پر آثار ایذا
کی بہت پائی جاتی ہین اور یہہ بہت سکوت اور صبر کرتی ہین اون لوگون کو
اکی حال دیکہنی سے تعجب ہوا حضرت یوسف نی کہا کہ تعجب نکرو کہ مینی ہی اللہ تعالی
سی عرض کیا تہا کہ یا اللہ جو بلا اور عذاب کہ مجہپر آخرت مین کر تو یہین کر لے
کہ مجکو تحمل بلائی آخرت کا نہین پس حکم ہوا کہ عذاب تیرا یہہ ہی کہ فلانیکی بیٹی سی
نکاح کر پس نکاح کیا مینی اور اب اوسکی ایذا پر صبر کرتا ہون اور صبر کرنی مین انکسار
نفس ہے اور اچہا کرنا خلق کا اسلیئے کہ اکیلی کی اور مصاحب اچہی خلق والونکی نہین
نکلتی ہی خباثت باطن کے اور ظاہر نہین ہوتی ہین عیب نفس کے پس واجب ہے
چلنی والی راہ آخرت پر کہ آزما دی اپنی نفس کو ساتہہ ایسی ریاضت کی تا عادت
پڑی صبر کرنی کی اور معتدل ہوئی اخلاق اوسکا اور مرتاض ہوا اوسکا نفس اور یہہ
فایدہ بہی مخصوص ساتہہ اون لوگونکی ہے کہ چلتی ہین راہ مجاہدہ کی اور حسن خلق نہین
رکہتی اصل خلقت مین یا ریاضت پہلی سے نہین حاصل رکہتی اور جو کہ محتاج نہین
ہین اسکی بسبب اچہی ہونی اصل خلقت کے یا پہلی مجاہدہ کی پس اونکی حقمین نکاح
کرنا مفید نہین اس مطلب کے اور اوسکو ریاضت اور فکر کرنی علوم مین اور مجاہدہ

کرتا سا ہہ اور طاعتون کی کافی ہی اور نکاح کا فایدہ یہہ بہی ہی کہ اسکی سبب سے
حاکم ہوتا ہی یعنی اہل وعیال پر اور رعایت کرتا ہی اونکی اور حقوق ادا کرتا ہی اونکی
اور کوشش کرتا ہی بیچ حاصل کرنے وجہ حلال کے اور سعی کرتا ہی اہل و اولاد کے
تعلیم کرنی مین اور راہ بتانی مین دین کی اور اہل و اولاد اسکی رعیت ہین اور یہہ
حاکم اونکا پس یہہ جو رعایت وعدل کریگا انمین بڑا ثواب پاویگا کہ اسکی بڑی
بزرگی آئی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدل کرنا ایک ساعت کا حاکم
عادل سے افضل ہی ستر برس کی عبادت سی اور اسی سبب سے وارد ہوئی ہین
فضیلتین حق حاکم عادل کے اور کیونکر برابر ہووے وہ شخص کہ مشغول ہو فقط اپنی
ہی نفس کے درستی مین اور وہ شخص کہ باوجود درستی اپنی کی خدمت خلق بہی کرتا ہو
اور کیونکر برابر ہو وہ شخص کہ ہمیشہ فراغت رکہتا ہو اور وہ شخص کہ ہمیشہ صبر کرتا ہو
ایذاؤن پر اور خبرگیری اہل وعیال کے بمنزلہ جہاد کی ہی اور فضیلت جہاد کی معلوم ہی
کہ کیا کچہہ آئی ہی اور اسی سبب سے حضرت حق سبحانہ وتعالی نے انبیا مین سے یاد نہین کیا ہی
قرآن مین مگر بیبیون والونکو آیا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نی نکاح کیا تہا واسطے حاصل
کرنی ثواب کے اور فضیلت نکاح کی لیکن جماع نہین کیا اور انبیا مرسل مین سی جو مجرد
تہی حضرت عیسی علیہ السلام تہی کہتی ہین کہ وہ بہی نکاح کرینگی اوسوقت مین کہ اوترینگی
آسمان سے یعنی قریب قیامت کے اور اونکی اولاد ہوگی اور کہا بشیر بن حارث نی کہ
فضیلت احمد بن حنبل کی مجہپر تین وجہ سے ہی ایک تو یہہ کہ وہ حاصل کرتی ہین مال حلال اپنی لیئی اور
غیر کی لیئی اور مین تنہا اپنی ہی لیئی کرتا ہون اور دوسری یہہ کہ وہ فراخی رکہتی ہین نکاح مین اور مین
تنگی کرتا ہون تیسری یہہ کہ وہ امام بہت لوگونکی ہین اور مین اپنی ہی نفس کے درستی مین مشغول
ہون اور آیا ہی کہ ایک عابد نی ایک عالم سے کہا کہ حق تعالی نی ہر عمل نیک نصیب مجکو کیا اور بہت سا حج کیا اور جہاد کو

Marfat.com

اور اور نیک اعمال کو یعنے بیان کیا کہ یہہ یہہ عمل نیک مجکو نصیب ہوئے ہین پس کہا اوس
عالم نے کہ کہان ہی تو عمل ابدال سے یعنے عمل ابدال سے غافل ہی تو وہ تو نے نہین حاصل
کیا تو اوس عابد نے کہا کہ کیا ہی عمل ابدال کا کہا اوس عالم نے کہ حاصل کرنا حلال کا واسطے
نفقہ عیال کے اور لکہا ہی علمانے کہ عبادت قبیل دار کی افضل ہی ستر درجہ عبادت مجرد
کیسے اور ایک شخص نے ابراہیم ابن ادہم سے کہا کہ خوش حال ہی تیرا کہ فارغ کیا تو نے
اپنی تئین واسطے عبادت کے فرمایا ابراہیم نے کہ ایک غم تیرا بسبب عیال کے بہتر ہی میری
سب عبادتون سے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بیٹی رکہتا ہو اور بیچ خرچ کرنے
اور خبر گیری اوسکی کے نیکی کرے یعنے اچہی طرح خبر گیری کرے واجب ہی اوسکے لیئے
بہشت مگر وہ عمل کیا ہو کہ نہ بخشا جاوے یعنے شرک اور حدیث مین آیا ہی کہ غم اور محنت
کفارہ ہی گناہون کا اور بعضے اگلے علمانے کہا ہی کہ بعضے گناہ ایسے ہین کہ کفارہ اونکا
نہین ہی سوای غم عیال کے اور طلب کرنے معیشت کے اور یہہ فایدہ بہی مخصوص ہی
ساتہہ اہل عبادت کے کہ اونکے لیئے سوا اعمال ظاہر کے کوئی شغل و عبادت اور نہو اسلیئے
کہ یہہ بہی عبادتون مین سے ہی بلکہ یہہ عبادت متعدی ہی اور فضیلت عبادت متعدی
کی اوپر عبادت لازمی کے بیشمار ہی اور جسکو کہ حاصل ہو سیر باطن اور فکر کرنا علوم مین
اور مکاشفات ہو تو نہین نفع دیتا اوسکو یہہ فایدہ اسلیئے کہ علم افضل عبادت ہی
اور اسیلیئے فضیلت دی گئی ہی علم دین کے سکہانے اور سیکہنے کو اوپر عبادت نفل
کے اور فایدہ علم کا عام ہی تمام خلق کے لیئے اور افضل ہی حاصل کرنے نفقہ کے سے
واسطے عیال کے اور فایدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ بہت ہوتا ہی اسنے کنبہ قبیلہ اور اولاد سے
حاصل ہوتی ہی قوۃ بازو اور زیادہ ہوتی ہی عزت اور دور ہوتی ہی ذلت کہ سبب دفع شر
اور سلامتی کے ہی آفتون سے چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی علمانے ذل من لا ناصر

Marfat.com

بیان آفات نکاح

یعنی ذلیل ہوا وہ کہ نہین کوئی مددگار اوسکا اور یہہ باعث فراغت دل اور جمعیت
خاطر کا بہی ہی جاننا چاہیئے کہ نکاح کے ان فائدون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ جو
فائدہ ان فائدون مین سے عام اور مفید سبکے حق مین ہی وہ یہہ ہی کہ اولاد پیدا
ہوتی ہی اور محفوظ رہتا ہی آفت شہوت سے اور آفتین نکاح کی متعدد ہین
ایک یہہ ہی کہ آدمی عاجز ہوتا ہی کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کا نہایت
دشوار ہی خصوصاً اس زمانہ مین کہ محافظت حدود شرعی کی اور اکثر احکام شرع
کے مفقود ہین پس نکاح سبب اضطرار اور واقع ہونیکا حرام مین ہی اور اسمین ہلاکت
اسکی اور اوسکی اہل کی ہی اور مجرد امن مین ہی اس بلا سے حدیث مین آیا ہی کہ اول
چیز کہ پیش آوے گی مرد کو روز قیامت کے اہل اور اولاد اوسکی ہی پس کہڑا کرینگے
اوسکے آگے خدا تعالی کے کہینگے یا رب خدایا حق ہمارا اوس سے لے کہ اسنے تعلیم کی ہمکو
احکام دین کی اور کہلایا ہمکو مال حرام سے اور ہم نجانتے تہے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ ایک بندہ ہوگا کہ اوسکے لیئے مانند پہاڑون کے نیکیان ہونگی پہر سوال کیا جاویگا
اوس سے رعایت کرنے عیال کیسے اور کسب کرنے مال کیسے کہ حرام تہا یا حلال
جاتی رہین گی نیکیان اوسکی اس مطالبہ مین پس فریاد کرینگے فرشتے کہ یہہ شخص وہ ہی کہ نیکی
نیکیان اسکی اہل و عیال اسکی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کو
آدمی کے لیئے کوئی گناہ بڑا زیادہ جہالت اہل سے نہوگا یعنے اگر اپنے اہل و عیال کو
تعلیم نکریگا اور وہ جاہل رہین گے تو یہہ اوسکے حقمین بڑا گناہ ہی اور یہہ آفت
عظیم ہی کہ بہت ہی کم اسسے نجات پاتے ہین مگر وہ شخص البتہ نجات پاتا ہی کہ مال
حلال رکہتا ہو یا کسب حلال کرتا ہو اور قناعت کرتا ہو اسپر یا کچہہ پیشہ رکہتا ہو مانند کاٹنے
لکڑیون کے اور شکار کرنے کی وغیر ذلک اور کوئی حرفہ بہی ایسا نرکہتا ہو کہ متعلق سا تہہ بادشاہ

اور ظالمونکی ہو آیا ہی کہ ایک درزی نی ایک بزرگ سی پوچھا کہ کپرا بادشاہ کا سیتا
ہون مین آیا مین بہی مددگار ظالمون مین سی ہونگا یا نہین فرمایا کہ مددگار ظالمونکا
وہ ہی کہ سوئی اور دہاگا اوسنی تیری ہاتھہ بیچا اور تو تو خود عین ظالم ہی اور کہتی
ہین کہ ایک شخص نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ کی دروازہ پر دیکھا
کہا کہ یہہ کیا جگہہ بیٹھنی کی ہے فرمایا کہ ہرگز کسینی عیال مین فلاح نہین دیکھی ہی یعنی
خبرگیری عیال کے مجکو باعث گرفتاری اس بلاکی ہوئی ہی اور بسبب آفت کے
علمانی کہا ہی کہ افضل ہماری زمانہ مین مجرد رہنا ہی **ف** منقول ہی ابن عباس سے
کہ نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین سخت دل
ہوتا ہی یعنی بسبب کم ملنے کے لوگون سی اور بسبب ترک کرنی جماعت کے اور جو شخص کے
کہ پیچھی لگا رہا شکار کی غافل ہوا یعنی طاعتون سے اور بعید ہوا رقت قلب اور رحم سی
اور جو شخص آیا سلطان کے پاس فتنہ مین ڈالا گیا یعنی ایسلئی کہ اگر موافقت کرتا ہی اوسکے
ہر امر مین تو خطرہ ہی دین مین اور اگر مخالفت کرتا ہی اوسکی تو خطرہ ہی جان پر نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہی کہ جو شخص لگا رہا
سلطان پاس فتنہ مین ڈالا گیا اور نہین زیادہ کی کسی بندہ نی سلطان سے نزدیکی مگر کہ
زیادہ کی اللہ سی دوری یہہ مشکوۃ مین ہی ۱۲ اور آفت نکاح کی یہہ بہی ہی کہ
قصور کرتا ہی آدمی ادا کرنی حقوق عورتون مین اور قصور کرتا ہی صبر کرنی مین اونکی اخلاق
پر یہہ بہی محل خطر کا ہی ایسلئی کہ قیامت کو ہر کسیسی پوچھینگی حقوق رعیت اور احوال
اونکی سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ✦
یعنی تم سب رعیت رکہنی والی ہو اور تم سب پوچھی جاؤگی اپنی رعیت سی **ف** یہہ ساری
حدیث مشکوۃ مین بخاری مسلم سی یون نقل کی ہی خبردار ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کیہین اور تم سب پوچھی

جاویگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا
احوال رعیت اپنی سی اور مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا
حقوق رعیت اپنی سی اور عورت نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی کے اور فرزندون
اوسکی کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک
اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب
سوال کیے جاؤ گی رعیت اپنی سی انتہی **ف** راعی کہتی ہین نگہبان اور امانتدار کو
بیچ اوس چیز کی کہ اسکی تصرف مین ہی پس لازم ہی اسکو ادا کرنا اوسکی حق کا اور یہہ موجود
ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہون اور اس حدیث مین نصیحت ہی سبکے تئین بیچ
رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچہی جاوینگی اور لکہا ہی علمانی کہ ہر شخص
نگہبان ہی اوپر اعضا اور حواس اپنی کے ہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال اونکی سی کہ
کہان استعمال کیا تہی اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر
ہی یہہ لکہا ہی شیخ عبدالحق رح اور سید جمال الدین نی شرح مشکوۃ مین ملخصاً اور حدیث مین
آیا ہی کہ بہاگنی والا اپنی عیال سے بمنزلہ غلام بہاگی ہوئی کے ہی کہ قبول نہین ہوتی اوس سے
کوئی چیز قسم نماز اور روزہ اور حج سی یہانتک کہ رجوع کری طرف اونکی او قصور کرنیوالا بیچ
حقون اگرچہ حاضر ہی لیکن حقیقت مین غایب ہی ہی یعنی یہہ بہی بمنزلہ غلام بہاگی ہوئی
کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور آدمی عاجز ہی ادا کرنی حق نفس اپنی سی چہ جای ادا کرنا حق
غیر کا اور یہی تہا عذر بعض مشایخ کا بیچ ترک کرنی نکاح کی اور اختیار کرنی تجردی کے مانند
ابراہیم ادہم اور بشیر ابن حارث رضی اللہ عنہما کی اور یہہ آفتین اگرچہ خطر عظیم رکہتی ہین
لیکن بہ نسبت پہلی آفتونکی کم ہین اسلیے کہ خوش گذرانی ساتہہ عورتونکی یعنی نیک خلقی سی اونکی
ساتہہ رہنا اور اونکی حق ادا کرنی آدمی سی ممکن ہین کہ ہو سکتا ہی لیکن طلب کرنا حلال کا تمام حالتون مین

Marfat.com

بہایت مشکل ہی اور آفات نکاح کیسے یہہ ہی ہی کہ اہل و اولاد اکثر جاتو تین
غافل کرنیوالے ہین اللہ سے اور باعث ہین طلب دنیا پر اور بہت سے جمع کرنے
مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فخر کرنے پر کہ ہم کثیر الاولاد ہین اور جو چیز کہ غافل
کرتی ہی حق سے آفت ہی فرمایا حق سبحانہ تعالےٰ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ یعنے مال اور اولاد زینت
ہین زندگانی دنیا کی اور نیکیان باقی رہنے والی بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے
اور مراد ہماری اس سے یہان یہہ نہین ہی کہ وہ باعث ہوتے ہین اوپر ارتکاب حرام
کے اسلیئے کہ اسکا ذکر تو اوپر ہو چکا ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ کثرت کرنے جنین کی چیزونین
اور لذتونین اگرچہ مباح و مشروع ہون یہہ بہی مانع ہین دوام ذکر سے اور فراغت
دل سے اسلیئے کہ اکثر شغل اور موانع کہ سبب قصور دین کے ہین پیدا ہوتے ہین اہل و اولاد
سے کہ شب و روز انکی فکر مین رہتا ہی پس ضایع ہوتا ہی وقت باطل چیزونمین اور باعث
ہوتا ہی ندامت کا اور اسی سبب سے ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسنے
عادت کی فقرامین سے بیوی کے ساتھہ سونیکی اوس سے ہرگز کچھہ کام نہین ہونیکا اور
ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہی مَنْ تَزَوَّجَ رَکَنَ اِلَی الدُّنْیَا یعنے جسنے بیوی کی میل کی
طرف دنیا کے اور فرمایا کہ نہ دیکھا مینے کسیکو اپنے یارونمین سے کہ بیوی کی ہو اور اپنے
حال پہلے پر قایم رہا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ جب چاہتا ہی اللہ نیکی پہنچانی بندیکو
غافل نہین کرسکتے اوسکو اہل و مال حق سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آخیر زمانہ مین ایکوقت آویگا کہ ہلاکت آدمی کی اوپر ہاتھہ مان اور باپ اور بیوی اور فرزند
اسیکے ہوگی کہ سرزنش کرینگے اوسکو محتاجگی پر اور تکلیف دینگے ایسی چیز کی کہ طاقت نہین کہتا جو
وہ ایسی جگہہ کہ جاتا رہیگا دین اوسکا پس ہلاک ہوگا نعوذ باللہ من ذالک یہہ ہی

بیان

بیان فائدون اور آفات نکاح کا پس ظاہر ہوا کہ سزاوار نہین حکم کرنا ہر شخص پر
مطلق کہ نکاح افضل ہی یا مجرد رہنا بلکہ حق یہہ ہی کہ اسمین تفصیل ہی کہ بعض کے
لیئے افضل ہی اور بعض کے لیئے نہین پس صدق نیت والے کو چاہیئے کہ نظر بیچ فائدون
اور آفتون نکاح کے کرے تا حصہ اپنا آخرت سے اوٹھاوے اور توفیق اللہ کے ہاتھ
ہی **ف** مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے اس مقام کی تقریر خوب مختصر
اور جامع لکھی ہی واسطے نفع بھائی مسلمانونکے یہان لکھی جاتی ہی کہ فواید نکاح کے
پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند وبست ہونا گھر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ
نفس کا بسبب خبرگیری کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور
آفات نکاح کی چھ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور
ہونا ادای حقوق عورتونکے مین اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر اور اوٹھانا ایذا
کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالی کیسے پس اگر نہ موجود
ہون فواید اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونو
امر یعنے فواید اور آفات برابر ہون تو حسن حضر سے دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو
ترجیح دیجاوے مثلا نکاح کیئے سے شہوت کم ہوتی ہی اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہہ ہی
کہ صبر نہین ہوسکنے کا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیئے کہ نکاح نکریگا
تو زنا مین گرفتار ہوگا تمام ہوئی تقریر مولانا علیہ الرحمہ کی اور در المختار وغیرہ مین لکھا ہی
کہ نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان یعنے غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے
زنا مین گرفتار ہوجاویگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو
مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور روزہ رکھکر
شہوت مٹاوے اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنے قدرت رکھتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گناہ گار

Marfat.com

ہوتا ہی ساتھہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب پاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی گناہ سی
اور بچی ہوتی کی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت
سی ابتک اور پھر جنت مین بھی باقی رہے سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ
ہی وقت خوف ظلم کے یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا بُرا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا
اور خبرگیری اوسکی نہین کرسکنی کا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی
نکاح کرنا **فصل دوسری** بیچ بیان آداب و احوال کے کہ واجب ہے رعایت اونکی
نکاح مین جاننا چاہیئی کہ وہ آداب کہ واجب ہے رعایت اونکی بعد رعایت ارکان
اور شرائط نکاح کی کہ فقہ مین لکھی ہین بعضی اونمین سے متعلق ہین نکاح کرنیوالیکی
اور بعضی متعلق ہین بیوی سے وہ جو متعلق ہین نکاح کرنیوالیکی وہ یہہ ہین کہ قصد
کرے نکاح کرنیمین اتباع سنت کا اور پیدا ہونا اولاد کا اور محفوظ رہنا نظر کا
نامحرم سی اور قصد کرسے اور ساری فایدے کہ جو اوپر ذکر ہوئے تاکہ وہ نکاح
اعمال آخرت سی ہو نہ نری خواہش نفسانی اور قضا شہوت کہ یہہ داخل اعمال دنیا کی
ہین اگرچہ اوسکی ضمن مین یہہ حاصل ہوجاتی ہین لیکن چاہیئی کہ خواہش تابع حق
کی ہو اور چاہیئی کہ پہلی نکاح سی احوال مرد و عورت کا ایسمین توجہہ لین کہ اسکو بہت
دخل ہے شوق و الفت مین چنانچہ اسی لئی مستحب ہے دیکھہ لینا مرد کا عورت کو پہلی
نکاح کی اور جو آداب و احوال کہ متعلق ہین بحال بیوی کے اور ہین وہ یہی کہ ہونا انکا
موجب عیش اور حاصل ہونی فوائد کا ہی انمین سے بڑی چیز بعد موانع شرعی کی یہہ ہی کہ
عورت عفت و پارسائی رکھتی ہو کہ یہہ مقدم ہی دوسرا اور مقصود اصلی یہی ہے اس لئے
کہ سُست ہونا عورت کا دین مین اور بدوضع ہونا اوسکا سبب سیاہ روئی اور منغص ہونی
عیش مرد کا ہی بسبب غیرت اور رشک کے اور اگر باوجود بدوضع ہونیکی حسن و

مراد موانع شرعی سے ... ہیں ... خلوت ... کفر اور ... نفس ... بعض ... و ...

جمال بہی رکہتی ہو تو اوربہی بدتر ہے کہ اگر چہوڑتا ہی تو صبر اوسکی جدائی پر نہایت
دشوار ہے اور اگر منع کرتا ہی تو باعث تشویش دنیا کا ہی اور اگر ساکت رہتا ہی
تو سبب عذاب آخرت کا ہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی نکاح کری ایک عورت
سی بسبب مال وجمال اوسکے نہ مال پاویگا نہ جمال اور جو کوئی نکاح کرے بسبب دین
کی مال بہی پاویگا اور جمال بہی پاویگا اور اور جو کچہہ کہ واجب ہے رعایت اوسکی منکوحہ
مین حسن خلق اور خصلت نیک ہے کہ یہہ بہی موجب فراغ خاطر اور خوش گذرانی
کا ہی اس لیئے کہ عورت بدخلق خدا تعالی کے عذابون مین سی ہے اور مصاحبت
اوسکی برابر عذاب دوزخ کی ہے **بیت** زن بد درسرای مرد نکو ✣ ہمدرین عالم
است دوزخ او ✣ زینہار از قرین بد زنہار ✣ وقنا ربنا عذاب النار ✣ اور ضرر اوسکا
زیادہ ہی نفع سی اور کلام عرب مین آیا ہی لَا تَنْکِحُوا اَنَّانَۃً وَّلَا مَنَّانَۃً وَّلَا حَنَّانَۃً وَّلَا
حَدَّاقَۃً وَّلَا بَرَّاقَۃً وَّلَا شَدَّاقَۃً یعنی نہ نکاح کیجاوی انانہ اور منانہ اور حنانہ اور نہ حداقہ
اور نہ براقہ اور نہ شداقہ اور انانہ وہ ہی کہ ہمیشہ روتی چلاتی رہے اور منانہ وہ ہی کہ
احسان رکہی ساتہہ مال اپنی کے مرد پر اور حنانہ وہ کہ مہربان ہو اپنی فرزندون پر کہ
پہلی خاوند سی ہون کہ مال اسکا اونکو کہلائی کے اور حداقہ وہ کہ غیرونکو رجہاوی اور
خاوند کو اس سے جلاوے اور براقہ وہ کہ ہر وقت بناو سنگار مین لگی رہے اور شداقہ
وہ کہ زبان دراز اور بڑہ بولی ہو اور آیا ہی کہ ایک سیاح سی ملی حضرت الیاس اور
حکم کیا اوسکو ساتہہ نکاح کرینکے اور منع کیا چار طرح کی عورتون کے نکاح کرنی سی ایکتو
وہ عورت کہ ہر وقت اچہی اور نئی کپڑی مانگتی رہے اور دوسری وہ کہ فخر کری ہر وقت
ساتہہ اسباب دنیا کی اور تیسری وہ کہ بدکار ہو اور چوتہی وہ کہ نافرمان ہو خاوند کی اور غالب ہو
اوسپر اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی منقول ہی کہ جو صفتیں کہ بری ہین مردون مین اچہی ہین عورت مین

مانند بخل اور تکبر اور بزدلی کے کہ یہہ عورت مین اچھی ہین اور یہہ قول جامع ہی سب اخلاق
کے تئین کہ مطلوب ہین عورتون مین اور جو یہہ کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین
خوبصورتی ہی کہ محافظت شہوۃ کی بسبب اوسکی خوب ہوتی ہی اور باعث ہی اعتماد
انتظام معاش کی اور حالانکہ غالب یہہ ہی کہ خوبصورتی نیک سیرتی سے جدی نہین
ہوتی یعنے اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جو خوبصورت ہوتی ہی اور خصلتین بہی اوسمین اچھی ہوتی
ہین مانند اخلاق نیک وغیر ذلک کے اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ نکاح نکیجاوے عورت
بسبب جمال کے مراد یہہ نہین ہی کہ منع ہی رعایت حسن و جمال کی بلکہ مراد یہہ ہی کہ
منع ہی رعایت کرنی نرے جمال کی بغیر رعایت کرنے دین و نیک خلقی کے والا اسمین شک
نہین ہی کہ عورت صاحب جمال کہ نیک خلق اور صلاحیت دین کی رکہتی ہو دینے اعمال
اور نیکیو مین سے ہی اور سبب الفت اور محبت کی ہی اور جو چیز کہ سبب الفت کی ہو مستحب ہی
رعایت اوسکی چنانچہ اسیلئے مستحب ہی دیکھہ لینا عورت کا پہلے نکاح کے اور ظاہر کردینا
حسن و قبح جانبین کا کہ ظاہر کردے ہر ایک پر عیب و صواب دوسریکا اور حالانکہ عادت
جاری ہی کمی زیادتی کرنیکی بیچ بیان کرنے وصف میان بیوی کے اور فریب دینی کے مقصد
نکاح مین کہا اعمش نے کہ جو نکاح ہو بغیر دیکھنے کے انجام اوسکا غم و محنت ہی اور آیا ہی
کہ ایک شخص نے بیچ عہد امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایسا ہی کیا تہا
یعنے فریب دیا تہا کہ وہ بڈہا تہا خضاب کرکر ایک عورت سے نکاح کرلیا جب قوم اوس
عورت کی مطلع ہوئی اس بات پر تو حضرت عمر پاس لیگئے کہ ہمنے اسکو جوان خیال کیا
تہا اور یہہ بڈہا نکلا پس تعزیر دی اوسکو حضرت عمر نے اور آیا ہی کہ بلال اور صہیب کہ خادم
حضرت کے تہے ایک شخص کے پاس کہ اہل عرب مین سے تہا پہنچے اور طلب نکاح کی کی اون لوگون نے
پوچہا کہ کون ہو تم بلال نے کہا کہ مین بلال ہون اور یہہ دوسرا صہیب ہے تہے ہم گمراہ ہدایت کی ہمکو اللہ پاک نے

مستحب ہے دیکھہ لینا عورت کا پہلی نکاح کی جو نکاح بغیر دیکھنی ہو انجام اوسکا غم و محنت ہے

Marfat.com

غلام پس آزاد کردیا ہمکو اور ہی ہم فقیر پس غنی کردیا ہمکو اگر قبول کرو تم ہمکو شکر ہی
اللہ کا اور اگر نہ قبول کرو تو بہی شکر ہی اللہ کا پس کہا اونہون نے قبول کیا ہمنے ہمکو
صہیب نے کہا بلال سے کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خدمت مین رہنا
اپنا ذکر کرو تو بہتر ہی پس منع کیا اوسکو بلال نے اور کہا چپ رہ کہ سچ کہہ چکی مین ہم
اور اگر کوئی نکاح کرنے مین بڑا اتباع سنت کا اور پیدا ہونا بچو نکا اور کاروبار گہر کا
ارادہ کرے اور رعایت حسن و جمال کی نکرے تو یہہ نہایت زہد اور بندگی ہی ابو سلیمان
دارانی نے کہا کہ زاہد ہر خیر مین ہی یہانتک کہ بیوی مین بہی یعنی بدشکل بیوی محض اتباع
سنت کے لئے کرنے اور رعایت جمال کی اسباب دنیا مین سے ہی لیکن اگر کوئی
ایسا ہو کہ اوسکو بغیر خوبصورت عورت کے صبر نہ آوے اور لذت اوٹہانیکے یا رسائی اور بچنا حرام سے حاصل
نہو تو واجب ہی اوسکو رعایت جمال کی کہ لذت اوٹہانی ساتہہ مباح کے قلعہ دین کا ہی
یعنی دین اِس سے محفوظ رہتا ہی اور جو خوبیان کہ عورتونکی چاہیین وہ وہ ہین کہ کہی گئی
ہین بیچ تعریف عورتون بہشت کے اور وہ یہہ ہین خوش شکل نیک سیرت سیاہ چشم
دراز بال کم عمر چاہو نذ دوست حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی وہ عورت ہی کہ
جب نظر کرے طرف اوسکے خاوند اوسکا خوش ہو جاوے اور جب حکم کرے اوسکو اطاعت
کرے اور جب جدا ہو محافظت اور امانت داری کرے جان و مال مین اور ادن چیزمین سے
کہ واجب ہی رعایت اونکی منکوحہ مین ہلکا ہونا مہر کا ہی اور گرانی مہر کی جہالت و بال ہی حدیث
مین ممانعت اوسکی آئی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین عورتونکی وہ ہی کہ
خوبصورت ہو اور مہر اوسکا ہلکا ہو اور نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی بیوی سے
دس درہم کے مہر پر اور امیر المومنین عمر رض منع فرماتے تھے گرانی مہر سے
اور نکاح نہین کیا اپنے بیٹی کا زیادہ چار سو درم سے

ف مہر ازواج مطہرات آنحضرت کا سوای حضرت ام حبیبہ کے اور حضرت
کی صاحبزادیوں کا سوای حضرت فاطمہ رضہ کے پانسو درہم تھا جنکی کلدار اور ڈبل
مالزسہ ۱۴۵ روپے اور مہر ام حبیبہ کا ۴۰۰۰ درہم یا ۴۰۰ دینار کلدار اور ڈبل [illegible]
اور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ۴۰۰ مثقال نقرہ کلدار اور ڈبل [illegible] اور بعضی
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نکاح میں مہر مقرر کرتی تھے کہجور کی گٹھلی
برابر سونا اور حدیث میں آیا ہی کہ برکت عورت کی یہ ہی کہ نکاح اوسکا جلدی ہو
اور بچہ بھی جلدی ہو اور مہر اوسکا تھوڑا ہو اور اون چیزوں میں سی کہ واجب ہے
رعایت اونکی منکوحہ میں جنا ہی اور نکاح کرنے بانجھ عورت کی سے منع آیا ہی
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم کرو تم اپنی پر نکاح کرنا عورتوں
جننے والی محبت رکھنے والی خاوند کی سے اور پہچاننا اسکا اوس عورت میں کہ کسی
اور سے نکاح میں ہو ظاہر ہی اور کنواری میں اسکی رعایت کرنی چاہیی کہ تندرست
ہو اور سالم ہو علت سے اور جوان ہو اغلب ہے کہ عورت ان صفتوں کے جننے والی
ہو گی آور اون آداب سے باکرہ ہونا ہی کہ سبب محبت اور الفت کا ہی مگر یہہ
کہ ضرورت ہو غیر باکرہ میں یا کچھہ مصلحت حدیث میں آیا ہی کہ جب جابر رضی اللہ عنہ
نے نکاح کیا ایک عورت ثیبہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں
نہ نکاح کیا تونی باکرہ سی کہ کھیلتا تو اوسی یعنی خوش ہوتا اور وہ کھیلتی ساتھہ تیری اور
اون آداب و احوال میں سے کہ لازم ہی رعایت اونکی شرافت اور صلاحیت دین کی ہی عورت
کی یعنی قبیلہ میں کہ کم اصل اور فاسقوں میں فلاح نہیں ہوتی اور حدیث میں آیا ہی
ایاکم وخضراء الدمن یعنی دور رکھو اپنی تئیں سبزہ کوڑی کا سے کہ مراد اس سے عورت
حسین ہی کہ قبیلہ بد اصل میں پیدا ہو اور اون آداب میں سی کہ لازم ہی رعایت اونکی یہہ ہی کہ

Marfat.com

ہو عورت قرابت قریبہ مین سی کہ ہمیشہ اختلاط رکھتا ہو اور نہی کہ یہہ سبب قلت شہوت اور
نہ زیادہ ہونی محبت کا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لَا تَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيبَةَ فَإِنَّ الْوَلَدَ
يُخْلَقُ ضَاوِيًا یعنی نکاح نکرو نہایت قرابت قریبہ والی سی اسلیئی کہ لڑکا پیدا ہوتا ہی نحیف
حکمت اسمین یہہ ہی کہ اٹھنا شہوت کا قوۃ حاسہ سی ہی کہ دیکھنی اور چھونی سی ہوتی ہی اور
قوۃ حاسہ امر نئی مین قوی ہوتی ہی جیسی کہ کہا گیا ہی لِكُلِّ جَدِيدٍ لَذَّةٌ اور جو امر کہ ہمیشہ نظر مین
رہتا ہی ضعیف ہوتی ہی اوسمین قوت حاسہ پس نہین اوٹھتی اوس سے شہوت اور قوت
نہین پکڑتا ہی نطفہ پس اوس سے لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہی چنانچہ اسلیئی جو لڑکا کہ گہر ہی مین
پیدا ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی ✽ ف کتاب صراح مین لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اِغْتَرِبُوا
وَلَا تُضْوُوا ✽ یعنی نکاح کرو تم اجنبی عورتونسی اور نہ نکاح کرو چچا زادونمین اور یہہ اسلیئی ہی
کہ عرب گمان کرتی ہین کہ فرزند آدمی کا کہ قرابت قریبہ سی ہوتا ہی نحیف یعنی دبلا ہوتا ہی مگر
ہوتا ہی کریم یعنی بزرگ و نیکبخت اور طبیعت قوم اپنی کی انتہی پس اس تقریر سی معلوم ہوا
کہ حضرت نی جو اسی منع فرمایا بنا بر گمان و قاعدہ اہل عرب کے فرمایا ہی کہ وہ ضعف
یعنی اسکو اچھا نجانتی تھی کچھہ اسمین قباحت شرعی نہین ہی بلکہ لڑکا اچھا پیدا ہوتا ہی
قرابت قریبہ والی سے پس یہہ منع فرمانا بنا بر حکمت کے ہی اسی کوئی یہہ نہ سمجھہ لے کہ ایسی
قرابت مین نکاح کرنا گناہ ہی اور یہہ دلیلین بھی کچھہ قوی نہین ہین کہ انپر تمسک کرنیکو لازم
سمجھی اور احتمال ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہوا ہو اور بڑی سند میری اس تقریر کی فعل جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپنی حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت علی
رضی اللہ عنہما سی کیا اگر یہہ منع ہوتا تو آپ کاہی کو کرتے اور اسطرح اور صحابہ کرام
اور صلحاء امت مین الی الآن یہہ معاملہ جاری رہا پس ان روایتونکو دیکھہ کر کوئی اسطرح کی باتونسی
اُلجھکر نکاح کرنیکو برا نجانی واللہ اعلم بالصواب ✽ پس یہہ امور ہین کی لازم ہی رعایت انکی عورتونمین اور لازم ہی عورتونکو

وارثون پر کہ رعایت کرین خاوندکی خصلتون کی کہ دیندار اور نیک خلق ہو اور
شریف النسب اور عالی ہمت کہ خلاص ہونا عورت کا خاوند کی قید سے بغیر مرگ کے ممکن
نہین ہی حدیث مین آیا ہی اَلنِّکَاحُ رِقٌّ یعنے نکاح مین گویا لونڈی کرکے دینا تو ہی
پس لازم ہی لحاظ کرنا مرد کے احوال کا چاہیے کہ ظالم اور شراب خوار اور بی نمازی کو
بیٹی نہ دے کہ بیچ حکم قطع رحم کے یعنے کاٹنے ناتے کے ہی اور باعث ہی غضب خدا کا
نعوذ باللہ من ذلک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَوَّجَ كَرِيمَتَهُ فَاسِقًا
فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَهُ یعنے جس شخص نے نکاح اپنی بیٹی کا فاسق سے کیا پس تحقیق ناتا کاٹا
اوسنے فصل تیسری بیچ آداب گذران کرنیکے ساتھہ عورتونکے اداب اول
طعام ولیمہ ہی اور وہ مستحب ہی کہ جب مرد عورت کو گھر مین لاوے تو چاہیے کہ کچھہ کہانا
موافق اپنی مقدور کے پکا کر لوگونکی مہمانی کرے کہ یہہ سنت ہی اور بہتر یہہ ہی کہ یہہ کہانا
اول دن مین ہووے اور اگر دوسرے دن یا تیسرے دن کرے تو بھی جائز ہی اور مستحب
ہی مبارکبادی دینی نکاح کی اور دعا کرنی میان بیوی کے موافقت کی اور مستحب ہی
اظہار نکاح کا اگرچہ ساتھہ دف اور راگ کے ہو اور راگ جائز ہی ولیمون مین آیا ہی کہ
ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے گھر مین تشریف لیگئے دف بجا رہین تہین
اور گا رہی تہین اونمین سے ایک لڑکی نے تعریف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی شروع
کی فرمایا کہ چپ رہ اسنے اور جو کچھہ پہلے کہتی تہین وہی کہی جاؤ اور غرض اس منع کرنے سے
یہہ تہی کہ حضرت کی تعریف مین یہہ مضمون کہنے لگین تہین کہ ہم مین نبی ہی کہ وہ کل کی
بات جانتا ہی پس یہہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی کہ غیب دانی میرے لیئے ثابت کرتی ہین
ف جاننا چاہیے کہ حضرت شیخ مترجم نے
جو جواز راگ کا لکھا یہہ موجب مذہب محدثین کے لکھا ہی اور فقہار

معتبرین کے نزدیک راگ حرام ہی چنانچہ کتاب در المختار مین لکھا ہی منھم
من اباح مطلقا ومنھم من کرہہ مطلقا وفی البحر والمذھب حرمتہ مطلقا
فانقطع الاختلاف بل ظاھر الھدایۃ انہ کبیرۃ ولو لنفسہ انتھی عبادۃ
المختار + یعنے بعضے علماء مین کہ راگ کو انہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نے مکروہ مطلق
کہا ہی اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوگیا
اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ اپنے نفس کے لیے ہو تمام
ہوئی عبارت در المختار کی اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین اولاد
حضرت شیخ عبد الحق کیسے ترجمہ بخاری کے بین لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور
امانت اور مقتدای دین ہین بیچ حرمت اور کراہت راگ کے تشدید و تغلیظ ہی
اور صحیح اور مشہور تر چارون اماموں سے منقول قول ساتھہ کراہت کے ہی اور
انصاف سے دیکھے تو وہ گانا حضرت کے وقت کا ایسا جھوٹ اور متضمن بیان خدو خال
وغیرہ عورتون کا نہتا بلکہ کچھہ شجاعت صحابہ کی اور ہجو کفار کی یا مضمون مبارکباد کا
ہوتا تہا + + + + + + + + + +

ہم اپنے وقت کے گانیکو کیونکر اسپر قیاس کرین پس گانے سے بالکل احتراز کرے
لیکن دف کا مضائقہ نہین + اور جملہ آداب خاوند سے خوش خلقی کرنی ہی سوی سے
اور متحمل ہونا اوسکی ایذا کا بسبب قصور عقل اونکیکے حدیث شریف مین آیا ہی جو مرد کہ صبر کرے
اوپر بدخلقی عورت کے دیا جاتا ہی اوسکو ثواب مانند ثواب حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے
اور جو عورت کہ صبر کرے مرد کی بدخلقی پر اوسکو ثواب دیا جاتا ہی مانند ثواب فرعون کی
بیوی کے + ف خواجہ عبد اللہ انصاری نے لکھا ہی کہ جو کوئی دس خصلتین پیشہ اپنا کرے
دنیا اور آخرت میں کام اپنا بناوے با خلق بصدق با خلق بانصاف با نفس بقہر با بزرگان

Marfat.com

بخدمت با خوردان بشفقت با درویشان بسخاوت با دشمنان بنصیحت با غمناکان
بحلم با جاہلان بخاموشی با غافلان بتواضع + اور ہیچ رحم کرنیکی عورتون پر اور
درگذر کرنیکی اونکی بیوقوفی سی پیروی ہی سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ بیبیان
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کبہی حضرت کی مقابلہ مین جواب دیتی تہین اور کبہی
کوئی اونمین سی تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کلام نکرتی تہی اور
پاس آتی تہی غرضکہ وہان ظہور حضرت کی خوبی کا تہا خود نمائی منظور نتہی ــه غرض تجلی حسن ا
خود نمائی نیست + اور آیا ہی کہ ایکروز بیٹی امیر المومنین حضرت عمر رض کی یعنی حضرت
حفصہ رض نی کہ ازواج مطہرات سی تہین مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جواب دیا
اونکی مان نی دیکہا اور اونکی گہر مین آئین اور کہا ای بیٹی ہر گز نہ مغرور ہونا تو
دیکہہ کر ابو بکر کی بیٹی کو یعنی حضرت عایشہ کو کہ وہ محبوبہ پیغمبر خدا کی ہین اور ایکروز
ایک بیوی نی آنحضرت کی بی بیونمین سی ہاتہہ سینۂ مبارک پر مارا اور اپنی
آگی سے ہٹا دیا پس مارا اوس بیوی کو اوسکی مان نی پس منع کیا اونکی ماں کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک روز نے حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
درمیان مین کچہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اتنی مین آئی حضرت امیر المومنین ابو بکر رض
پس اونکو حکم مد انیں فرمایا حضرت نی حضرت عایشہ کو کہ تو کہتی ہے پہلی یا مین کہون
کہا عایشہ نی تمہین کہو لیکن جہوٹ نکہنا پس طمانچہ مارا امیر المومنین ابو بکر رض
نی حضرت عایشہ کے موہنہ پر اسطرحکا کہ اونکی موہنہ سی خون نکلا پس پناہ ڈہونڈہی
عایشہ نے ساتہہ حضرت کی اور حضرت کی پیچہی ہو بیٹہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی ابو بکر کو فرمایا کہ ہمنی تجکو اس لئی نہ بلایا تہا اور کہتی ہین کہ اول محبت جو
پیدا ہوئی ہے اسلام مین محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے

حضرت عائشہ رض سی اور آورادبودن مین بہی یہہ لوب ہی کہ بی بیون سے
ساتہہ مہر اور نرمی اور خوش طبعی سے گذران کری اور ترش رو اور خفا نہو اور
اونسی موافق عقل اونکی کلام اور معاملہ کرے کہ عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایسی ہی تہی یہانتک کہ آیا ہی کہ ایکروز آپ عائشہ کی ساتہہ دوڑی کبہی آنحضرت
آگی ہو جاتی تہی اور کبہی وہ اور فرمایا حضرت نے کہ بہتر تم مین وہ ہی کہ نیک ہو
ساتہہ بیویون کی اور مین بہترین تمہارا ہون ساتہہ بیویونکی اور امیر المومنین
حضرت عمر رض نی کہا ہی کہ مرد کو چاہیئے کہ اپنی گہر کے لوگونکی ساتہہ مانند لڑکون کے
رہی اور حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست نہین رکہتا ہی اوس مرد کو کہ سخت
ہو ساتہہ اہل اپنی کے اور آورادب یہہ ہی کہ زیادتی نکرے خوش خلقی مین اور
رعایت کرنے مین بحدیکہ تابع اور محکوم عورت کا ہو جاوے کہ ضرر اسکا بہت ہے
اور کمی بہی نکرے ان چیزون مین حتی کہ نوبت ظلم کی پہنچی بلکہ راہ اعتدال کی تمام امور
مین پسندیدہ ہی اور اگر کوئی بری چیز اور خلاف شرع اور نامناسب دیکہی منع کردی
اونکا تابع اور مددگار نہوا نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اطاعت کرے
بیوی کی اوسکی خواہش نفس مین مونہہ کے بل ڈالی گا اوسکو حق تعالی آگ دوزخ مین
اور یہہ بہی آیا ہی کہ مخالفت کرو عورتونکی کہ انکی مخالفت مین برکت ہی اور
لکہا ہی علمانی کہ عورتونکی ساتہہ مشورہ کرنا چاہیئے تا جو کچہہ کہ وہ کہین خلاف اوسکی
کیا جاوے اور قرآن مین حقتعالی نی خاوند کو سید فرمایا ہی اس آیت مین
وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ط یعنی پایا یوسف اور زلیخا نی زلیخا کی سردار کو یعنی خاوند کو کہ
عزیز تہا نزدیک دروازہ کی پس اطاعت کرنی مرد کو عورت کی عکس موضوع کا ہی یعنی مرد سید ہے
عورت کا عورت کو اطاعت کرنی چاہیئے اوسکی یہان اولٹی بات پائی جاتی ہی اگر مرد اطاعت

کریگا عورت کی اور اطاعت کرے مرد کو عورت کی بدل ڈالتا نعمت کا ہی بحا ہد
کفران یعنے ناشکری کے یعنے نعمت اسکو یہہ ملی تہی کہ اسکو حاکم کیا تہا اسنے اسپر
اسنے بدل ڈالا ساتہہ ناشکری کے کہ اس نعمت کی قدر نجانی اور آپ تابعدار ہو گیا
اور مثال عورت کی مانند مثال نفس آدمی کے ہی کہ اگر چہوڑتا ہی تو غالب ہوتا ہی اور
ہلاک کرتا ہی اور اگر مارتا ہی تو مغلوب اور درست ہوتا ہی اور عورتونکے مزاج پر بدخلقی
اور نقصان عقل غالب ہی پس راہ اونکے درست کرنے کی یہہ ہی کہ نرمی سے
اونکو درست کرے اور یہی ہی طریقہ حاکم کا بیچ محافظت رعیت کے اور حدیث مین
آیا ہی کہ مثال عورت صالحہ کی مانند کوتی سفید سینہ کے ہی بیچ کتنی کوون سیاہ
کے یعنے عورتین نیک بہت کم ہوتی ہین اور حضرت لقمان کی وصیتومین آیا ہی
کہ پرہیز کر عورت بری سے کہ وہ بڈہا کردیتی ہی پہلے آنے بڑہاپے کے اور طریقہ
عورت کے ادب دینے کا یہہ ہی کہ آہستہ آہستہ ادب سکہاوے اول ساتہہ نصیحت
اور نرمی کے منع کرے اور اگر وہ کام نہ آوے تو تہدید اور تنبیہ سے پیش آوے
اور اگر پہر بہی باز نہ آوے تو پیٹہہ پہیر کر سووے اوسکی طرف سے یا تنہا سووے
ایک شب سے تین شب تک اور اگر یہہ بہی فایدہ نکرے تو مارے لیکن اسطرح مارے
کہ ہڈی اوسکی نٹوٹے کہ غرض ادب سکہانا ہی اور مونہہ پر نہ مارے کہ اس سے منع
آیا ہی اور زیادہ تین روز سے کینہ نرکہے کہ اس سے بہی منع آیا ہی اور اگر عورت نافرمان
اور ناموافق ہی تو چاہیئے کہ بعضے اقربا اوسکے اور بعضے اقربا مرد کے حکم یعنے منصف
بنین تا کہ وہ اونمین صلح کروادین اسیطرح ہی حکم قرآن شریف مین اور اگر کسی امر مین مرد سے
تقصیر کرے تو دس رات تک بلکہ مہینہ بہر تک جدا رہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی
کیا تہا حضرت زینب سے ف حدیث مین آیا ہی کہ بیمار ہو گیا اونٹ حضرت صفیہ کا کہ نام ہی حضرت کی

بی بی کا

صفیہ کا کہ نام ہی حضرت کی ایک بیوی کا اور حضرت زینب پاس کہ یہہ بھی بیوی ہین
انکی ایک اونٹ زیادہ تھا سواری سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زینب کو کہ دی تو صفیہ کو یہہ اونٹ پس کہا زینب نے کیا دونگی مین اس یہودیہ کو
پس خفا ہوئی آنحضرت صلعم زینب سے اور ترک ملاقات کی اونسے ذیحجہ اور محرم اور
کچھہ دونون صفر کے مین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی حضرت خفا رہے انسے بسبب اسکے
کہ غیبت کی اور برا کہا ایک مسلمان کو پس تعلیم ہی اسمین لوگونکو کہ گناہ کی خبرون
مین بیویونکو تنبیہ کرتے رہین + اور جملہ آداب سے یہہ بھی ہی کہ مرد بی غیرت نہو
کیونکہ بی غیرت مرد دنین نہین گنا جاتا اور حدیث مین آیا ہی کہ قبح اللہ من لا یغار
یعنے بدحال کرے اللہ تعالی اوس شخص کو کہ غیرت نرکہے اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ مین
غیرت والا ہون اور جو کوئی غیرت نرکہے دل اوسکا اولٹا ہی اور یہہ بھی حدیث مین
آیا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور خدا غیرت والا زیادہ ہی مجھسے اور خدا کی غیرت ہی کا
سبب ہی کہ حرام کیئی اپنی بندون پر گناہ اور بیحیائیان کہ موجب ضرر دنیا اور آخرت
کے ہین اور قصہ مشہور ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ حضرت عایشہ کے
بیچ مقدمہ افک یعنے بہتان زنا کے کہ ایک منافق نے لگایا تہا اور اللہ تعالی نے
براءۃ انکی کلام اللہ مین نازل فرمائی چنانچہ یہہ قصہ سورۂ نور مین مذکور ہی لیکن
چاہیئے کہ غیرت مین بھی طریقہ اعتدال کا رکہے اور طریقہ اعتدال کا یہہ ہی کہ تدا
سے اون کا مومنین کہ انجام اونکا برا ہی تغافل نکرے اور بیچ بدگمانی اور جاسوسی
کے مبالغہ نکرے کہ یہہ بھی منع ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بعضی غیرت ہی کہ دشمن رکھتا
ہی اوسکو خدا اور وہ غیرت مرد کی ہی ساتھہ اہل اپنی کے بغیر آمیزش فساد کے یعنے بی سبب
غیرت کرے اور غیرت بلا سبب وسوسون شیطانی سے ہی اور موجب فساد اور

Marfat.com

ہلاک جانبین کی ہی اور طریقہ خوب اسی مین یہہ ہی کہ نامحرم کو اپنی گہر مین راہ
ندی اور عورت یا تو اپنا گہرسے باہر نہ نکالی آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سی پوچہا کہ کونسی چیز بہتر ہی عورت کو
اونہون نی عرض کیا یہہ کہ نہ وہ منہہ مرد اجنبی کا دیکہی اور نہ مرد اجنبی منہہ اوسکا
پس گلی سے لگایا حضرت نی اونکو اور فرمایا کہ تو اونہین مین سے ہی کہ جنکی حق مین
فرمایا ہی اللہ تعالی نے ذُرِّیَّۃً بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ یعنی یہہ جماعت ہی کہ پیدا
ہوئی بعض انکی بعض سے یعنی تو بہی انہین کی اولاد مین سے ہی کہ جنکا ذکر کیا اللہ
نی اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوراخ دیوارونکی بند کردیتی تہی
تا نظر عورت کی باہر نہ پڑسے اور آیا ہی کہ معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیب
کہا رہی تہی آدہا سیب کہایا ہوا اپنا ایک غلام کو دیا پس مارا معاذ نی اوسکو یعنی بسبب
غیرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین عورتین مسجدونمین اور جمعہ مین اور
عیدونمین حاضر ہوتی تہین اور صحابہ کی زمانہ مین منع کی گئین مگر بڈہیان آتی تہین
اور مختار اس زمانہ مین منع ہی مطلق یعنی نہ جوان آوین نہ بڑہیان اور ماہر مین
ہی نکلنا ہرگز ولیکن موافق عالم معاش کے یہہ ہی کہ واسطی ضرورت کی اذن دیوے
اسلیٔ کہ مباح ہی نکلنا عورت پارسا کا مرد کی گہرسے ساتہہ رضای مرد کی اور واسطے
تماشا اور نظارہ بازی کی اذن نہ دیوی کہ یہہ باعث فساد ہی اور اگر واسطی ضرورت کی
نکلی تو آنکہہ اور موہنہ چہپالی واسطی خوف فتنہ کی اور مرد کو پہنچتا ہی کہ عورت کو مان
باپ کی گہر جانی دی یا وہ اوسکی پاس آوین تو نہ آنی دی ولیکن مناسب یہہ ہی کہ کبہی
کبہی بعد ایک ہفتہ کی یا مہینی کے منع نکری ف فقہ کی کتابونمین لکہا ہی کہ نہ منع
کری بیوی کی مان باپکو اوسکی پاس آنی سے ملاقات کی لیئے ہر ہفتہ مین اور اسیطرح

اسکی بیوی اپنی ماں باپ کے ہاں جاوی تو منع نکرے اور اسکو جانیسی ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوای ماباپ کے اور محرم قرابتیوں کی ہان جایا چاہی یا اونکو بلاوے اپنی ہان تو منع نکرے اتنا وقت اونکی سی سال بہر مین ایکبار اور بعضون نی کہاہی کہ ہر مہینہ مین ایکبار + اور آداب یہہ ادب ہی کہ اعتدال کری بیبیوں کی نفقہ مین نہ اتنا زیادہ دی کہ زیادہ از حد ہوا اور وہ اتی چین اور اسراف مین پڑجاوین اور نہ اتنا کم دی کہ وہ ضروریات سی محتاج رہین فرماتا ہی اللہ تعالی کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۞ یعنی کہاؤ اور پیو اور حد سی زیادہ نہ خرچ کرو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتاہی حد سی زیادہ خرچ کرنیوالون کو اور بیچ خرچ کرنی مرد کی اپنی گہر کی لوگون پر فضیلت بہت آئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ خرچ کرنا اپنی گہر والون پر افضل ہے تصدق کرنی سی فقیرون اور مسکینون پر اور چاہیئے کہ معاش اہل و عیال پر تنگ نکری ابن سیرین نی لکہا ہی کہ مستحب ہے مرد کو کہ ہر جمعہ مین واسطی اہل اپنی کے فالودہ پکایا کری مقصود اسّے فراخی کرنی ہے کہلانی پلانی مین اور چاہیئے کہ آپ وہ کہانا نکہاوی کہ اونکو ندیوے کہ یہہ عادت تن پروری کی ہی اور بعید ہی مروت سی اور اگر تنہا خوری ہی منظور ہو تو چاہیئے کہ پوشیدہ کہاوی اونکو کہانا نہین اور جو کہانا کہ اونکو ندیوی تعریف اوسکی نکری اونکی سامنی کہ یہہ بدتری ندینی سی اسلئے کہ انکو رنج ہوگا اور وقت کہانیکی ہمراہ عیال و اطفال کے کہاوے اور اگر سب ایک دسترخوان پر کہاوین تو بہتر ہی اور غرض کہی کہانا ہی کہ جدا کہانا بہت مکروہ ہی کسی صحابی سی منقول ہے کہ خدا اور فرشتہ اوسکی رحمت بہیجتی ہین اون گہر والون پر کہ کہانی مین اکہٹی اور اکثر اہتمام اسکا کری کہ وجہ حلال سی پیدا کری اور اہل و عیال کے مقدمہ مین تساہل نکری کہ قیامت مین گرفتار عتاب مین ہوگا اور سبب اونکی پکڑا جائیگا نعوذ باللہ منہ اور

آداب سے یہہ ہی کہ سکہاوے گہروالونکو احکام شرع کے کہ متعلق ہین ساتہہ نکاح کے قسم علم حیض اور نفاس اور طلاق اور مانند انکے کیسے اور تعلیم کرے عورتکو احکام نماز اور روزہ کے اور اور جو ضروریات دین کے ہین اونکے سکہانے مین تساہل نکرے کہ روز قیامت کے اس سے سوال کیا جاویگا جیسے کہ فرمایا ہی حضرت نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ یعنے تم سب نگہبان اور حاکم ہو اور تم سب پوچہے جاؤگے اپنی رعیت سے اور اگر مرد تعلیم مین قصور کرے تو جایز ہی عورتکو کہ علما کے پاس جاوے اور سیکہے اور اگر بقدر ضرورت کے سیکہہ چکے تو پہر جایز نہین ہی کہ واسطے ملاقات علما کے جاوے اور درس مین حاضر ہووے اور ادب یہہ ہی کہ اگر اسکی کئی بیبیان ہووین تو عدل کرے باری مقرر کر نے مین ایک ہی طرف کا تہوڑا نہے اسلیئے کہ رعایت باری مقرر کرنیکی واجب ہی اور اگر رات باری کسیکی ترک ہو قضا کرے حدیث مین آیا ہی کہ جسکے دو بیبیان ہون اور میل کرے ایک کی طرف دن قیامت کے ایک آنکہہ اوسکی پہوٹی جاویگی اور فرق نکرے پرانی اور نئی مین اور حصہ لونڈی کا بہ نسبت آزاد کے آدہا ہی یعنے اگر کسیکی لونڈی سے نکاح کرے تو بہ نسبت آزاد عورت کے آدہی باری اوسکی مقرر کرے مثلا دو روز آزاد پاس رہے تو ایکروز لونڈی پاس رہے اور سفر مین جسکو چاہے لیجاے اور اگر قرعہ ڈالے تو بہتر ہی کہ جسکا نام نکلے اوسکو لیجاوے اور اعتبار عدل کرنیکا بیچ نفقہ اور رات کے رہنے کے ہی نہ بیچ محبت اور جماع کے کہ یہہ اختیار سے خارج ہی لیکن چاہیئے کہ بقصد نکرے اور بہانہ نکرے اور حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ کہانا دینے اور رات کے رہنے کے سب بیبیون کے پاس برابری کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ بارخدایا یہہ میرے اختیار مین ہی اور کام دل کا میرے اختیار مین نہین اور حضرت

بابت نفقہ

یعنے جسکی بیبیان ہون اسکو برابری کرنا ہی

یعنے مثلا اگر کسیکی بی بی جوان ہے اور دوسری بوڑہی تو جوان کی طرف زیادہ میل کرنا منع ہی

کو آنحضرت بہت چاہتے تھے بہ نسبت اور بیبیوں کی لیکن ہرگز رات کے رہنے مین و نفقہ
دینے مین زیادتی نکرتے تھے اور ایک بیوی نے باری اپنی حضرت عائشہ رض کو
بخشدی تھی بسبب خوشی خاطر حضرت کے اور آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو ہر دن و رات بیچ گھر ہر ایک بیوی کے لوگ لیجاتے تھے یعنے بیماری
مین بھی آپ رعایت باری کی کرتے تھے ایک روز پوچھا کہ کل مین کسکے ہان
جاؤن گا ایک بیوی سمجھی کہ منظور حضرت کو حضرت عائشہ کی باری پوچھنا ہی
کہ کب ہوئیگی کہا بیبیون نے کہ یا رسول اللہ ہمنے اذن دیا آپکو کہ جب تک آپ بیمار
ہین بیچ حجرہ عائشہ کے رہیئے کہ اوٹھا کر لیجانے مین آپکو تکلیف ہوتی ہی
فرمایا کہ دل سے راضی ہو کہا اونہونے ہان یا رسول اللہ پس لیگئے حضرت کو
حضرت عائشہ کے حجرہ مین اور منقول ہی کتاب سراج الہدایۃ سے کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ زہرا کا ساتھ حضرت علی کے نکاح کیا
اور حضرت علی کے گھر بھیجنے لگے تو اوس رات حضرت فاطمہ کو گیارہ نصیحتین کین کہ سب امیت
بجالانا اونکا بہتر ہی کہ جب علی کے گھر جاؤ تو بوقت جانیکے پہلے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور دوسرے درمیان صحن گھر کے کسی لکڑی پر بیٹھنا اور کچھ ہان پہنی ہوئے بیٹھنے
کھیلین سر پر ڈالنا اور تیسرے علی کو کہنا کہ دونو پاؤن تیرے دھووین اور گھر کے چار
کونون مین ڈالین اور چوتھی ہمیشہ کپڑے نمازی دھوئے ہوئے پہنے رہنا پانچوین
دونو آنکھون مین سرمہ ہمیشہ لگایا کرنا اور چھٹے بغیر تیل کے سر اور بدن نہ ہونا اگرچہ
ایکدنمین دو بار زیادہ نہاوے اور جب علی تیری طرف دیکھے تو تو نگاہ نیچی کرلینا اور ساتوین
مانند بردہ زر خرید تابعدار رہنا اور آٹھوین ہمیشہ اپنے تئین عطر ملتی رہنا اور نوین وقت کلام کرنیکے ساتھ علی
کے مسکرا دیا کرنا اور دسوین سات دن تک کچھ کڑوی چیز اور سرکا و ترشی نکھانا گیارہوین کبھی بیمارت

Marfat.com

جو عورت کہ یہہ شرط بجا لاوے اپنے خاوند کے دلمین عزیز و محبوب ہووے اور جلد بہشت مین جاوے
اور ایک روز قطب العالم رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ جو کچھہ کہ اسباب دنیا سے حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کار خیر حضرت فاطمہ کے دیا کوئی مخلوق نہ دی سکیگا اول کملی تھی
کہ بیٹھنے کی جگہہ بچھاوین اور دوسرے چارپائی کہ اوسپر سووین اور تیسرے خادمہ کہ تا کار انکے گہر کا
کرے اور بیچ ملک آنحضرت کے سوا ان تینکے اوسدن کوئی چیز نہ تھی یہہ ہین آداب گذران
کے ساتھہ عورتونکے کہ لازم ہی رعایت انکی تا حاصل ہووے عیش اور پورا ہووے
اتباع سنت **فصل چوتھی بیچ آداب جماع کے اور لڑکا ہونے اور طلاق**
دینے کے آداب جماع کے یہہ ہین کہ اول باتین اور چھیڑ چھاڑ شروع کرے
کہ اسکو بہت دخل ہی الفت پیدا ہونی اور حاصل ہونے لذت مین حدیث
مین آیا ہی چاہیئے کہ نہ گر پڑے ایک تمہارا اپنی بیوی پر مانند حیوانات کے
ولیکن چاہیئے کہ اول ایلچی بھیجے لوگون نے عرض کیا کہ ایلچی کون ہی فرمایا بوسہ
لینا اور کلام کرنا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین چاہیئن کہ نہ کرے
ہوین مرد سے اول نام و نسب بغیر پوچھے جدا ہوئی اوس شخص سے کہ چاہتا ہی
دوستی اوسکی اور دوسرے یہہ کہ اگر کوئی اکرام کرے اوسکا تو قبول کرے اور
رد نکرے اوسکو یعنے مثلا اگر کوئی خوشبو یا تکیہ وغیرہ دیتا ہی تو رد نکرے اور
تیسرے یہہ کہ نہ پڑے اپنی بیوی پر پہلے الفت حاصل کرنیکے اور بات کرنیکے اور ننگی
ہو وین مرد و عورت کہ سنت اسیطرح ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب چاہی ایک تمہارا
جماع کرنا اپنی بیوی سے چاہیئی کہ ننگے نہو وین مانند گدہون کے اور دیکھنا بیوی کی
ستر مخصوص کا مکروہ ہی منقول ہی حضرت عایشہ سے کہ آنحضرت نے ہرگز ستر اونکا
نہین دیکہا اور نہ انہون نے ستر حضرت کا اور طبیعت بہی اسکو مکروہ رکہتی ہی

ولیکن دیکہنا سوای ستر مخصوص کے مکروہ نہین کہ باعث ہی شہوۃ کا اور منقول ہی بعضے صحابہ سے کہ مستحب ہی دیکہنا عورت کے بدنکو کہ یہہ باعث زیادتی لذت وشکر کا ہی اور چاہئی کہ شروع سا تہہ بسم اللہ کے کرے اور خدا کو یاد رکہے کہ وہ جگہہ غفلت کی ہی اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہلے صحبت سے اور کہی بسم اللہ العلی العظیم اللھم اجعل لنا ذریۃ طیبۃ یعنے شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بڑی عظمت والیکے یا اللہ دی تو ہمکو اولاد نیک اور قبلہ رو نہو وے بسبب تعظیم قبلہ کے اور مکروہ ہی جماع کرنا تین شب مین مہینی کی اول شب مین اور بیچ کی شب مین اور آخر شب مین کہتے ہین کہ اکثر ان راتون مین شیطان حاضر ہوا کرتے ہین اور منقول ہی کراہت اسکی امیر المومنین حضرت علی اور ابو ہریرہ سے اور عورت اور مرد بعد جماع کے اپنے ستر پاک کرنیکے لیئے کپڑا علیحدہ لیوین اور بعد جماع کرنیکے پیٹہہ سے پیٹہہ لگا کر نسووین بلکہ سینہ سے سینہ لگا کر سوین کہ یہہ کتاب طب ذخیرہ مین لکہا ہی اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساتہہ کپڑے اپنے ہاتہہ سے پاک کرے تو تواب اسکا بہت ہی اور سبب جماع کا صحت بدنکی ہے اور امید فرزندون خدا دوست اور صالح کی کہ ذخیرہ ہوین قیامت کے دن ماں باپونکے لیئے اور بعضے عالمون نے کہا ہی کہ مستحب ہے جماع کرنا دن جمعہ کے تا عمل ہو قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ف یعنے حدیث مین آیا ہی مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا یعنے جو کوئی دہلا وے کپڑے یا نہلا وے بیویکو یعنے جماع کر کر دن جمعہ کے اور آپ نہاوے اور اول وقت جاوے نماز جمعہ کے لیئے اور پاوے اول خطبہ اور پیادہ پا جاوے اور سوار نہو اور قریب ہو امام کے

اور سنے خطبہ اور لغو نکرے ہوگا اوسکے لیئے عوض ہر قدم کے ثواب عمل برس
دنکا کہ اس برس مین دنکو روزی رکہے اور رات کو شب بیداری کرے یہہ حدیث
مشکوۃ مین ہی پس لفظ غسّل کے علمانے کئی معنے لکہے ہین دہلاوے کپڑونکو یا
سرکو خطمی وغیرہ سے یا بیوی کو نہلاوے یعنے صحبت کرے کہ اوسپر بہی غسل
لازم ہو اسکی فضیلت اسلیئے ہی کہ خطرے بُرے دلمین سے ہٹین آتے نیس جنہونے
غسّل کے یہہ معنے لیئے ہین بحسب انکے قول کے حضرت شیخ فرماتی ہین کہ جماع کرنا
مستحب ہی دن جمعہ کے تاکہ عمل ہو قول آنحضرت پر غسّل و اغتسل واللہ اعلم بالصواب
اور یہی ایک غسل جمعہ کے لیئے بہی کافی ہی اور اگر متعدد کرے تو اولی ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ بعد غسل کے ڈالے پانی بہ نیت جمعہ کے اور چاہیئے کہ بعد چار روز کے
جماع کیا کرے اسلیئے کہ اگر چار بیبیان ہوئین تو تاخیر اس مدت تک کریگا اور حرام
ہی جماع کرنا حالت حیض مین اور بعد انقطاع حیض کے بہی پہلے غسل کے مگر یہہ کہ حیض
کو دس دن گذر چکے ہون ف اگر پاک ہووی عورت پورے دس دنمین تو حلال
ہوگی صحبت کرنی اوس سے پہلے نہانے کے بمجرد انقطاع خون کے اور اگر پاک ہو اپنی
عادت پر حالانکہ عادت کم ہی دس دن سے اور زیادہ ہی تین دن سے نہین حلال ہی
صحبت کرنی اوسے یہانتک کہ نہاوے یا گذر جاوے اوسپر اونی وقت نماز کامل کا یعنے دو
رکعت کے قدر کذا فی الملتقی الابحر ۱۲ اور جائز ہی باقی نفع اوٹہانا حیض مین مانند
ایک جگہہ کہانے اور سونے وغیر ذلک کے لیکن ناف کی نیچی سے زانو تک تہہ لگاوے
اور اگر چاہے کہ دوبارہ جماع کرے تو ستر دہو لیوے اور اگر بعد احتلام کے جماع کیا چاہے تو
اول استنجا کر لے اور دہولے ستر اور مکروہ ہی جماع کرنا اول شب مین با غیر طہارت کے نہ
سووے اور اگر غسل کی حاجت مین چاہے کہ سووے یا کہاوے تو وضو کر لے کہ سنت ہی اور چاہیئے کہ

نہانیکی حاجت مین خون نہ نکلواوے اور ناخون اور بال نہ کیوے کہ دن قیامت کے
یہہ چیزین اسکے آگے آوینگی یعنے واسطے شکایت کے اور عزل نہ کرے یعنے منی باہر نہ گراوے
آزاد عورت کے ستر سے مگر رضا اوسکے اور لونڈی سے جایز ہی عزل کرنا بغیر اوسکی رضا
کے بہی اور آداب اولاد ہونیکے یہہ ہین کہ بیٹا ہونیسے خوش ہووے اور بیٹی کے ہونیسے
غمگین ہووے معلوم نہین کہ بہلائی کسمین ہی اور بیٹیونکے رحم کرنے اور غمخواری کی
فضیلتین اور ثواب بیشمار ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسکے ہان بیٹی
ہووے اور پرورش کرے اوسکو اور اچھا ادب سکہاوے اور غمخواری کرتا رہے
اوسکی ہوگی وہ بمنزلہ لشکر داہین اور بایین کے کہ بچاویگی آگ دوزخ سے اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ کوئی نہین ہی کہ ہون اوسکی دو بیٹیان پہر نیکی کرے اونسے
مگر یہہ کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جسکے ہون
دو بیٹیان یا دو بہنیان پہر نیکی کرے اونسے اونکی زندگی تک سو ہونگا مین اور وہ
بہشت مین ایک جگہہ اور چاہیئے کہ کہانا دینے مین اور مانند اوسکے مین بیٹیون
کو بیٹون پر مقدم رکہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے
بازار مین اور خرید کرے کچہہ اور لاوے گہر مین پہر مخصوص کرے ساتہہ اوسکے بیٹیونکو
نہ بیٹونکو نظر رحمت کریگا اوسکی طرف اللہ تعالی اور جسکی طرف نظر رحمت اللہ تعالی
نے عذاب نہین کریگا اوسکو ہرگز اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خوش کرے
بیٹیونکو پس گویا کہ رویا خوف خدا سے اور جو کوئی کہ رویا خوف خدا سے حرام ہی اوسپر
آگ دوزخ کی اور چاہیئے کہ اذان کہی جاوے بچہ کے کانمین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اذان کہی ہی حضرت امام حسن رض کے کانمین جسوقت کہ پیدا
ہوئے یعنے داہین کانمین اذان کہے اور بایین مین تکبیر حدیث مین آیا ہی

Marfat.com

کہ اوسے ضرر نہین کرتی اوسکو ام الصبیان اور جب زبان کہلے فرزند کی اول لا الہ
الا اللہ سکہاوے تا اول بات اوسکی یہی ہو اور مستحب ہی ختنہ کرنا اور سر مونڈنا
ساتوین دن یا چودہوین دن یا اکیسوین دن **ف** اور نام رکہنا ہی ساتوین
دن مستحب ہی اور سر مونڈنے مین اولی اور اصل ساتوان دن ہی + اور فرزند کے
حقون مین سے یہہ ہی ہی کہ اوسکا نام اچہا رکہے اور حدیث مین آیا ہی کہ تمہارے
نامون مین سے بہت پیارے نام نزدیک اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین
اور حدیث مین آیا ہی کہ جائز ہی نام رکہنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر
نہ کنیت پر یعنے مثلا محمد نام رکہے نہ ابو القاسم آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے
زمانہ مین پکارا ایک شخص کو کہ محمد نام تہا اوسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ
ہوئے اوسکی طرف اوسنے کہا کہ کسی اور کو پکارتا ہون یا رسول اللہ پس منع
کیا آنحضرت نے رکہنے نام اور کنیت اپنی کیسے پہر بعضون نے کہا ہی کہ منع ہی
جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے یعنے ایک شخص کا نام محمد رکہے اور کنیت ابو القاسم
تو یہہ درست نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ حضرت کے زمانہ مین تہا اب جائز ہی
مطلق اور مختار یہی ہی اور آیا ہی کہ عیسے کا نام ابو عیسے رکہا پس فرمایا آنحضرت نے
کہ عیسے کے باپ نتہا پس مکروہ جانا اسکو اور اگر نام برا ہو تو مستحب ہی بدل ڈالنا اوسکا
ایک شخص کا عاصی نام تہا اوسکا عبد اللہ نام بدل ڈالا **ف** اس سے یہہ معلوم ہوا
کہ بعضے لوگ جو خطون مین عاصی یا آثم اپنی نام پر لکہتے ہین نہ چاہیئے لکہنا اسکا اسلیئے
کہ اظہار اپنے گناہ کا اچہا نہین دلیری ثابت ہوتی ہی گناہ کرنے پر اور اللہ تعالے کے آگے ازراہ
عاجزی کے اظہار اپنے گناہ کا کرنا اور بات ہی کہ وہ عاجزی اور التجا ہی اور اسیطرح سلار بخش
یا نبی بخش یا عبد النبی یا مانند انکے کسیکا نام ہو تو بدلکر اچہا نام رکہے + اور آیا ہی کہ

زینب کا پہلے برہ نام تہا یعنی نیکوکار کے حضرت نے بدل کر زینب نام رکہا اور
منع فرمایا ہی حضرت نے ان نامون کے رکہنے سے ہی برکت اور رحمت اور صلاح
اور نافع اور مانند انکے اس لیئے کہ اگر کوئی شخص پوچہے کہ یہان برکت ہی اور اسکے
جواب مین کہا جاوے کہ یہان برکت نہین ہی تو یہہ اچہا نہین اور حمل گر کر بچہ
پیدا ہوا ہو چاہیئے کہ نام رکہین اوسکا کہ روز قیامت کے وہ بہی اوٹہیگا ؛

ف یہہ حکم شاید اوس بچہ کا ہی کہ جسمین علامت حیات کی پائی جاے مانند
آواز کرنے یا ہاتہہ پانو ہلانے وغیر ذلک کے ؛ اور چاہیئے کہ لڑکے کے پیدا ہونے
مین دو بکریان اور لڑکی کے پیدا ہونے مین ایک بکری ذبح کرے اور اسکو عقیقہ
کہتے ہین اور عقیقہ کرنا سُنت ہی اور اگر ایک ہی بکری پر اکتفا کرے بیٹے کے ہونے مین
تو بہی جائز ہی اور ہڈی بکری کی عقیقہ مین توڑے نہین کہ سُنت یون ہی ہی اور یہہ ہی
سُنت ہی کہ بالونکی قدر سونا یا چاندی تصدق کرے اور عقیقہ امام ابو حنیفہ کے
مذہب مین سُنت نہین وہ کہتے ہین کہ پہلے سنت تہا بعد اسکے منسوخ ہوا اور آداب طلاق کے

آداب

یہہ ہین جان کہ طلاق مباح ہی لیکن مبغوض ترین مباحونکی ہی نزدیک خدا تعالی کے اور
چاہیئے کہ اسمین قصد عورت کی ایذا کا ہوئے بغیر سبب شرعی کے کہ ایذا مومن کی حرام ہی
پس چاہیئے کہ طلاق دینا وقت ضرورت کے ہو اور اسیلئے مکروہ ہی طلاق حیض مین کہ اوسمین
وہم جاتا ہی اسکا کہ بسبب کراہت طبیعت کے دی ہو اور اگر بری ہوئے بیوی خاوند کے
ماں باپ کے نزدیک از راہ شرع کے تو چاہیئے کہ طلاق دے اوسکو منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے کہ کہا میری ایک بیوی تہی مین چاہتا تہا اوسکو اور باپ میرے یعنے عمر رض مکروہ رکہتے تہے اوسکو اور
حکم طلاق کا کرتے تہے پس مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا فرمایا طلاق دیدے ای ابن عمر اور اس سے معلوم ہوا کہ
حق ماں باپ کا مقدم ہی اوپر مرضی خاطر عورت کے لیکن چاہیئے کہ غرض فاسد درمیان مین نہو یعنے بلا وجہ شرعی

بعض نرکہنے ہوون ماں باپ اور جائز ہی طلاق اوس عورت کی کہ خاوند کو رنج نرکہتی ہو اور اوس عورت کی کہ کج خلق ہو اور اوسکی کہ اوسکے دین مین فساد ہو اور اوسکی کہ ایذا دے خاوند کو اور چاہیئے کہ ایک طلاق دے کہ ایسی قدر کافی ہی اور رجوع کرنا ہی اوسکیطرف اسمین آسان ہی اور تین طلاقین دینی نہایت بری ہین اور برائی اوسکی اوسکی جزا سے ظاہر ہی یعنے پہر بغیر اور خاوند کے نکاح مین نہین آسکتی اور حکمت اسمین کہ جزا اوسکی اور نکاح کرنا ہی یہہ ہی کہ تا کوئی پہر ایسی حرکت نکرے اور چاہیئے کہ بیچ حالت نکاح اور طلاق کے بہید اور عیب عورت کا ظاہر نکرے کہ اسمین وعدہ عذاب کا ہی اور اگر بی انصافی خاوند کیطرف سے ہو تو جائز ہی عورت کو طلاق چاہے اور چاہیئے کہ بدل خلع زیادہ اوس چیز سے کہ مرد نے اوسکو دیا ہی نہو کہ یہہ تجارت ہی ستر پر ف خلع اوسکو کہتے ہین کہ عورت طلاق چاہے خاوند سے عوض مال کے اور اوس مال کو بدل خلع کہتے ہین پس اگر مرد زیادتی کرتا تہا اسلیئے خلع واقع ہوا تو مکروہ ہی مرد کو مال لینا یعنے اسصورت مین چاہیئے کہ کچہہ بہی نہ لے اور اگر عورت کی نافرمانی سے خلع ہوا تو مکروہ ہی زیادہ لینا اوس مال سے کہ مہر مین دیا ہی یہہ ملتقی الابحر مین لکہا ہی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیئے

فصل پانچوین بیچ حقوق خاوند کے بیوی پر جان کہ نکاح ہی قسم بندگی سے ہی اور مرد مالک عورت کا ہی پس لازم ہی عورت پر کہ بہر حال فرمانبرداری خاوند کی کرے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کرے غیر خدا کو تو حکم کرتا مین بیوی کو کہ سجدہ کرے مرد کو اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی بہشت مین آیا ہی کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور بیوی کو کوٹہی پر رکہہ گیا تہا اور کہہ گیا تہا کہ اوپر سے نیچے نہ اوترنا عورت کا باپ بیمار ہوا حضرت

الہی یا الف پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسنے عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ
اتنے مین یہ آئی تو آپ نے فرمایا کہ نہ اوتر کہ اطاعت خاوند کی لازم ہی پس مر گیا
عورت کا باپ اور دفن کیا گیا پس حضرت نے اوس عورت سے کہلا بھیجا
کہ بلا شبہ خدا تعالی نے بخشا تیرے باپ کو بوسطہ اطاعت کرنے تیرے کے خاوند کی
اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت کہ پانچ وقت کی نماز پڑہے اور روزہ
ماہ رمضان کا رکہے اور اپنے ستر کو محفوظ رکہے بدکاری سے اور اطاعت خاوند کی
کرے داخل ہوگی بہشت مین پس اطاعت خاوند کو جملہ بنای مسلمانی عورت کیسے گا
اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ دوزخ مین نظر کی مینے دیکہا کہ اکثر رہنے والے ہی
عورتین ہین پس کہا عورتون نے یہہ کیون ہی یا رسول اللہ فرمایا بسبب برا کہنے
کے خاوندونکو اور ناشکری کرنی نعمتون کی اور منقول ہی حضرت عایشہ رضی سے
کہ ایک عورت آنحضرت پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ مین عورت ہون جوان چاہتی ہون کہ خاوند
کرون پس کیا ہی حق خاوند کا بیوی پر فرمایا کہ حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہی کہ اگر عورت
اور مرد اونٹ کی پیٹہہ پر ہون اور مرد چاہے کہ مین اوس سے اپنا کام کرے تو انکار
نکرے عورت اور دوسرا حق مرد کا بیوی پر یہہ ہی کہ خاوند کے گہر سے کسیکو کچہہ دیوے نہین
مگر برضا اوسکے اور تیسرا حق یہہ ہی کہ روزہ نفل نرکہے مگر اوسکی رضا سے اور اگر رکہے کی بغیر
اوسکی مرضی کے تو قبول نہین ہوگا اور چوتھا حق یہہ ہی کہ باہر نہ نکلے مگر باذن خاوند کے اور
اگر نکلے گی بدون اذن کے تو لعنت کرینگے اوسپر فرشتے پہر نیکے وقت تک اور سوا انکے بہت
حدیثین آئی ہین خاوندونکے حقوق مین اور جو کہ ضروری حقوق خاوند سے دو حرف ہین ایک
یہہ کہ پردے مین پوشیدہ رہے اور پارسائی رکہے حدیث مین آیا ہی کہ نماز عورتکی صحن گہر مین
افضل ہے مسجد کی نماز سے اور نماز گہر کے کونہ مین بہتر ہی نماز صحن کیسے اور دوسرا حق یہہ ہی کہ طلب کرے سوای اوسکے

حاجت سی اور پرہیز کرے اوس کمائی خانہ کیسی کہ حرام کی ہو ایسی ہی ہمارے
اگلی زمانہ کی عورتون کی کہتے ہین کہ جب مرد گہر سی باہر آتا تو بیوی اور فرزند اوسکو
کہتی کہ دور رکہنا اپنی تئین کسب حرام سی کہ جو کچہ ہم پہنچی کا حلال سی ہم اوس پر
صبر و قناعت کرینگی اور صبر نہین رکہتی ہم آگ دوزخ پر اور چاہئی کہ مان باپ
عورت کی پہلی نکاح کی اوسکو آداب خانہ داری اور خوش گذرانی سکے سکہاوین کہ یہہ بہی
ایک حق ہی بیٹی کا مان باپ پر آیا ہی کہ ایک عورت نصیحت کرتی تہی اپنی بیٹی کو
وقت نکاح کی کہ ای بیٹی میری تو باہر جاتی ہی اپنی قدیمی گہر سی اور داخل ہوتی ہی
مرد بیگانہ پر اور جاتی ہی طرف ایسی مصاحب کے کہ ہرگز نہین دیکہا ہی تونی اوسکو
لازم کرنا اپنی پر اطاعت اوسکی اور رضا اوسکی اور رہنا تو اوسکی پاس مانند فرش
بچہی ہوئی کی یعنی عاجز و متواضع تا ہووی وہ غلام تیرا بہت نزدیک ہونا تو اوسکی
تا بعید ہووی وہ تجہسی یعنی بہت میٹہی رہنی سے نظر مین سبک ہو جاتی ہی اور بہت
دور بہی نہ رہنا اوس سے تا فراموش نکری تجکو اگر نزدیکی تیری چاہی نزدیک ہونا
اور اگر دوری چاہے دور رہنا ایسی بات نہ کہنا کہ اوسکی کانمین بری معلوم ہو
اور ایسی چیز نکرنا کہ اوسکی آنکہہ مین بری دکہائی دی اور جو کچہہ کہ چاہی وہ کرنا اور
جیسا کہ چاہی ویسی ہی رہنا اگر یہہ کیا تونی چہٹکارا پایا تونے وگرنہ ہلاک و خراب ہوگی
اور یہہ نصیحت جامع ہی سب آداب کے تئین اصلاح درازگی کی ہہین باب تیسرا
بیچ آداب یارانہ وغیرہ کی اور اس باب مین چار فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان محبت
اور بغض للہ کی جان کہ الفت ثمرہ حسن خلق کا ہی اور نیک خلقی بہترین اعمال ہی
ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ
کیا چیز ہی بہتر اون چیزون مین سی کہ اللہ تعالی نے آدمی کو دیا فرمایا

ف نصیحت بیٹی کی

نیک خلقی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے صورت نیک اور سیرت نیک
دی ہی نہین کہاویگی اوسکو آگ دوزخکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہت بہاری
عمل میزان اعمال مین نیک خلقی ہوگی ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوہریرہ کو
فرمایا کہ لازم پکڑا ہی اوپر نیک خلقی کہا ابوہریرہ نی کیا چیز ہی نیک خلقی یا رسول اللہ
فرمایا کہ جو کوئی انقطاع کری تجسی تو ملاپ کری اوس سے اور جو کوئی ظلم کری تجپر
عفو کری تو اوس سے اور جو کوئی محروم کری تجکو دیوی تو اوسکو اور جب نیک خلقی
بہترین اعمال ہوئی تو ثمرہ اوسکا کہ محبت و الفت ہی وہ بہی بہتر ہوئی سب
چیزون سی خصوصا وہ محبت و الفت کہ بسبب دین و تقوی کی ہووی اور بیچ
فضیلت حب للہ کے حدیثین بہت آئی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
ہی کہ اللہ تعالی نی جس سے بہلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اوسکو دوست ایسا کہ اگر
فراموش کرتا ہی یہہ خدا کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی خدا کو تو مدد
کرتا ہی اوسکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسیسی
للہ اوسکی تئین بہشت مین ایسا درجہ ملتا ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پا نہین سکتا ہ
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ روز قیامت کی گرد عرش کے کرسیان رکہین ہونگی
اور اوپر کتنی ایک لوگ بیٹہی ہونگی کہ موہنہ اونکی مانند چودہوین رات کی چاندکی
ہونگی اور لباس اونکی نورانی ہونگی اور اور سب لوگ خوف و ہراس مین ہونگی اور اونکو
کسی چیز کا ڈر نہین ہوگا اور یہہ وہ لوگ ہونگی کہ جنکی حقمین فرمایا ہی اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کی نہین ڈر ہوگا اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی
صحابہ نی پوچہا کہ کون لوگ ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکہتی ہین آپسمین اللہ
کی لیئی واسطی ملتی ہین آپسمین اللہ ہی لیئی اور آپسمین ملاقات کرتی ہین اللہ کی لیئی اور یہہ بہی

فرمایا ہی کہ سات طرح کے لوگ ہین کہ روز قیامت کے اونکو حق تعالی اپنے سایہ
مین رکہیگا اور اوس روز نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک امام عادل ہی دوسرا
جوان صالح کہ ساتہہ صلاحیت کے نشو و نما پایا ہو اور تیسرا وہ کہ دل اوسکا مسجد ہی
مین لگا رہتا ہی اور چوتہی وہ کہ اللہ ہی کے لیئے دوستی رکہتا ہو اور پانچوین وہ کہ
رویا ہو یاد خدا پر اور چہٹے وہ کہ بلایا اوسکے تئین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ اپنے
اور پارسائی کی اور ساتوان وہ شخص کہ تصدق کرتا ہی ایسا پوشیدہ کہ داہنے ہاتہہ سے
دیتا ہی تو بائین ہاتہہ کو خبر نہین ہوتی صدقت یا رسول اللہ اور منقول ہی کہ حقتعالے
نے وحی بہیجی ایک پیغمبر کو کہ زہد تیرا دنیا مین واسطے راحت تیریکے ہی اور انقطاع تیرا سب سے
اور رجوع کرنا میری طرف واسطے عزت تیریکے ہی ولیکن خاص میرے لیئے یہہ ہی کہ دشمن رکہے
تو میرے دشمنونکو اور دوست رکہے میرے دوستونکو یعنے یہہ بات خاص اللہ ہی کی
محبت مین حاصل ہوتی ہی اسمین اپنے حظ نفس کو دخل نہین ہوتا اور حدیث مین آیا ہی کہ
دعا کی حضرت نے خداوندا مت رکہہ فاسق کا مجہپر احسان اور نہ محبت دے مجکو اوسکی
اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ اگر تو عبادت
کرے مجکو برابر عبادت آسمان و زمین والونکے اور حب للہ اور بغض للہ نرکہے تو وہ عبادت
کچہہ کام نہین آنیکی ہ ف یعنے اللہ کی خوشی کے لیئے اچہے لوگونسے محبت رکہے اور
برونسے بغض و دشمنی پس جب یہہ بات جسمین ہوگی اوس سے سب کچہہ ہو سکیگا اسلیئے اوسکو
ایسا فرمایا کیونکہ اچہے کی محبت ہوگی تو اونکی پیروی کریگا اور برونسے بغض ہوگا تو بری
باتونسے ہی بچیگا اور اچہا وہی کریگا اور یہی ہوگا خصلت بہت خوب سے ف لہ حدیث مین
آیا ہی کہ حقتعالے نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہی کہ آدہا آگ کا ہی اور آدہا برف کا
دعا اوسکی یہہ ہی کہ یا الٰہی جیسا کہ پیوند دیا تو نے اپنی قدرت

Marfat.com

سے درمیان آگ وبرف کے ایسیہی پیوند دیا ساتھہ رحمت اپنی کے اپنے
بندون صالحین کے دلونمین اور حدیث مین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت حب للہ
کی بہت آئی ہی اور حب للہ یہہ ہی کہ محبت تیری کسیسے بسبب دین اور تقوی کے ہو
اور بسبب اسکے کہ وہ مدد کریگا دین کی بات مین اور محبت تیری اوسنے وسیلہ آخرة
کا ہونہ منحصر دنیا ہی مین پس اگر محبت شاگرد کی اوستاد سے اس سبب سے ہی کہ
اوسکے علم سے حاصل کرونگا فائدہ دنیا کا تو حب للہ نہین ہی اور محبت تیری
اپنے احسان کرنیوالے سے کہ حاجت ضروری اوسنے نکلتی ہی اور مددگار
عبادت پر اور فراغ دلی پر ہی محبت للہ ہوگی بلکہ محبت تیری اوس سے ہو ہی کہ
ہونا اوسکا سبب فراغ خاطر اور محافظت اور حضور عبادت کا ہی [illegible]
سکے ہی اور یہہ ایک مرتبہ اور حب للہ کا یہہ ہی کہ منظور اوسمین سوا نہین ہی [illegible] دنیا اور [illegible]
آخرت اور یہہ اعلی مرتبہ ہی کہ ممکن نہین ہی دعوی اوسکا ہر کسیکو [illegible]
یہہ ہی کہ دشمنی تیری کسیسے ہو بسبب گناہ اور مخالفت کرنے اوسکے امر حق مین
اور بتفاوت مراتب گناہ کے یعنے بغض کافر و مشرک سے اشد ہو اور اسیطرح بدعتی
سے کہ جو لوگونکو بدعت کیطرف بلاتا ہی اور باعث ہوتا ہی پس چاہیئے کہ اوس کو
سلام نکرے اور اوسکی تعظیم نکرے اور جواب سلام کا ندے اور منکر و مخالف اسکا
ہووے اور اوسنے نرمی اور سستی نکرے اور طریقہ زجر و توبیخ کا نچھوڑے لیکن [illegible]
اور وہ بدعتی کہ سبب لوگونکی گمراہی کا نہین ہی پس طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ ساتھہ
اسکے اوس سے پیش آوے تو شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور ترک ملاقات نکرے اوس سے اور
اوس گنہگار کا کہ تارک واجب کا ہی یا مرتکب افعال حرام کا اوسکو اگر عین گناہ کے وقت مین دیکھے تو
منع کرے کہ منع کرنا بری چیز سے واجب ہی بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور اگر گناہ کر چکا ہی [illegible]

Marfat.com

لئی صورتین مین کہ اگر عادت نہین پکڑی ہی گناہ کی اور نہ کر ڈالی تو غیر اچھا ہوا
اور اگر عادت پکڑی اور اصرار کیا گناہ پر تو نصیحت کری اگر جانی کہ نفع کریگی
اوسکو نصیحت اور اگر جانی کہ نصیحت نہین نفع کرینگی اور زجر و شدت نفع کریگی تو
یہی کرے والا اعراض کری اور جو چیز کہ باعث اور مدد کرنیوالی ہی اوسکی گناہ مین وہ
نہ دی یعنی مثلا فرش وغیرہ ناچکی محفل اور تعزیہ داری وغیرہ کی لیئی دینا مدد و باعث
ہی اوسکی گناہ کا نہ دینا چاہیئی اور جو کچھہ کہ مدد کرنیوالا نہین ہی گناہ مین یعنی مثلا کپڑہ
وغیرہ دیدینا یا روٹی کھلا دینی اگر بسبب اسلام اوسکی دیوے تو مضایقہ نہین اور
اگر خیانت اوسکی خاص تیری حق مین ہو تو اولی یہہ ہی کہ عفو کری تو کہ یہہ مرتبہ
صدیقونکا ہی اور یہہ بیچ ابتداء یارانہ اور بہائی چارگی ہے اور اگر حق یارانہ پہلی کا
ہوا اور بعد اوسکی گناہ کرے تو اوسمین دو طریق ہین مذہب بعضونکا عفو اور پردہ پوشی
ہی اور طریق بعضونکا انقطاع اور ترک ملاقات ہی او مدار اسکا نیتون پر ہی
یعنی فریق اول کی نیت یہہ ہوتی ہی کہ نرمی رہینگی تو اوسکو سمجھا دینگی اور فریق
ثانی کی نیت مین یہہ ہی کہ وہ لایق ملاقات کی نہ تہا کہ مخالف محبوب کا مخالف اپنا
ہی امام احمد حنبل نے ترک کیا یارانہ یحیی بن معین کا اتنی ہی بات پر کہ انہون نے
کہ مین سوال نہین کرتا ہون کسی سے لیکن اگر بادشاہ بطریق تحفہ کے کچھہ بہیجی تو قبول
کرونگا مین اور ایسی ہی ترک کیا یارانہ حارث محاسبی کا بسبب تصنیف کرنی اونکی
رد معتزلہ کو اور کہا کہ کیا نہین ہے کہ تو اول اونکی شبہہ لکہتا ہی بعد اوسکی اونکو رد کرتا
ہی اور ایسی ہی ایک طبیب نے یاری ترک ملاقات کی بسبب تبدیل کرنی اونکی اس آیۃ مین اِنَّ
اللہ خَلَقَ آدَمَ عَلیٰ صُورَتِہٖ ف لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا
آدم کو اپنی صورت پر اور مراد صورت سی یہان صفت ہی یعنی اپنی صفت پر پیدا کیا

Marfat.com

پس امام احمد کو تاویل اوسکی ناگوار گذری وہ کہتی تہی کہ معنی آسکی لفظی کہو اور حوالہ جانب
مراد کا اللہ تعالی پر کرو اور یہہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہے نیت اسمین بعضون کو
مقصود شدت اور انکار سی یہہ ہوتا ہی کہ سبب گمراہی عوام کا ہو اور بعضونکو بسبب
نہایت دوستی کی کہنی والی سے شدت و انکار ہوتا ہی اور بعضونکو خوف ہوتا ہی
اسکا کہ مبادا ضرر کری صحبت اوسکی اور بعضونکی نظر پڑتی ہی اوپر خلق کی اور عاجز
ہونی اونکیکی بیچ دست قدرت خدائی کی اور دبدبہ جباری اللہ تعالی کے اس سبب سے
وہ غصہ ہوتی ہین کہ یہہ عاجز ہوکر ایسی مالک جبار کی نافرمانی کرتے ہین اور یہہ نظر مذکور
کبہی بسبب تساہل اور مداہنت کی بہی ہوتی ہی کہ بعضی لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ یہہ بیچارے
عاجز ہین اور اللہ مالک رحیم وہ انپر رحم ہی کریگا یہہ سمجہکر وہ سستی کرتے ہین بری
بات کی منع کرنیمین پس یہہ اچہا نہین لیکن یہہ ایک امر ہی کہ اوسمین تحقیق و ثابت
کرنا شرط ہی اور تکلیف تقلید اسمین خارج ہی دایرہ شرع سی یعنی فقط دکہا دیکہی
کسی کی کہ وہ لوگون پر بری بات سی غصہ کرتا ہی مین بہی کرون یہہ نہ چاہیئی بلکہ ثابت
کری اس بات کو اور نیت خالص اسمین رکہی بی تکلف و بی تقلید اور کسوٹی اسکی یہہ
ہی کہ اگر کوئی شخص قصور کرے بیچ حق خاص اپنکی اوسکو معذور رکہی اور بدلہ لینا نچاہی
وہ مقبول ہی نہ وہ کہ بیچ محافظت حقوق اپنی کی کوئی دقیقہ نچہوڑتی اور بیچ حقوق
شرع کی اور حق غیر کی حقیقت کو ساتہہ تقلید کی بہانہ لاوی یعنی حقوق شرع یا اورونکے
حق تلف کرتا ہی شرارت سی اور بہانہ تقلید کا کرتا ہی کہ مینی فلانیکی دیکہا دیکہی کیا ہی
قسم ہی کہ یہہ فریب شیطانی ہی اور اکثر باعث کا اوپر مداہنت اور تساہل کے بیچ امر
معروف و نہی منکر کے ہی رعایت لوگونکی اور نہ ہونی وحشت اونکی کی ہی یہہ بہی فریب شیطانی
ہی اگر قاعدہ نہو اوپر تغیر او تعزیر کی تو طریقہ عرض اور انکار کا یعنی بری جانی کا چہوڑی اور جانی کہ جو کچہہ کہا

گیا بطریق اجمال کے ظاہر ہوا اوس سے یہہ کہ اوسکے درجہ اظہار بغض بھی بیان ہوئے اور
اور قطع کرنا زمی اور مدد کا ہی لیکن جاننا چاہیئے کہ یہہ سب امر تہہین ہی کہ درجہ
ظاہر عمل کے داخل ہو تحت تکلیف کے اور حکم کیا جاوے سا تہہ وجوب پہنچے اوسکے سب
لوگون پر مثل اور واجبات کی اسلیئے کہ شراب خوار اور مرتکب بیکاری کے بیچ زمانے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے بہی تہے لیکن اونکو بالکل چہوڑ دیتے تہے بلکہ
حال اونکا متفاوت تہا کہ بعضون پر تشدد کرتے تہے اور بعضو نسے اظہار بغض وعداوت
اور بعضو نسے اصلا تعرض بہی نکرتے تہے اور بعضون پر رحمت و شفقت سے نظر کرتے تہے
اور دوری نہین کرتے تہے اُنسے بس یہہ دقیقے دین کے ہین کہ مختلف ہین اوسمین احوال
سالکان طریقت کے اور عمل ہر ایک کا اوسمین موافق حال اور وقت اوسکے کے ہی
یعنے جن پر قدرت رکہتے اونپر تشدد کرتے اور اگر قدرت نرکہتے اونسے بغض وعداوت ظاہر
کرتے اور جنسے خوف وضرر ہوتا اونکیطرف دہیان بہی نکرتے اور جو کہ غریب ہوتے اور توقع
اونکے اسلام کی ہوتی اونپر رحم و شفقت کرتے اور نہایت کار اوسمین کراہیت اور
استحباب ہی مانند تمام فضایل اعمال کے نہ حرمت و وجوب یعنے ترک کرنا اونسے بغض و
غیرہ کا کہنا مکروہ ہی نہ حرام اور کہنا بغض وغیرہ کا اونسے مستحب ہی نہ واجب اور
بیچ حق ایسے امور کے واقع ہی اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنے ثمرہ اور جزاء اعمال موقوف
نیت پر ہی اسلیئے کہ کبھی ہوتا ہی کہ بیچ نظر رحمت کرنیکے اور نرمی کرنیکے طریقہ
تواضع اور خلق کا رعایت کیا جاتا ہی اور بیچ تنبیہ اور اعراض کرنیکے ستیوہ تکبر و
سختی کا لحاظ کیا جاتا ہی اور حاکم و مفتی ان امور مین دل ہی پس طالب صادق کو
چاہیئے کہ ہر چیز مین کرموافق صیعت اور خواہش نفسانیکے ہو جاوے اوسکی کرے اسلیئے کہ جسکی
بیچ اعراض اور انکے مقصود سختی اور عجب اور اظہار صلاح کا ہو اوسیہی مقصود ہی نرمی اور رحم مین بہی رغبت

اوسکا اجر بھی ہو و اسطے پہنچنے کے ایک غرض کو غرضون دنیا سے کہ مال ہی اور
جاہ اور شہرت ساتھہ جلد فتوح اور منع کے اور قصد اچھی جا لوگونکا اور تعریف کرنے
اونکا اور مانند اسکے کہ مخفی نہین ہی یہہ اوس کسی پر کہ تلاش کرنیوالا احوال کی
اپنے کا ہو اور حکایتین مشایخ کی بیچ زجر اور اعراض اپنے مریدی اور معتقدو کے بہت
ہین اور اختلاف اعمال انکا بسبب اختلاف احوال کے ہی یعنی کوئی زجر کرتا تھا
اور کوئی نکرتا تھا پس یہہ بسبب اختلاف حالتون کے تھا جیسا کہ بیان مفصل اسکا
اوپر ہو چکا ہی فصل دوسری بیچ بیان اون صفتونکی کہ شرط ہین
بیچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یون ہی کہ کرنا یارانہ کا واسطے
کسی غرض اور فایدہ کے ہوتا ہی اگرچہ یہہ بھی متصور ہی کہ بسبب نری تعلق
اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہو اور چونکہ اس قسم مین اختیار کو دخل نہین
ہی جگہ ثواب یا سبب عذاب کی نہین ہونیگی پس اکثر یہہ ہی کہ یارانہ واسطے فایدہ کے
ہو اور فایدہ منحصر ہی بیچ دینی اور دنیاوی کے مراد دنیاوی سے یہہ ہی کہ موقوف
ہو اوپر زندگانی دنیا کے اور مدد ہو اوپر حاصل ہونے فایدہ آخرت کے مانند جمع کرنے
مال کے اور حاصل کرنے جاہ کے یا نری تہمت حاصل کرنیکے ساتھہ دیکھنے کے اور ہمسائگی کے
اور مانند اسکے حال عقل کے یہہ ہی کہ غرض اوسکے یارانہ سے یہہ نہو پس چاہیئے کہ غرض
یارانہ سے محض حاصل کرنا فایدہ دین کا ہو مانند حاصل کرنے علم و عمل کے اور مانند
حاصل کرنے اسقدر مال کے کہ کفایت کرے واسطے معیشت کے اور حاصل
ہوویے بسبب اوسکے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش دل اور مانند مدد چاہنے کے
بیچ احوال اور مصیبتونکے کہ باعث فتور اوقات اور قصور عبادتونکے ہین اور مانند خلاص
ہونیکے کثرت اشغال سے اور قید جاہ کے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور ہو مانند برکت حاصل کرنیکے ساتھہ

Marfat.com

تری دو عالی ہا کے سبب حصول اتفاق اور بہت عالم کے ہی اور فرمایا خدا تعالیٰ نے
قیامت مین منقول ہی یعنی اگلون بزرگون سی کہ بہت پیدا کرو تم بہائی مسلمان
جہانتک کہ ہوسکی بہتی اپنی کہ ہر مومن کو اپنی بہائی سی امید شفاعت ہی کہ جب
بخشا جاویگا بہہ شفاعت کریگا اپنی بہائی مسلمان کی امیرالمومنین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نی فرمایا کہ لازم پکڑو تم اپنی پر بہائی مقرر کرنا کہ بہائی کام آتی ہین دنیا
اور آخرت مین کیا نہین جانتا ہی تو حال اہل دوزخ کا کہ کہینگی فما لنا من شافعین
ولا صدیق حمیم یعنی نہین ہی ہمارے لیئی کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ یار غمخوار اور جب
معلوم ہوا کہ فائدی یارانہ کی یہہ ہین تو ضرور ہوا کہ لایق یارانہ کی وہ ہوگا کہ صحبت
اوسکی سبب حاصل ہونی ان فائدونکی ہو اور پہچاننا اسکا وقت تجربہ کی اور دیکہنی
حال کے ظاہر ہوتا ہی لیکن کلام مجمل بیچ شرایط یارانہ کی یہہ ہی کہ یار عاقل ہو
کہ احمق کی صحبت مین بہلائی نہین ہوتی اور آخر کو نوبت انقطاع اور بدنامی
کی پہنچتی ہی اور نفع اوسکا ضرر ہے اور دوستی اوسکی دشمنی ہے اور اسی سبب سے
کہا ہی بزرگون نی کہ دشمن دانا بہتر ہی دوست نادان سی بیت دشمن دانا کہ
پی جان بود + بہتر از آن دوست کہ نادان بود + سفیان ثوری رحمۃ اللہ
نی کہا ہی کہ نظر کرنی احمق کی منہہ پر گناہ ہی کہ لکہا جاتا ہی نامۂ اعمال مین اور
بعضون نی کہا ہی کہ انقطاع کرنا احمق سے وصل کرنا ہی ساتہہ خدا کی اور مراد
عاقل سے وہ ہی کہ سمجہی اشیا کو موافق اونکی مقصود کی بلکہ مقصود اسی کیا ہی اور
اوسی کلام سے اور معلوم کری حقیقتین معاملات کی اور وظیفہ گنا جوگی اور مراد
ساتہہ عقل کے جہالت نہین کہ تعریف کی ہی ہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی
مخلوق عقل سے زیادہ شریف نہین ہی خدا کے نزدیک + ایک ...

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کے تعریف کی لوگون نے اور مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین فرمایا کہ عقل اوسکی کیسی ہے عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ ہم تعریف کرتی ہین اوسکی کوشش کرنے کی عبادت مین اور بہلائیو نمین اور آپ اوسکی عقل کا حال پوچہتی ہین فرمایا کہ احمق بسبب حماقت اپنی کی کرتاہی وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا ہے گناہ فاسق سے اور تفاوت درجون عبادت کی قیامت کو موافق درجون عقلون کی ہونگے + منقول ہی حضرت امیر المومنین عمر رض سی کہ فرمایا مرد کے تئین کوئی چیز بہتر عقل سے نہین ہی کہ بتاتی ہی آدمی کو راہ سیدہی اور باز رکہتی ہے اوسکو تمام گمراہیون سی بلاشبہ کامل نہین ہوتا ہی ایمان آدمی کا اور مستقیم نہین ہوتا ہی دین اوسکا مگر ساتہہ کمال عقل کے منقول ہی ام المومنین حضرت عایشہ رض سی کہ پوچہا انہون نے آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کس چیز سی فضیلت ہوتی ہی مرد کے تئین دنیا مین فرمایا کہ ساتہہ عقل کے پہر پوچہا عائیشہ رض نی کہ آخرت مین کس چیز سے فضیلت ہوتی ہی فرمایا عقل سے کہا عائیشہ نے کیا نہین ہے فضیلت ساتہہ اعمال کے فرمایا ای عایشہ کوئی عمل نہین ہوتا ہی مگر بقدر عقل کے کہ جو عقل بہت رکہتا ہی عمل بہی بہت کرتا ہی اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے عقل کی فضیلت مین بیشمار آئی ہین اور جملہ شرایط یارانہ سی یہہ بہی ہے کہ یار خوش خلق ہو کہ اکثر عاقل ہوتی ہین کہ اپنی عقل سے ماہیت امور کی معلوم کرتی ہین لیکن بسبب غضب اور شہوت اور بخل و ر مانند انکے متابعت خواہش نفسانی کی کرتی ہین اور خلاف معلوم اپنی کے عمل مین لاتی ہین پس شرط حسن خلق تمام کرنیوالی شرط عقل کی ہی اور دونو شرطین حقیقت مین ایک ہین اور مقصود یہہ ہی کہ عاقل ہو اور عمل کرنیوالا

مقتضای عقل پر اور اگر اکتفا اوسی شرط پہلی پر کرے تو بہی روا ہی اور بعض شرایط یارانہ سے یہہ ہی کہ نہو یار فاسق کہ مصر ہو فسق و فجور پر اور فسق عادت اوسکی ہو اور صحبت فاسق سے توقع نفع کی ترک کرنی چاہیئے کیونکہ جو کوئی خدا تعالی کے حقوق فوت ہونے سے نہین ڈرتا تیرے حق سے کیا غم رکہیگا اور فسق منافی کمال عقل کے ہی اور بعضے فاسق سے اگرچہ کبہی نفع سرزد ہوتا ہی جیسے کہ سخاوت شراب خوار سے ولیکن ہونا ضرر کا اوس سے زیادہ ہی بہ نسبت نفع کے اور ثابت نہین رہتا ہی نفع اوسکا اور کبہی ہوتا ہی کہ زر دیتا ہی اور کبہی سر کاٹتا ہی اور جملہ شرایط یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ یار بدعتی نہو کہ اوسکی صحبت مین خوف سرایت کرنے بدعت کا اور تجاوز کرنے برائی اوسکا ہی نعوذ باللہ من ذلک راہ حق یہہ ہی کہ بدعتی سے انقطاع کرے اور اوس سے یارانہ نکرے اور نہ مباحثہ کرے اگر جانے کہ نفع نہین کرنیکا مباحثہ اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جملہ شرایط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار حریص دنیا کا نہو ورنہ تو بہی حریص ہو جاوے کہ حریص دنیا دیوانہ ہی حقیقت مین اور عاقل ہی ظاہر مین اور یہہ درد ہی پیدا کیا ہوا اوسکی حسن صورت مین کہ عالم گرفتار ہون اسمین لیکن علماء حقیقی کہ چلنے والے مین راہ آخرت کے اور مقصود اونکو علم سے عمل ہی وہ البتہ پاک ہوتے ہین اس بلا سے اور دوا نفع دینے والی اس بیماری حرص کی مجالست ہی ایسے لوگ ہین لائق صحبت کے اگر خدا تعالی نصیب کرے ورنہ مطالعہ کرنا اونکی کتابون ہی کا خوب ہی کہ البتہ اوسکو بیخ توڑنے شورش نفس کے تاثیر ہی بحقیقی اور اولی بہتر اسمین یہہ ہی کہ خلاصی ہوتی ہی جہل مرکب سے اور اس زمانہ مین جو غلبہ کیا ہی صادقین کی اون بزرگونکی کتابون سے ہوتا ہی ہمنشینی مخلوق زیادہ ہے سے بہتر ہی اور حاصل یہہ کہ صحبت بد اخلاق لوگون سے احتراز کرے کہ سلامتی اسمین ہی ...

تضییع اوقات نکرے کہ عمر نفیس ہے اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کے ہی
اور آخرت بین غرہ اوسکا سوا ندامت کے نہین ہی سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہی پرہیز کر تین شخصونکی صحبت سے ظالمان غافل اور عالمان سعی اور
صوفیان جاہل سے **فصل تیسری بیچ حقوق بہائی چارہ کے** اور یاران
کے جان کہ بہائی چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہوا ہی اتفاق سے مانند
عقد نکاح کے پس ضرور ہی اوسمین رعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے
اور جملہ حقوق بہائی چارہ سے یہہ ہی کہ اوسکے لیئے تیرے مال مین کچہہ حصہ
ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال دو بہائیونکا مانند
حال دو ہاتہونکے ہی کہ دہوتا ہی ایکدوسرےکو غرض یہہ ہی کہ ہر ایک مددگار دوسرے
ہو اور آپسمین شریک منافع مین اور نفع پہنچانا ساتہہ مال کے تین مرتبہ پر ہی
ایک یہہ کہ جسکو دیتا ہی وہ بمنزلہ خادم اور غلام تیرے کے ہووے کہ جو کچہہ زیادہ تیری حاجت سے
ہو اوسکو دیکر مدد کرے اور یہہ کمترین مرتبہ کا ہی اگر یہہ بہی نہو تو بہائی چارہ ہی نہین
اور چاہیئے کہ اس مرتبہ مین انتظار سوال کا نکرے کہ یہہ نہایت تقصیر ہی حاصل یہہ کہ جو کچہہ
اپنی حاجت سے زاید ہو بہائی مسلمان کو دیکر مدد اوسکی کرے اور انتظار اوسکے
مانگنے کا نکرے اور مرتبہ دوسرا یہہ ہی کہ اوسکو شریک اپنا کرے تو اور مانند اپنے جان
اور مال کو آدہون آدہ بانٹ دیوے آپسمین اور یہہ مرتبہ اوسط درجہ کا ہی اور
اعلی مرتبہ یہہ ہی کہ شیوہ ایثار کا اختیار کرے تو یعنے اوسکی حاجت کو مقدم
رکہہ اپنی حاجت پر اور یہہ رتبہ صدیقونکا ہی جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے واسطے درست کرنے سامان لشکر جہاد کے صحابہ دولتمند سے مال طلب کیا تو
بعضے صحابہ آدہا مال لے آئے اور آدہا آدہا اپنے گہر والونکے لیئے چہوڑ آئے اور امیر المومنین

Marfat.com

حضرت ابو بکر صدیق اکبر سارا مال لے آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
چھوڑ آیا تو ای صدیق اپنی اہل وعیال کے لئے عرض کیا مصطفیٰ کو [illegible]
یکفی یعنی اللہ اور رسول اوسکا بس ہے پس حضرت نے اون صحابہ کو فرمایا کہ فرق تم
اور ابو بکر مین ایسا ہی ہے کہ جیسا اسکی فعل مین اور تمہاری فعل مین اور اسی فرق
مین داخل ہی ایثار ساتھ نفس کے یعنی اوروں کی جانکو عزیز رکھی اپنی جان سی چنانچہ
منقول ہی کہ ایک خلیفہ نے واسطے قتل کرنے ایک جماعت صوفیہ کے حکم کیا اور
اونمین شیخ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جلاد نے چاہا کہ تلوار چلاوے
شیخ ابو الحسن آگے آئی اور کہا کہ اول مجکو مار کہ مین دوست رکھتا ہوں کہ ایثار کروں
یعنی تھوڑی دن اپنی بھائیونکو ساتھ زندہ رہنے کے جب یہ خبر خلیفہ کو پہنچی
تو سبھوں کو چھوڑ دیا اور لکھا ہی اگلی بزرگوں نے کہ جب کوئی یار کہی کہ اپنی
مال مین سی کچھ مجکو دے اور وہ مال والا پوچھی کہ کتنا مال چاہتا ہی تو وہ لائق
دوستی کی نہین یعنی چاہیئی تھا کہ سب مال آگی لے آتا اور آیا ہی کہ ایک اگلے بزرگوں
مین سی ایک یار کی پاس آیا اور کہا کہ چار ہزار درہم کی احتیاج رکھتا ہوں مجکو دیتو اوسنے
کہا کہ اسمین سے آدہی لیجا وہ پھرا اور کہا کہ دنیا کو اختیار کیا تو نے خدا پر تو لائق دوستی
کی نہین اور آیا ہی کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہ ولی اللہ تھی اوپر ایک مکان
بھائی مسلمان کے آئی اوسکو نپایا پس صندوق اوسکا طلب کیا اور جو کچھ حاجت
رکھتی تھی نکالا جب وہ شخص آیا تو ایک خادم نے اوسکے اس واقعہ کی خبر دی
اوسنی کہا اگر سچ کہتا ہی تو تو میری تئین واسطے خدا تعالیٰ کے آزاد کیا یعنی کہ
مجکو ساتھ ایسی خبر خوشی کے شاد کیا تو نے اور ایک مستحق بیوہ کی
پاس آیا اور کہا کہ مین چاہتا ہوں کہ تم سے [illegible] واسطے خدا کی

کہا ابو ہریرہ نے کہ [illegible] تو کہ حقوق برادری کے مشکل ہین کہا اوس
شخص نے ذکر کیا ہین وہ کہتا جا تو ہین کہا ابو ہریرہ سنلے کہ کوئی چیز تیرے
نزدیک دنیا مین دوست زیادہ تجھسی نہو لیکن کہا اوس شخص نے کہ واللہ مین
ابھی اس مرتبہ کو نہین پہنچا ہون اور خرچ کرنا بھائیون پر بہتر ہی تصدق کرنی سی
فقیرون پر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ اگر مین بیس درہم
دولت اپنی یار دوستوں کو دون تو بہتر ہی اس سے کہ تصدق کرون مین سو درہم فقیرون کو
اسیطرح ہی فرمایا کہ اگر مین کہانا لاؤن کہ جمع ہون اوسپر یار میری تو بہتر ہی اس سے
کہ آزاد کرون مین بردہ کو اور سب سیر وایثار مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی مین
اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایثار کرتے تھی یعنی ترجیح دیتی تھی اپنی صحابہ
کو سب چیزون مین اپنی پر اور جملہ حقوق یارانہ سی یہہ ہی کہ جیسی کہ غمخواری او سکے
ساتھہ مال کے کرتا ہی مدد اوسکی جان سی بہی وجہہ جانی اور بیچ حاجتون او سکے
کی پہلی سوال کی مستعد ہو اور اسمین بہی تین مرتبہ ہین اعلیٰ اور اوسط اور ادنیٰ
کہا ہی علمانی کہ جب پیش کی تونی حاجت اپنی کسی یار کی آگے اور سعی نکی اوسنی بیچ
حاجت روائی مین تو کہہ اوسپر چار تکبیرین اور گن اوسکو مردون مین اور حدیث
مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ کے لیئی ظرف ہین بیچ زمین کے اور وہ دل ہین پس بہترین
ظرفون کا عظرف ہے کہ صاف زیادہ ہو سخت زیادہ اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو
گناہون سے اور سخت ہو دین مین اور نرم ہو بھائی مسلمانون پر اور قرآن مجید مین
اشداء علی الکفار رحماء بینہم وصف اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا ہی رحماء
بینہم یعنی اصحاب حضرت کی رحیم ہین آپسمین محبت الفت رکھتے
[illegible] سبب قسم کو یعنی رحم ہوگا

Marfat.com

تو سب حق اوس سے ادا ہونگے اور نہیں تو ہمیں بعد حقوق یار کے
بہی ہی کہ ساکت ہو وے یار کے عیبونسے حاضر و غایب مین بلکہ تغافل و تجاہل
کرے اور روبرو کنگ مکرے اور تجسس مین کہ کہنے اور کرنے یار کے اور اگر اوسکو راہ مین
دیکہے یا کسی کام مین پاوے تو نپوچہے کہ کہان تہا تو اور کیا کرتا تہا تو شاید کہ
وہ ایسی جگہہ گیا ہو یا ایسے کام مین ہو وے کہ اوسکے ظاہر کرنیسے حجاب
کرتا ہو بسبب اوسکے دوزخمین نہ پڑے لیکے جو بہید ہو وہ بول کر اور اوس بات کو کہ
ساتہہ اوسکے مخصوص کیا ہی کسی اور سے نکہے اور بہید اوسکے ظاہر کرنیسے اگرچہ
بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ یہہ علامت بد باطنی کی ہی اور ظاہر کرنے
عیب دوستون اور اہل و اولاد اوسکی سے کہ جسمین ایذا اوسکو ہو دور
رہے کہ حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب کسیکا اوسکے موہنہ پر نہیں کہا
آیا ہی کہ ایکشخص زعفرانی کپڑے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
آیا بعد اوسکے جانیکے فرمایا کہ اسکے تئین کہہ دینا کہ اگر یہہ رنگ کپڑے سے دور کرے تو
بہتر ہی اور اگر کسیسے عیب یار کا سنا ہو وے تو اوسکی مدد کرے اگر نہ کہے کہ
حقیقت مین آپ عیب کرتا ہی اوسکو اور یہہ روش اکثر اہل حسد و نفاق کی ہی اور
اگر کسیسے تعریف اوسکی سنے تو اوس سے کہدے کہ چہپایا اوسکا قبیلہ حسد کیسے
ہی اور اوسکی تعریف مین زیادتی کرنے خصوصاً جب کہ مبالغہ مشابہ جہوٹ کے
ہو یا موجب عجب یا تکبر اوسکے کا ہو حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ اوسکو ناگوار ہو وے اوس سے
خاموش رہے مگر اوس چیزمین کہ متعلق ہے امر بمعروف و نہی منکر کے ہو اور
سکوت کرنیمین اوسکے اجازت نہو کہ سکوت یہان معصیت ہی اوسکو امر کرے اوسکی
حقیقت مین احسان ہی اوسکے حق مین اگرچہ ظاہر مین [illegible]

لاحق

طرف جو اونکا ماجرا ہی اور طریقہ بیچ باز رکہنے نفس کے خطا کرنے اور عیب کرنیکا
کیلئے یہہ ہی کہ اپنی بین نگاہ کرے کہ کچھہ عیب یا نقصان پاتا ہی یا نہیں پایا تو محل
ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ اِنَّ
النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ یعنے پاک نہیں کرتا ہون مین اپنے نفس کو یعنے نہیں کہتا ہون مین
کہ نفس میرا میل کرنیسے طرف آرزوونکے پاک ہی تحقیق نفس البتہ حکم کرنیوالا ہی برائیکا
پس جبکہ تو نہ پاک ہوا عیب و نقصان سے تو معذور رکہہ اپنے بہائی مسلمانکو اور خیال
کر کہ جیسا کہ تو بیچ دفع کرنے اس خصلت کے عاجز ہی وہ بہی عاجز ہی اور جیسے کہ تو
خدا تعالی کے حقوق مین تقصیر کرتا رہتا ہی اگر وہ تیری حقمین قصور کرے تو کیا
ہوا اور دہکنا برائی کا صفات خداوندی سے ہی اسلئے دعا مین وارد ہوا ہی
یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یعنے ای وہ ذات پاک کہ ظاہر کیا خوبی کو
اور چہپایا برائی کو اور منجملہ ظاہر کرنے خوبی کیسے اور چہپانے برائی کیسے یہہ ہی
کہ حضرت خداوند سبحانہ و تعالی نے صورت ظاہر تیری کو ایسا خوب و زیبا پیدا کیا ہی
اور جو کچھہ برا ہی اوسکو تیرے پیٹ مین پوشیدہ رکہتا ہی یعنے پائخانہ و پیشاب
محبوب ترین بندوں کا نزدیک خدا تعالی کے وہ شخص ہی کہ متخلق ہو ساتہہ اخلاق
اوسیکے یعنے اپنے مین اوسکی صفتین مثل عفو وغیرہ کے حاصل کرے اور جیسیکہ
حضرت جل و علا اپنے بندوں اور مخلوق کا عیب چہپاتا ہی اور گناہونکو عفو کرتا
ہی اگر تو بہی برابر بہائیونسے یہہ معاملہ کریگا تو کیا ہوگا اور یہہ نہی ہی کہ طلب کرنا ایسے مصاحب کا کہ
پاک ہو سب عیبونسے طلب کرنا محال ہی اور دور کرنا اوسکے عیب کا موجب ترک مصاحبت کا ہی
اسلئے کہ کوئی ایسا نہیں ہی کہ بعضے صفتین اوسمین نیک اور بعضی صفتین بری نہون بہات
کا یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی غالب ہون برائیون پر اور چاہیے ہما کہ اسمین کوئی برائی ہو مشکل ہی پر نظر رسانا منصف

نیک لوگ بری اور یہہ باعث تعجب ہی اور [illegible]
عیب اللہ ہی چنانچہ کہا ہی کسی شاعر نی شعر وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ

ولکن عین السخط تبدی المساویا یعنی آنکھہ رضا کی ہر عیب کے دیکھنے سے اندہی ہی اور
آنکھہ غضب کی ظاہر کرتی ہی برائیونکو یعنی آدمی جب کسی سے راضی ہوتا ہی اوسکا
عیب نہین دیکھتا اور جسپر غصہ ہوتا ہی اوسکی برائیان ڈھونڈہ ڈھونڈہ کر نکالتا
ہی شعر نہ بیند مردم بد بجز بد ابن مبارک نی فرمایا ہی کہ مومن عیب
بیچ طلب عذر کی ہے اور منافق ہمیشہ بیچ تجسس کرنے عیب کے ہی اور فضیل ابن
عیاض رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ جوانمردی یہہ ہی کہ اعراض کرتی بہائیونکی خطا سے کری
تو اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی سی پناہ پکڑو بری ہمسایہ سی کہ جب بہلائی
دیکھی ڈہانک دے اور جب برائی پاوے مشہور کرے اور جیسا کہ واجب ہے
کہ زبان برائیون یا کسی رو کی اسیطرح لازم ہی کہ دل سی بھی سکوت کرے
اور سکوت دل کا یہہ ہی کہ گمان بد نہ لیجاوے کہ گمان بد غیبت دل کی ہے پس اوسکی
فعل کو جب تک کہ ہوسکی بہلائی پر حمل کری لو اگر یقین تجکو ہوسکا یہہ دیکہی عیب
اسکی تو حمل اوپر سہو اور نسیان کے کری تو اور سمجھہ کہ ممکن ہو اور اگر ممکن نہو تو
معذور رکھی تو جان کہ منشا گمان بد کا یا تو ساتہہ تفرس کے ہی یعنی ساتہہ
پائی جاتی قرینہ اور علامتونکی کہ پیشی بی اعتبار حقیقت اوسکی و کمین ہوتی ہی
جیسی کہ ایک شخص کو دیکہی تو کہ ہمیشہ درپی طلب کرنے صدر و بالانشینی کے ہوتا ہی
اور اگر کوئی اوسکو منع کرتا ہی تو لڑتا ہی اور تمام اوقات اوسکی ساتہہ اوس فکر کی
اس بات کی اور طلب کرنے اسباب اوسکے گذرتی ہے پس منشا گمان ہوتا ہی کہ یہہ متکبر
ہی اور دفع اس گمان کا ساتھ [illegible] ممکن نہین [illegible]

Marfat.com

خلافی شرع کرتی هین اور ایک قسم هی که منشا اوسکا بد اعتقادی هی اور یهه ممنوع
اور بری بات هی هر مسلمان کی حق مین مصاحب هو یا غیر مصاحب حدیث مین آیا
هی که حرام هی مومن پر که گمان بد کری اپنی بهائی مسلمان پر اور یهه بهی فرمایا هی که
دور رهو اپنی تئین گمان بد سی که وه ایک قسم هی جهوت کی اور جو کوئی که بد اعتقاد
هی جو فعل که کسیسی دیکهتا هی اگرچه دو وجه رکهتا هو البته اوسکی تئین بری هی وجه پر حمل
کرتا هی ۵ بدگمان باشد همیشه زشت کار * نامه خود خواند اندر حق یار * اور
باعث بدگوئی اور عیب جوئی پر اکثر حسد هی که حاسد کی نظر مین سوا برائیونکی کچهه نهین
نظر آتا اور اگر نیکی دیکهی تو مرا جاتا هی اور بعضونکو باعث بدگوئی اور عیب جوئی
کا یهه هوتا هی که اگر مین اظهار اعتقاد کا کرون تو مبادا مجکو برا جانین اور کم
اوس سی دیکهین یعنی ایک شخص سلکے واقع مین اچها هوتا هی لیکن بلحاظ مذکور سی
اسکی بهلائی نهین کهتا بلکه برا کهتا هی اور درپی اوسکی عیب جوئی کے رهتا هی اور یهه
بیچ معنی اختیار نار کے هی بسبب عار کے یعنی عار کے سبب سے آگ دوزخکو اختیار کرتا هی
کمال نادان هی اور بعضونکی اصل خلقت هی بد اعتقادی و بد باطنی پر هوتی هی اور اسکے
کچهه دوا نهین هو سینه حاسد کا همیشه کینه اور عداوت سی بهرا رهتا هی جب تک که مجال
کلام کی نهین پاتا هی پوشیده هی یعنی کینه و عداوت اور علامت اوسکی یهه هی که وقت
فرصت مین یعنی جهان مجال کلام کی پائی اوسکی ظاهر کرنے سی درگذر نهین کرتا هی حاصل
یهه که بیچ عفو کرنے قصور لوگونکی قصور نکری اور جس مجلس مین که بیتهی جو کچهه سنا هو نا سنا جانے
که یهه بهی امانت هی لکها هی علمانی صُدُورُ الاَبرَارِ قُبُورُ الاَسرَارِ یعنی سینه نیکون
کے قبرین هین بهیدونکی یعنی جیسی مردے قبرونمین پوشیده هین که کوئی
انکے حال سے واقف نهین ویسی هی بهیدون کا حال هے انکے سینونمین اور

بعضون نے لکھا ہی کہ دل احمق کا منہہ مین ہی اور زبان عاقل کی دلمین [illegible]
دلمین جو کچھہ آتا ہی جھٹ پٹ کہہ بیٹھتا ہی اور عقلمند اپنے دلمین ہی رکھتا ہی
اور بعضے اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ جب چاہی تو کسیسے دوستی کرلی تو اول اوسے
اوسپر کر بعد اوسکے کسیکو اوسکے پاس بھیج کہ اوس سے تیرا حال پوچھے پس اگر اچھا
کہا اوسنے یا ساکت رہا تو لایق دوستی کے ہی والا دور رہہ اوس سے اور چاہیئے کہ
ہر حال مین ثابت رہے ان امور پر کہ مذکور ہوئے اور بیچ غصے اور رضا اور طمع اور خواہش
نفسانی کے متغیر نہو کہ یہہ صفت بدبختونکی ہی اور چاہیئے کہ جو کچھہ کہے دوست وقوع
اور مناقشہ نکرے تو اور الگ ہو جائی تو کہ یہہ بہت بڑا اسباب ہی واسطے کینہ کے اور
موجب انقطاع اور بغض کا ہی اور یہہ مشتمل ہی اوپر تکبر اور ایذا اور برا کہنے اور حقیر جاننے
اور جاہل اور احمق کہنے کے اور یہہ سب باعث عداوت و دشمنی کے ہین پس برا جاننا اور دوستی کرنی
جمع نہین ہوتی اور کیونکر جمع ہون کہ انمین منافات کلی ہی لکھا ہی علمانے کہ جب کسی یار کو
کہے تو اوٹھہ پس وہ کہی کہان چلنے کے لیئے اوٹھون تو وہ لایق دوستی کے نہین ہی ابو سلیمان
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ میرا ایک یار تہا جب اوس سے مال مانگتا تہا مین تو تہیلی
مال کی میری آگی رکہہ دیتا تہا ایکروز اوسنے کہا کہ کس قدر درہم ہین اوسدن سے حلاوت
دوستی کی کم رکھتا تہا مین تو یہہ تمام حقوق یارانہ کے اوس قبیل سے ہی کہ متعلق
ساتھہ سکوت کے ہین اور بعضے حقوق یارانہ کے وہ ہین کہ متعلق مین ساتھہ
کلام کرنیکے اسلیئے کہ جیسے کہ بھائی چارا تقاضا کرتا ہی سکوت کرنیکو عیبونسے ایسا
ہی تقاضا کرتا ہی بھلائیونکے بیان کرنیکو اسلیئے کہ جو کوئی کہ ہمیشہ سکوت مین رہتا ہی
بیچ حکم مردونکے ہی اور غرض سکوت سے بچنا ایذا اور بیفایدہ باتسے ہی اور غرض بہائی چارا
سے برا دور کرنا ایذا ہی کا نہین ہی بلکہ پہونچانا منفعت کا ہی پس جو کچھہ کہ متعلق

Marfat.com

ہی ساتھہ خبر گیری احوال کے اور راضی کرنے دل کے او سے سکوت نکرے کہ سکوت یہان بمنزلہ کلام کرنے کے ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ باعث زیادتی محبت کا ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے تم مین سے اپنی بہائی کو لیس چاہیئے کہ اوسکو خبر کر دیوے اسلئے کہ محبت طبعی ہی پس خبر دینا محبت کا باعث زیادتی محبت کا ہوگا اور اسی قبیل سے ہی یہہ کہ اوسکو غائبانہ اور سامنے ساتھہ ایسے نام کے ذکر کرے کہ وہ اوس نام کو دوست رکہتا ہو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ تین چیزین باعث زیادتی محبت کی ہین سلام علیک اول کرنی اور مجلس مین جگہہ دینی اور اوسکو ساتھہ بہترین ناموں کے ذکر کرنا اور اسی قبیل سے یہہ ہی کہ تعریف کرے تو اوسکی اون خوبیونکی کہ جانتا ہی تو خصوصا اوس شخص کے آگے کہ دوست رکہتا ہی وہ کہ اوسکے آگے تعریف اوسکی کیجاوے کہ یہہ بڑا سبب ہی زیادتی محبت کا اور ایسی ہی تعریف کرنی اوسکی اہل و اولاد کی اور اوسکی صنعت کی اور اوسکے فعل و خلق کی اور اوسکی ہیأت اور لکہنے اور شعر اور تصنیف کرنیکی اور اور تمام اون چیزونکی کہ خوش ہووی وہ تعریف کرنے اونکی سے لیکن چاہیئے کہ اسجگہہ آمیزش ریا اور جہوٹ کی نہو بلکہ جو کچہہ کہ لایق تعریف کرنیکے ہو تعریف کرے

ف مراد تعریف کرنے سے تعریف کرنی غائبانہ ہی اسلیئے کہ سامنے تعریف کرنی منع ہی آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسیکی تعریف کی اور اوسکے مونہہ پر حضرت نے فرمایا وائے تجکو کاٹی تو نے گردن بہائی اپنے کی تین بار فرمایا تہا تحقیق اور یہہ منع اسلیئے ہی کہ باعث عجب و تکبر کا ہوتا ہی اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہہ تو وہی ہی کہ منع کیا گیا ہی اوسے اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر

تعریف کی اوسکو پہنچی گی پس یہہ بہی منع ہی [illegible]
اوسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اوسکی پہنچنی کی اور تعریف ہو کسی
ساتہہ اوسچیز کے کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہین لیکن بہتر یہی ہے حضرت
شیخ کی تعریف کرینمی تعریف کرنی تیسری قسم کی ہی اگرچہ وہ شیخ سنے اور خوش ہو
لیکن اسکو وقت تعریف کرنیکی یہہ خیال نہو واللہ اعلم بالصواب ۔ اور اسی قبیل
سی ہی یہہ کہ جسمین غیبت و مذمت اوسکی سنے صریحاً یا اشارۃً حمایت و
رعایت اوسکی کرکر حق یاری کا بجالاوے کہ سکوت یہان شیوہ محبت کا نہین ہی
اور اگر خوف شر و فساد کا ہو تو خاموش رہے تو ولیکن چاہیئے کہ راضی نہو
تو اور اگر اوس مجلس سے باہر نکل سکے تو بہتر ہے حاصل یہہ کہ یار کو ہمیشہ نیک نظر
رکہی تو بلکہ اوسکو مثل اپنے جانی اور مدار تمام حقوق آداب کا اسی پر ہی حدیث
مین آیا ہی کہ تمام نہین ہوتا ایمان ایک کا تم مین سی جبتک کہ دوست نرکہی اپنی
بہائی مسلمان کے لیئے اوسچیز کو کہ دوست رکہتا ہی اپنی لیئی اور اسی قبیلہ سی ہے
نصیحت کرنی اوسچیز مین کہ متعلق ہے اسکی دین کے اور نافع ہی امور دنیا مین
کہ احتیاج اچہی بات سیکہنی کے زیادہ ہی احتیاج مال سے اور طریقہ نصیحت کا
یہہ ہی کہ آگاہ کرتو اوسکو اوپر فواید فعل کے اور آفتون اوسکیکی اور فعل کی آفتون
سی ڈراوتو اور اوسکی فایدون پر مطلع کرتو تاکہ وہ متنبہ ہووی اور نصیحت یہہ ہی
کہ خلوت مین کرتو کہ جہان کوئی اور نہو کہ اوسکی عیب پر مطلع ہووا اور برملا نکہی تو اوسکو
لوگون پر ظاہر نکرتو کہ یہہ فضیحت کرنی ہی نہ نصیحت اور ایسا ہی طریقہ تہا اگلی علما
کا کتاب وعظ اخوان مین لکہا ہی کہ ایک بزرگ نے کسی لوگون سے کہا کہ یا [illegible]
رکہتی ہو تم اوسکو کہ خبر کری تمہاری عیبوں کی [illegible]

Marfat.com

انہا لوگون نے کہ وہ کیونکر ہے کہا کہ نصیحت کری تہا نہ نصیحت کری برملا اور فرق درمیان
توبیخ اور نصیحت کرینکی ساتہہ اظہار اور پوشیدہ کرینکی ہی یعنی اگر ظاہر کیا سمجہانیکو توبیخ
ہمین گی اور پوشیدہ کیا نصیحت کہینگے جیسی کہ فرق درمیان مدارات اور مداہنت
کی ساتہہ غرض کی ہی کہ باعث ہی تغافل پر اگر غرض چشم پوشی اور تغافل سی صلاح
دین اپنی کی اور صلاح دین بہائی مسلمان کی ہی تو وہ مدارات ہی اور شیوہ وینداروںکا
اور اگر باعث اوپر حظ نفس اور حاصل کرنا خواہشون نفس کا ہی تو وہ مداہنت
ہی اور چڑنا نصیحت سی بسبب محض حمق اور جہالت کی ہی مثال اسکی یہہ ہی کہ
کوئی شخص کسیکو خبر دی کہ تیری کپڑی مین بچہو اور سانپ چہپا ہی نکال ڈال
کہ ایذا پہنچاویگا اور وہ غصہ مین آجاوی تو شک نہین ہی اسمین کہ یہہ محض اسکی
حماقت سی ہی اور تمام بری خصلتین بمنزلہ سانپ اور بچہو کے ہین کہ اہل اور دلونکو
کاٹینگی اور گور مین بصورت سانپ اور بچہو کے بنین گے اور اطلاع عیوب پر ایک
فایدہ ہی صحبت کی فایدون مین سی یعنی اچہی صحبت کا ایک یہہ بہی فایدہ ہی کہ
اپنی عیبون پر آدمی مطلع ہوجاتا ہی بسبب مطلع کرنے مصاحب نیک کے اور
اگر یہہ فائدی صحبت مین حاصل نہون تو گوشہ نشینی ہی بہتر ہی اور اسی سبب سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ یعنی مومن آئینہ مومن
کا ہی یعنی جیسی آئینہ مین عیب چہرہ کا معلوم ہوجاتا ہی ایسی ہی مسلمانونکو چاہیی
کہ مسلمان بہائیکو اوسکی عیب پر مطلع کردیوی لیکن آئینہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہو
آیا ہی کہ جب سلمان فارسی صحابی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی پاس آئی تو حضرت
عمر نے اونسی پوچہا کہ آیا کوئی بات میری ایسی سنی ہی تو کہ مکروہ رکہتا ہو اونہون نے کہا حاشا
پہر بہی اصرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ ضرور کہو جو کچہہ کہ سنا ہو تمنی سلمان نے کہا کہ سنا ہی مینی

بیان اسکا کہ اگر کوئی اپنی غرض کی لئی مداہنت کری تو وہ مداہنت ہی
یعنی اگر کسی دنیا کی طمع سی ۲

Marfat.com

کہ دو جو شخص رکہتا ہی تو ایک دمین ہنسا ہی اور ایک راتمین اور کہا ہی کہ ترتیب
دو سالن جمع ہوتے ہین یعنے یہہ باتین مجہے ناگوار معلوم ہوتی ہین اونہون نے
کہا کہ کچہ اور بہی عیب سنا ہی میں سلمان نے کہا نہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ حذیفہ مرعشی نے
یوسف بن اسباط کو لکہا کہ مینے سنا ہی کہ تمنے اپنا دین دو کوڑیکو بیچ ڈالا یعنے سنا
ہی مینے کہ دودہ والی کے پاس گیا تو اور کہا کہ کتنی کو بیچتا ہی تو یہہ دودہ اوسنے کہا
آٹہہ کوڑیکو تو نے کہا چہہ کوڑیکو دے اور وہ تجہے پہچانتا تہا اوسنے چہہ کوڑیکو دیدیا
یعنے دو کوڑیونکی رعایت کرو لیکن گویا مانگتا ہوا انکا اور یہہ نقصان ہی دین کا ہوشیار
ہو تا مالک نہو دیتو اور نصیحت اوس عیب مین واجب ہی کہ وہ غافل ہو اوس سے اور
قدرت رکہتا ہو اوسکے دفع پر اور اوس عیب مین کہ طبعی ہو اور جانتا ہی بعد اوسکے ہو
نصیحت فائدہ نہین کرتی پس اگر پوشیدہ رکہتا ہی تجہسے وہ عیب تو چاہیئے کہ زبان
پر نہ لاویتو اور تجاہل اور تغافل کریتو اور اگر ظاہر کرے نصیحت مین مبالغہ کر اور اگر
یقین ہو کہ فائدہ نہین کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت اولی ہی اور طریقے صحابہ
کرام کے اسمین مختلف تہے مذہب ابی درداء اور حضرت عمر اور اور بعضی اصحاب
رضی اللہ عنہم کا یہہ تہا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت اوسکو فائدہ نہین کرتی ہی اور مصر
گناہ پر ہی تو انقطاع اوس سے اولی ہی اسلیئے کہ جب وہ رضاء خدا مین نہوا تو تو
اوسکی رضا مین کیونکر ہوگا یعنے جب اوسنے اللہ تعالی کی رضامندی نکی تو تجہکو
بہی اوس سے راضی رہنا نچاہیئے اور مذہب ابو درداء اور امیر المومنین حضرت علی کرم
وجہہ اور اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کا برخلاف اسکے تہا وہ کہتے تہے کہ جب متغیر
ہو وہ حال سے پہلے تو ترک اوسکو مت کر شاید کہ اصلاح پذیر ہوا [illegible]
[illegible]

Marfat.com

حاصل یہہ ہی کہ طریق اول اہم یعنے ضروری ہی اور طریقہ دوسرا مہربانیکا یہہ تمام
بیچ اون امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتھہ آراستگی دین یا دنیا بہائی مسلمانکے اور
جو کچھہ کہ متعلق ہی ساتھہ تقصیر کرنے اوسکی تیرے حق مین تو حب اوسمین تحمل اور
عفو اور تغافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہمیشگی اوسکی باعث
انقطاع کی ہو تو اوسکا ظاہر کر دینا بہتر ہی اور اولی یہہ ہی کہ کنایۃً یا رقعہ لکہہ کر
مطلع کرے صریح و بالمشافہ نکہے اور چاہیئے کہ بہرحال غرض تیری یارانہ اور
بہائی چارے سے نفع پہنچانا اور رعایت کرنی یا نفع لینا ہو باوجود اسکے کہ تیرے
حق مین تقصیر واقع ہو ابو علی رباطی کہ اولیا مین سے ہین کہتے ہین کہ مین جا پہنچا تہا
کہ ساتھہ عبداللہ رازی کے کہ وہ بہی اولیا مین سے تہے یارانہ اور ارتباط پیدا کرون
اور وہ ارادہ سفر کا رکہتے تہے پس کہا عبداللہ نے کہ اے ابو علی تو امیر بنیگا یا مین
مینے کہا کہ تم ہی ہو کہا عبداللہ نے چاہیئے کہ بہرحال تابع اور مطیع میرا رہے
تو اور جو کچھہ کہ کہون مین وہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقاً ایک رات مینہہ برسا عبداللہ
نے ایک چادر لی اور مجکو اور اسباب کو اوسکے اندر لیلیا اور تمام شب میرے
سر پر تانے ہوئے کہڑے رہے مینے کہا کہ تہوڑی دیر مجکو بہی دیجیے کہ خدمت
کرون مین کہا عبداللہ نے کہ مینے نہ کہا تہا کہ میری اطاعت لازم رکہنا اور مجکو امیر اپنا
جاننا یعنے یہہ بہی اطاعت مین داخل ہی کہ جو کچھہ مین کرون اوسمین چون وچرا نکر
اور مقتضا میری سرداریکا یہی ہی کہ جو مین کرتا ہون اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ بہی
ہی کہ دعا کرنی اسکے لیئے حالت زندگانی اور موت مین لازم گنے تو اور جیسا کہ اپنے
لیئے اور اپنے اہل کے لیئے دعا کرتا تو ایسیہی اپنے بہائی مسلمان کے لیئے دعا کر تو اور حقیقت مین
دعا کرنی اسکے لیئے رجوع تیری ہی طرف کرنی تہی یعنے تجکو بہی آتے فایدہ تیرا جیسا کہ حدیث شریف مین آیا کہ جب کوئی

مسلمان کی لیی غائبانہ فرماتاہی اللہ تعالی کہ اول تجہ سے ابتدا کرتا ہون یعنی اول
تیری مراد برلاؤنگا پہر اوسکی اور ایک حدیث مین آیاہی کہ دعا مسلمان کی اپنی
بہائی مسلمان کی لیئی غائبانہ رد نہین کیجاتی ہی یعنی قبول ہوتی ہی ف اور
ایک حدیث مین آیاہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا فرد مسلمان کی
اپنی بہائی مسلمان کی لیئی غائبانہ قبول کیجاتی ہی اور دعا کرنیوالیکی سر کی پاس
فرشتہ ہوتاہی کہ وہ متعین ہی دعا پر جب یہہ دعا کرتاہی اپنی بہائی کی لیئی
بہلائیکی کہتاہی وہ فرشتہ کہ متعین ہی اسپر آمین ولک بمثل یعنی یا اللہ قبول کر
اور تیری لیئی بہی مثل اسکی ہو یعنی وہ فرشتہ دعا کرنیوالیکی طرف خطاب کر کر یہہ
کہتاہی اور ایک روایت مین آیاہی دو مثل اوسکی ہو یہہ حدیث صحیح مسلم مین ہی
حاصل یہہ کہ فرشتہ اسکی لیئی دعا کرتاہی پس یہ کہا جاتاہی کہ کیا فضیلت ہی کسیکی لیئی
غائبانہ دعا کرنیکی کہ فرشتہ اسکی لیئی دعا کرتاہی ط ابو درداء صحابی رضی اللہ عنہ کہتی
ہین کہ مین دعا کرتا ہون اپنی سجدہ مین ستر آدمیون کی لیئی اپنی یارون مین سی نام بنام
اور بعضی سلف سے منقول ہے کہ دعا کرنی مردونکی لیئے مانند تحفہ کے ہی زندونکی لیئی
اور جو کوئی دعا کرتاہی مردیکی لیئی فرشتی اوس دعا کو نور کی طباقون پر رکہہ کر آگی میت
کی لیجاتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ تحفہ ہی تیری لیئی تیری بہائی کی طرف سی پس خوش
ہوتاہی وہ میت جیسا کہ خوش ہوتاہی زندہ تحفہ سی اور جملہ حقوق یارانہ سی یہہ بہی
ہی کہ ساتہہ یار کی وفا اور اخلاص رکہی تو اور معنی وفا کی یہہ ہین کہ ہمیشہ محبت برتتا
رہی اور بعد اسکی مرنیکی اسکی لیئی دعاء خیر کرتا رہی اور ساتہہ اولاد و متعلقون اسکیکی احسان
و نیکی کرتا رہی کہ محبت واسطی آخرت کی ہی پس اگر پہلی موت کی منقطع ہو جاوی تو
بیفائدہ ہی حدیث شریف مین آیاہی کہ ایک بڑہیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس

حاضر ہوتی حضرت کی توقیر و حاطر داری اونکی کرتی اور احوال پرسی کی صحابہ کی پوچھا کہ یہہ کون ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ خدیجہ کی دنوں مین یعنی جب وہ زندہ تہین تو یہہ آتی تہی پس اچھی معلوم ہوتی ہی یہہ مجکو کہ خدیجہ کو یاد دلاتی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عہد نیک ایمان سی ہی اور جملۂ فاسی ہی رعایت کرنی متعلقان دوست کی کہ یہہ دوست کی نزدیک پسندیدہ تر ہوتی ہی بہ نسبت رعایت کرنی اسکیکی اور بکمال محبت و اتحاد کا یہہ ہی کہ محبت محبوب سے گذر کر پہنچی اوس تک کہ متعلق ہو اوسکا تا اکہ کتا اوسکا تیری نزدیک ممتاز ہو اور کتون سی اور اسلیئی کہا ہی علمانی کہ ثمرہ محبت حق کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہین اسلیئی کہ ہو سکتا ہی کہ محبت خدا تعالی کی بسبب انعام و احسان اوسکیکے ہو اور یہہ آمیزش رکہتی ہی ساتہہ غرض کے لیکن محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سبب سے کہ محبوب حق کی ہین ثمرہ صدق محبت کا ہی ساتہہ حق کی اور ثمرہ محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہی کہ محبت رکہین اونکی آل کی اور جملۂ فاسی یہہ ہی کہ کسی امر مین امور دینی اور دنیوی سی حسد آپسمین درمیان مین نہو کہ فائدہ دوست کا عین فائدہ اسکا ہی اور جملۂ وفاسی یہہ ہی کہ متغیر نہو لطف و تواضع اسکا ساتہہ بہائی کے اگرچہ نہایت جاہ و مرتبہ کو پہنچی ہر چند کہ یہہ نہایت مشکل ہی بعضی حکمانی کہا ہی کہ جب بہائی تیرا حکومت و مرتبہ پاوی اگر آدہی محبت بہی باقی رہی اوسکی تیری ساتہہ تو وہ پوری ہی ہی یعنی اسلیئی کہ اس موتعہ پر اسقدر رعایت کرنی بہی غنیمت ہے مرتبہ کو پہنچکر محبت پہلی سے لوگہان باقی رہتی ہی لیکن چاہیئی کہ خلاف شرع چیزونمین موافقت دوست کی نکری کہ یہہ وفاسی نہین ہی بلکہ وفا اسکی ترک سے مین ہی اور جملۂ وفاسی یہہ ہی کہ بعد از مفارقت دوست کی بہت غمگین رہی تہ امداد اسکی یاد مین رہی اور یکبارگی فراموش نکریو کہ یہہ شیوہ منافقونکا اور جملۂ وفاسی یہہ ہی کہ بات صاحب

غرض کی اوسکے حق مین نہ سنے تو خصوصاً اوس کیلیے کہ اپنے کو لباس درویشی مین
ظاہر کر کر کہی ہو اوسکی بات ہرگز قبول نکرنا اور جملہ وفا سے ہی کہ دوست کے
بدخواہون سے یارانہ نرکہے تو اور جملہ وفا سے ہی کہ دوست کی جفا پر صابر رہے تو
کہ ہمیشگی محبت کی بدون اسکے مشکل ہی اسلیے کہ محبت صاحب غرض کی ہمیشگی
نہین رکہتی اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ تکلف یارونکے درمیان نہو اور
اور یہہ تکلف مین سے ہی کہ ایسی خبر کا توجہ اوسپر رکہے کہ اوسپر گران ہووے
قسم حاجت یا مہم سے بلکہ قصد یاری سے یہہ ہو کہ بتوجہ اوسکا اوٹہاوے اور
خدمت کرے تو اور جملہ تکلف سے ہی مقید ہونا تواضع کا اور انتظار کرنا تعظیم
کا دوست سے یعنی متوقع اور منتظر رہنا تواضع و تعظیم کا اوسکی جانب سے کہ یہہ
طریق محبت سے دور ہی اور جملہ تکلف سے ہی کہ دوست سے شرم رکہے تو اون چیزون مین
کہ اسکو خوش آوین قسم کہانے اور سونے اور بیٹہنے اور اوٹہنے اور تمام امور سے کہ یہہ
طریق اتحاد سے دور ہی اور حکایات سلف کی اس مقدمہ مین بہت ہین اور تکلف سبب
انقطاع محبت کا ہی اور تکلف کرنیوالے سے ہمیشگی محبت کی متصور نہین اور بے تکلفی
سے یہی ہے کہ محب پر بسبب ترک کرنے نوافل عبادت کے اعتراض نکرے بعضے صوفی
شرط کرتے تہے یار سے چیزونکی بعد اوسکے دوستی کرتے تہے اول یہہ کہ اگر یار تمام سال یعنے
سوا رمضان مبارک کے افطار کرے تو نکہے کہ روزہ رکہہ اور اگر تمام سال یعنے سواے
عیدین اور ایام تشریق کے روزہ رکہے تو نکہے کہ افطار کر اور اگر تمام شب سووے یعنے بعد نماز عشاء
تو نکہے کہ اوٹہہ اور اگر تمام شب نماز پڑہتا رہے تو نکہے کہ سو رہ اور صحبت تمام حالتونمین یکسان
رہے بعضے صحابہ نے فرمایا ہی کہ خداتعالی لعنت کرتا ہی تکلف کرنیوالونکو اور اہل تکلف اکثر ریاکار ہوتے
ہین اور کہا ہی علماے کہ ظاہر کرنا زہد و ورع کا آگے بہائیونکے روا نہین ہی کہ یہہ اتحاد سے بعید

Marfat.com

جہاں اتحاد و بے تکلفی ہوتی ہی تو وہاں بیان کرنے اپنے افعال کا ہے مقصود نہیں ہوتی
بلکہ مقصود بیان واقع اور عزت دلانا دوست کا ہوتا ہی اور تفصیل بیان کرنے حقوق یارانہ
اور آداب محبت کی یوں ہی اور مجمل یہہ ہی کہ تمام حالتوں میں تمام اعضا اوسکے مشغول بیچ
خدمت اور شفقت دوست کے رکھے اور ظاہر و باطن میں مخلص و محب رہے جسکو حق تعالے
نے ازل سے موزون و مہذب پیدا کیا ہی بے تکلف اوس سے تمام آداب میسر ہوتے ہیں اور
جسکو کہ اصل میں بدخلق پیدا کیا ہی ہر چند تکلف کرتا ہی آداب میسر نہیں ہوتے تھوڑے
دیر بواسطہ ریا اور حیا کے بتکلف اپنے تئیں نگاہ رکھتا ہی پھر اوسی وقت مقتضی طبیعت
پر چلنے لگتا ہی واللہ الموفق والمعین ۔ **فصل چوتھی بیچ بعضے آداب معیشت**
اور ہمنشینی کے ساتھ اقسام خلق کے منتخب و چیدہ کلام حکماء سے
جاننا چاہیئے کہ سب کاموں میں توسط یعنی میانہ روی محمود ہی اور اوسکی زیادتی
دونوں بری ہیں باوقار رہ بغیر تکبر کے تواضع کر بدون ذلت کے مجمعوں پر
کھڑا نہ ہو یعنی جو مجمع کہ گناہ و بیفائدہ ہوں جیسے میلے تماشے کے مجمع یا بازاروں کے
مجمع اور جو مجمع کہ باعث ثواب ہیں مانند مجمع درس و وعظ کے [illegible] اونکی حاضری کر کہ
فضیلت بہت ثواب آیا ہی جب مجلس میں بیٹھے ہر طرف نہ دیکھ [illegible] اسمیں ایک
بی تمیزی اور اوچھا پن ہی اور دو زانو بیٹھ [illegible] کلام
بہت مت کر اور بالکل خاموش بھی مت رہ اور انگلیاں مت چٹخا [illegible] اور
انگوٹھی سے نہ کھیل تنکے نہ توڑ دانتوں میں خلال نکر یعنی سامنے لوگوں کے [illegible] پھر
کھا وینگے ناک میں انگلی نکر بہت کھانس نہیں اور تھوک نہیں [illegible] بہت
اور جمائی سامنے لوگوں کے نہ لے اور ہمیشہ انگڑائی نہ لیتا رہ اور [illegible] آدب
پاؤں دراز نکر اور کلام مقفا اور مسجع مت کر کہ علامت نمود یوں اور تکبر کی ہی اور کلام [illegible]

Marfat.com

اطمینان کی کرجو کوئی بات کری کان رکہہ یعنی اوسکو اچھی طرح سن تعجب بہت
یعنی اسلئی کہ بی تمیزی ہی اور لوگ گہبراتی ہین اتنسی اور غلط بات کی دہرانی
نکر ہنسی کی باتون اور قصی کہانیون سی خاموش رہ سا تہہ بیٹہ اور شعرا و تصنیف
اپنی کی اور ساتہہ او سیخبرگی کہ مخصوص ہی سنا تہہ اپنی عجب نکر عجب کہتی ہین ہونی
اور خوش ہونیکو اپنی ہین اور عورتون کے آراستہ نکر اور مانند غلامونکی خوار ہو
نر کہہ حاجتونمین الحاح یعنی مبالغہ نکر ظلم پر دلیر مت رہ اور ...
دلیر نکر اپنی اہل و اولاد کو خصوصاً اجنبی کو مقدار مال پر مطلع نکر اسلئی کہ
اگر کم ہی تو اہانت کرینگے اور اگر بہت ہی تو ناراض ہونگی یعنی از راہ حسد کی
سختی بہت مت کر اور نرمی بہی حد سی زیادہ نکر لونڈی اور غلام سی ٹہٹہا نکر
کہ وقار تیرا جاتا رہیگا جلدی نکر یعنی امور مین جو کچہ کہی سوچکر کہہ دشمنی مین باد ...
رہ اشارت ہاتہہ سی بہت نکر یعنی جیسی عادت ہی بعضی بی تمیزونکی کہ ہاتہہ نچایا کر
کرتی ہین بادشاہونکی نزدیک نرہ اور اگر ہو دی ہی تو ہشیار رہ انکی قرب پر مغرور نہو انکی
انقلاب یعنی الٹ پلٹ کر ڈالنی سی نڈر نرہ اور مخالف انکی نکہہ اور انکی اہل و اولاد
کی بات مین دخل نہ دی اور کسی کی اولاد کو اسکی سامنی برا نکہہ کہ کسیکو اہانت اپنی اولاد کی
خوش نہین آتی ہی اور اگرچہ وہ آپ ہی کہی تو توموافقت اوسکی نکر اور دوستی نعمت کی
سی دور رہ اور مال کو بہتر آبرو سی نکر یعنی جیسی عادت ہوتی ہی طامعونکی کہ آبرو کہو کر ...
کماتی ہین اور جب مجلس مین آوی پہلی السلام علیکم کہی اور جہان کہ جگہ پاوی بیٹہہ جاوی
جسکی پاس بیٹہی خاص اوسی سی سلام وعلیک نکری بلکہ سب سے کری مگر پہلا تہہ بیٹہہ اور اگر
بیٹہی تو چاہیئی کہ نظر کو بند کری یعنی نامحرم کو ندیکہی اور مظلوم و ضعیف کی مدد کری
اور راہ بہولی کو راہ بتادی سلام کا جواب دی سائل کو دی اچہی بات بتادی ...

بری بات سی منع کری راہ مین مصاحبون جیسے سبقت نکر جانب [illegible] کی اور دائین
طرف ہوکے نہین بلکہ بائین طرف یا پانونکی نیچی راہ مین آگے [illegible] اور اترا آنا نہ چل اور آواز
بلند نکر بادشاہونکی ساتہہ ہمنشین نہو اور اگر [illegible] کوئی توصیف نکر یعنی نہ کسی اور کی
اوسکی آگی اور نہ اوسکی اور کہہ آگی [illegible] اور جھوٹ نہ بول اوسکی آگی اور بہید اوسکا ظاہر
نکر ہر وقت [illegible] کی حاجت نہ لیجا اور زبان آراستہ کر اور بات واضح کہہ اور
مذاکرہ بادشاہونکی اخلاق کا کر اور خوش طبعی کم کر اور اونکی غصی سی پرہیز رکہہ اعتماد
اوپر دوستی دنیاداروں کی نکر اور اونسی بی تکلفی نکر اور بعد کہانیکی آگی انکی نزدیک
نکر ردو قدح انکا نکر اور اونکی حرم یعنی ناموس مین خیانت نکر اور عوام کے ساتہہ
نہ بیٹہہ اور اگر بیٹہی ہی تو اونکی باتون مین شریک نہو اور اونکی واہی باتون پر کان نرکہہ اور اونکی
سخنون سی تغافل کر اور خوش طبعی بہت نکر کہ اوس سی آبرو جاتی ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہی اور رعب
جاتی رہتی ہی اور خوش طبعی فقہا کو عیب دار کرتی ہی اور حلیم کو بی اعتبار اور دلکو مردہ کرتی ہی اور خدا
سی دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور خواری ظاہر کرتی ہی اور جس مجلس مین نہ خوش طبعی اور
لعب ہو وقت اوٹہنی کے یہہ دعا پڑہی تاکہ جو کچہہ کہ اس مجلس مین سرزد ہوا ہو عفو ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ف اس دعا کو
کفارۃ المجلس کہتے ہین ابو ہریرہ رض روایت کرتی ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی بیٹہی کسی مجلس مین اور بہت ہو وہان لغو پس پڑہی پہلی اوٹہنے کے یہہ دعا تو بخشا
جاتا ہی جو کچہہ کہ ہوا ہی اس مجلس مین اور ایک روایت مین منقول ہی حضرت عائشہ
کہ جب بیٹہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس مین یا نماز پڑہتی تو پڑہتی چند کلمات یعنی جو کہ آگی
مذکور ہونگی پس پوچہا مینے اون کلمات کا فائدہ حضرت سی پس فرمایا حضرت نے
کہ اگر بولے اور پڑہے جاوسے بہلی بات یعنی ثواب کے چیز تو ہوتے ہین

یہہ کلمات چہاپ سے مہر دن قیامت تک یعنے وہ بات محفوظ رہتی ہی محو و زوال سے
اور اگر بری بات بولی جاتی ہی تو ہوتے ہین یہہ کلمات کفارہ اسکا اور وہ کلمات یہہ ہین
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ انتہے اس روایت مین لفظ اشہد ان کا نہین ہی اور یہہ دونو روایتین مشکوٰۃ
شریف مین ہین ؎ **باب چوتہا بیچ حقوق مسلمان اور قرابت رحم اور**
ہمسایہ اور ملک یعنے بردہ وغیرہ کے جان کہ انسان مدنی الطبع ہی یعنے
محتاج ہی بیچ حاصل کرنے اسباب زندگانی کے ساتہہ اجتماع اور مخالطت کے ساتہہ
ہم جنس اپنے کے پس ضروری ہی سیکہنا آداب حقوق مخالطت اور ہمسائگی کا اور ادب
بقدر حق کے ہی یعنے جیسا حق ہوگا ویسا ہی اوسکا ادب ہوگا اور حق بقدر رابطہ کے
ہی اور عام ترین رابطون کا رابطہ اسلام کا ہی کہ سب مسلمان شریک ہین اسمین بعد اسکے
رابطہ معرفت کا بحسب تفاوت کے یعنے کیسے رابطہ معرفت کا کم ہی اور کسی سے زیادہ پس
نہین ہی حق اوسکا کہ خبر اسکی سنی ہی مانند حق اوسکے کہ اسکو دیکہا ہی اور اسیطرح
بعد اسکے رابطہ مصاحبت کا اور درجے اسکے بہی متفاوت ہین پس نہین ہی حق
مسافر سفر کا مانند حق مصاحب درس و مکتب کے اور اسیطرح رابطہ ہمسائگی کا بقدر قرب
کے مختلف ہوتا ہی اور بعد اسکے حق بہائی چارہ کا اور یارانہ کا ہی بعد اسکے حق قرابت کا
موافق تفاوت کے اور حق قرابت رحم کا موکد ہی اور حق مان باپ کا موکد تر اور بیان
ہر ایک کا ان حقوق مین سے کیا جاتا ہی دو فصلون مین **فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے**
اور جامع اکثر حقوق کا بلکہ تمام حقوق کا یہہ ہی کہ مسلمانونکو دوست رکہے جیسے کہ اپنے تئین دوست
رکہتا ہی اور یہہ کمال دینداری اور نشان مسلمانی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حکم مسلمانون
کا اتفاق مین مانند جسد کے ہی کہ اگر ایک عضو دردناک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہین ہوتا یعنے ا

Marfat.com

مسلمان کو چاہیئے کہ دوسری مسلمان کی ایذا دیکھ کر بیقرار ہو جاوے اور تدبیر اوسکے دفع کی کرے ؎ بنی آدم اعضای یکدیگر اند ✦ که در آفرینش زیک جوہر اند ✦ چو عضوی بدرد آورد روزگار ✦ دگر عضوها را نماند قرار ✦ اور جملہ حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ کسی مسلمانکو ہاتھہ و زبان سے ایذا نہ پہنچے حدیث شریف مین آیا ہی کہ بھلائی کر مسلمانون سے اور اگر بھلائی نہ کرے تو بھلا برائی تو نہ پہنچا کہ یہہ ہی جملہ نیکیون سے ہی ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کچھہ تعلیم کیجیے کہ نفع کرے مجکو فرمایا کہ دور کر مسلمانوں کی راہ مین سے اوس چیز کو کہ ایذا دے اونکو یعنے جیسے پتھر کنکر یا آدمی موذی یا جانور موذی و غیر ذلک اور ثواب بہت وارد ہوا ہی دور کرنے پتھر اور کانٹے اور نجاست کا راہ مین سے اور ایذا مسلمانون کی بیجہت شرعی بدترین اعمال کی ہی اور مراتب ایذا کے متفاوت ہین اور ادنی مرتبہ اسکا یہہ ہی کہ مسلمانکی طرف اسطرح نظر کرے کہ وہ اوس نظر سے ایذا پاوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ روا نہین ہی مسلمان کو کہ اشارت کرنے طرف کسی مسلمان کے ساتھہ ایسی نظر کے کہ اوسکو ایذا دے حاصل یہہ کہ جو کچھہ ناگوار اور برا معلوم ہو اوسکو وہ ایذا ہی اور جملہ حقوق مسلمان کیسے یہہ ہی کہ تواضع کرے ساتھہ ہر مسلمان کے اور تکبر نکرے کہ خدائیتعالی شخص متکبر کو دوست نہین رکھتا اور اگر دوسرا اوسپر تکبر کرے تو تحمل کرے اور اگر بدلہ اسکا لے تو بھی جایز ہی ولیکن ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ✦ اگر مردی احسن الی من اسا ✦ اور بہترین بدلہ اہل تکبر کا یہہ ہی کہ انکی صحبت سے کنارہ کشی کرے نہ یہہ کہ یہہ بھی تکبر کرے اسلیئے کہ جس بات پر دوسرےکو عیب کرے آپ وہ کاہیکو کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکھتے

ہتی ایا ہی کہ ایک روز آپ ساتہہ جماعت صحابہ کی راہ مین چلی جاتی ہتی کہ ناگہا
ایک عورت سامنی آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہسی ایک حاجت رکہتی ہون مجہی
فرمایا کہ جہان چاہی تو بیٹہہ جا کہ مین تابع تیرا ہون پس بیٹہی آپ اور حاجت
براری اوسکی کے ابو ہریرہ رض کہتی ہین کہ ہرگز دست مبارک آنحضرت کا کسینی
نہ پکڑا کہ آپ نی ہاتہہ کہینچا ہو یہان تک کہ وہ کہینچتا اور ہرگز کلام کسینی کیا مگر
یہہ کہ تمام موہنہ اپنا اسکی طرف پہیرتی ہتی اور پہر اودہر سی موہنہ پہیرتی نہ ہتی
مگر کہ تمام کرتی کلام کو صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ حقوق مسلمان کے سی یہہ ہی کہ سخن چینی
نکری اور بات کسیکی کسیکو نہ پہنچاوے اور اگر کوئی مسلمان کی حق مین کچہہ کہی تو نہ سنی اور
جو کوئی کہ خبر اوروں کی تیری پاس لاوی اسکی آگی کچہہ نہ کہہ کہ خبر تیری ہی اوروں کی آگی
لیجاویگا کہ آزمائی ہوئی ہی یہہ بات **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
لاجرم عیب تو پیش دگران خواہد برد ۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ سخن چین بہشت
مین نہ داخل ہوگا **ف** سخن چین وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ
ایک کے بات دوسرے کو پہنچایا کرتا ہی تا عداوت بڑہی یا حاکم کی آگی چغلیان کہایا
کرتا ہی تا وہ زیر و زبر کرے ط اور اکثر فساد و فتنہ مسلمانون مین بسبب سخن چینی
کے پیدا ہوتا ہی اور کار منافقونکا عہد ہمایون عہد آنحضرت کی مین یہی تہا اور
ایک غرض اعتراض انکے مین سی نفاق مین یہہ ہی ہتی کہ خبرین مسلمانونکی کافرونکو
پہنچایا کرین اور فتنہ انگیزی کرین اور سخن چینی آدمی کو خوار اور بی اعتبار کردیتی
ہی اور قبول کرنی لوگون کیسی دور ڈالتی ہی یعنی لوگ اوسی متنفر رہتی ہین نعوذ
باللہ منہ اور جملہ حقوق مسلمان کیسی یہہ ہی کہ جب کسی مسلمان سے لڑے تو زیادہ
تین روز سے بیزار نہو اور ترک ملاقات اوسی نکرے حدیث شریف

Marfat.com

مین آیا ہی کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان
سی زیادہ تین روز سی اور جب ملین تو اچہا نہین وہ ہی کہ پہل کری سلام علیک
کرنی مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عفو کری مسلمان سے عفو کریگا
خدا تعالی اوسی روز قیامت کی اور اگلی انبیا علیہم الصلوۃ کے احوال مین آیا ہی کہ
حقتعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ یہہ تمام مرتبہ تمہارا کہ بلند کیا ہی
یعنی بسبب عفو کرنی تمہاری کی ہے بہائی مسلمانون سے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہین کہ ہرگز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسبب حق اپنی کے بدلہ نہ لیتی تہی مگر یہہ
کہ اسمین ہتک حرمت دین کی ہوتی اور طریق عفو کا نہایت آداب بزرگون کیسی
ہی اور نادان وکمینون سی ہرگز عفو نہین ظاہر ہوتا کہ عفو نہایت بزرگی اور غایت
بردباری کی ہی ولیکن جاننا چاہیئی کہ جو کچہہ کہ مشہور ہے کہ زیادہ تین روز سی رنج
نرکہی یہہ مطلق نہین ہی بلکہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامتی دین ودنیا کے
اسکی آشنائی کی ترک ہی کرنی مین ہو تو اگر زیادہ مدت مذکورہ سی بلکہ تمام عمر
اوسکو نہ دیکہی تو جائز ہے اور اسیطرح منقول ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے
اور بعضون نے اونہین سی ترک کیا تہا یارانہ بعضونکا بسبب نیت کی کہ حاصل تہی
اونکو اوسمین یعنی سلامتی دین کی ولیکن نہ چاہیئی کہ بغض وکینہ نگاہ رکہین کہ یہہ
جائز نہین **ف** یعنی جس صورت مین کہ یقین ہو دنیا کی مضرت کا اور اوسکی لیئی
ترک ملاقات کری تو کینہ نرکہی اور اگر بسبب بددینی اوسکیکے ترک ملاقات کی ہی تو
بغض وکینہ بہی رکہنا چاہیئی کہ آنحضرت نے الحب للہ والبغض للہ کو اسلام کے
شاخون سے فرمایا ہی ۱۲ اور حقوق مسلمان کے سی یہہ بہی ہے کہ احسان کریتو جتنی کہ ہوسکی اور
تمیز نکریتو درمیان اہل و نا اہل کے منقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین

Marfat.com

سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس مال اتنا
ہو نہین سوا مال زکوۃ کے اور اوسکے اہل یعنے لایق کو نہین جانتا ہون کہ
کون ہی پس کس پر تصدق کرون فرمایا کہ تصدق کر جس پر کر سکے تو خواہ
اہل ہو یا نا اہل تا تجکو بہی حقتعالی دے وہ چیز کہ اہل ہی تو اوسکا اور دے
وہ چیز کہ اہل نہین تو اوسکا اور حدیث مین آیا ہی کہ احسان کر ساتھہ اہل و نا اہل کے
اسلیئے کہ اگر وہ اہل اسکا نہین ہی تو تو خود اہل ہی اوسکا یعنے تیرا دینا تو ضایع
نہین ہونیکا اور یہہ طریق کمال صدق و ایمان کا اور ثمرہ کمال جود و عرفان کا ہی
اور جہان کہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق اور مددگار گناہ کا ہی تو نہ دے اوسکو
اور اسمین شک نہین ہی کہ یہہ جملہ حب للہ اور بغض للہ سے ہو گا اور مدار
اسکا نیت پر ہی **ف** حاصل کلام حضرت شیخ رح کا یہہ ہی کہ عدم علم مین دینا
ہر کسیکا روا ہی اور تفتیش و تمیز نکرنا اسکا قبیل عالی ہمتی اور کمال ایمان و عرفان سے
ہی اور درصورتیکہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق و گناہ کا ہو گا جیسے شرابی یا بہنگی کو
دیگا تو وہ اور کثرت اسکی کریگا اوسکو نہ دینا چاہیئے انتہی کہتا ہی مترجم مجدد اس
کتاب کا کہ بعضونکو یہہ نیت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاجونکو دینگے تو اوسکی بہت حاجت
روائی ہو گی یا نیک کو دینگے تو قوت عبادت پر حاصل کریگا اس نیت سے
تلاش کر کر اہل کو دیتا ہی تو امید ہی کہ یہہ نیت اوسکی ہی باعث زیادتی
ثواب کی ہو گی پس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہوئی اور اسکو اور باعتبار یہہ تا ہی بعضی
روایتون ہی سے معلوم ہوتی ہی غرضکہ مدار نیت پر ہی جیسے کہ حضرت شیخ رح نے کہا واللہ اعلم
بالصواب ۱۲ اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ ہر کسی سے بطریق اسکے معاملہ کرے او بطور اسکے
پیش آوے کہ یہہ ہی جملہ احسان اور حسن خلق سے ہی بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ جاہلونسے اظہار علم

چاہیئے اور کم سخنون نادان سے ساتہہ فصاحت وبیان سکے پیش نہ آوے کہ یہہ
سبب ایذا دینے کا ہی یعنے بسبب کم فہمی کے وہ ایذا اوٹہاوینگی اسکے سمجہنے مین
بلکہ اپنے مرتبے سے تنزل کرے اور موافق انکے ہوکہ اسمین ترحم ومحبت کرنا ہی ولیکن جنگ
کہ نوبت ترک دین اور نامشروع کی نہ پہنچے کہ یہہ حسن خلق سے نہین ہی یعنے
مثلا اونکی سی بولی بولنے مین ہتک اسلام کی یا بے ادبی بہ نسبت اسم مبارک
اللہ تعالی کے یا آنحضرت کے وغیرذلک لازم آتی ہی تو موافقت انکی نکرے
اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ تمام لوگونسے کشادہ رو رہے اور نرمی سے
پیش آوے اور ترش رو نہو اور سختی نکرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ السَّہْلَ الطَّلْقَ یعنے خدا تعالی دوست رکہتا ہی آدمی نرمی
کرنیوالے کشادہ رو کو ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا
جانتے ہو تم کہ کسپر حرام ہی آگ دوزخ کی عرض کیا صحابہ نے کہ خدا تعالی اور رسول
اوسکا دانا تر ہی ہمسے فرمایا کہ اوپر آدمی نرم گوی سہل گیر کے اور اور حدیث مین
آیا ہی کہ جنت مین بالاخانے ہین کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور اندر
انکا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیئے ہونگے وہ یا رسول اللہ
فرمایا کہ اوسکے لیئے کہ نرم کہے بات اور کہلاوے لوگونکو کہانا اور نماز
پڑہے راتمین اسحال مین کہ لوگ سوتے ہون یعنے نماز تہجد کی اور مسلمان کے
حقوق سے یہہ بہی ہی کہ وعدہ کو وفا کرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ
دین ہی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین علامت ہین منافقونکی جہوٹ
بولنا وعدہ خلافی کرنی اور امانت مین خیانت کرنی فرمایا کہ جسمین یہہ تین خصلتین
ہوون وہ منافق ہی اگرچہ نماز و روزہ کرے اور وعدہ کو وفا کرنا کرموکی خصلتوں مین

Marfat.com

سی ہی اور کمینہ آدمی مین پورا کرنا وعدہ کا کم ہوتا ہی اور مسلمان کی حقون مین سی
یہہ بہی ہی کہ نہ داخل ہو کسیکی گہر مین مگر باذن اوسکی کہ بی اذن داخل ہونی مین ایذا
و تکلیف اوسکی ہے اور نہایت اذن چاہنی کی تین بار تک ہے اسمین اگر اذن
دی تو جاوی ورنہ پہر اوی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اذن چاہنا تین بار
ہی اول بار اسلیئی ہی کہ چپ ہون وہ تا آواز اوسکی سنین اور دوسری بار اسلیئی
کہ صلاح و تامل کرین کہ آنی دین یا نہ آنی دین اور تیسری بار اسلیئی کہ اذن دین آنیکا
یا پہیر دین اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ بڑہون کا ادب کری اور چہوٹون پر
رحم و شفقت حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بڑہونکا ادب ملحوظ نرکہی اور چہوٹون پر
رحم نکری تو وہ ہم مین سی نہین ہے یعنی ہماری طریق پر نہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بچون پر مہربانی و شفقت بہت رکہتی تہی اور کبہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سفر سی پہر کر آتی اور لڑکی سامنی آتی اوٹہا لیتی اونکو اور بعضونکو آگی اپنی
گہوڑی پر بٹہا لیتی اور بعضونکو پیچہی اور اصحاب کو فرماتی کہ تم بہی اٹہا لو یعنی بعضونکو
اپنی ساتہہ بٹہا لیتی اور بعضون کی لیئے صحابہ کو حکم فرماتی کہ اوٹہا لو یعنی گہوڑون پر
بٹہا لو یا گود مین اوٹہا لو اور جب اُترتے تو لڑکے آپسمین فخر کرتی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مجکو آگی اپنی بٹہایا اور تجکو پیچہی اور جبکہ لڑکونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لاتی تو آپ دعا کرین تو اپنی گود مین بٹہا لیتی اور کبہی کوئی لڑکا جو پیشاب
کردیتا تو آپ اوسکو اپنی گود مین سی اُتار دیتی اور کوئی اُٹہانی لگتا تو آپ منع فرماتی
پہر دعا و شفقت کرتے تا اس لڑکیکی بڑے خوش ہووین اور نہ جانین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوئی اور جب وہ چلی جاتی تو آپ کپڑا دہوتی اور اگر نیا پہل
آتا تو اول لڑکون کو دیتی اور یہہ سنت ہی کہ نیا پہل آوے تو اول چہوٹون

لوگ تو بعد ازان آپ کہاوین یعنی اسلیے کہ وہ خوش ہوجاتے ہین اور بیچ تعظیم و توقیر بڑہون کی حدیثین بہت آئی ہین اور تعظیم بڑہونکی سبب برخورداری اور عمر درازی کی ہے پس یہہ میسر نہین ہوتی مگر اوسکو کہ خدا تعالی نے چاہا ہی کہ عمر اوسکی دراز ہو اور برخوردار ہو اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہے کہ جسکی ہیات ظاہر اور لباس اسکا دلالت کری اسکی عالی مرتبہ ہونی پر تو رعایت اوسکی کری اور محافظت اوسکی مرتبہ کی کرے کہ رعایت منزلتونکی اسمین ہے پس توقیر و احترام اشرف و اکابر کی ایسی ہو کہ جیسی شفقت اراذل و ادنی پر یعنی جیسی یہہ لازم ہی ویسی ہی اوسکو بہی لازم سمجھی اسلیے کہ رعایت ہر ایک کے لایق مرتبہ اسکیکے ہی اور اسکی خلاف مین ایذا دینی ہی اسلیے کہ اگر آدمی معزز و مکرم کی تعظیم نکری تو وہ ایذا پاتا ہی اور اگر مرد فقیر پر تہوڑا سا التفات کری تو وہ اوسمین خوش ہوجاتا ہی آیا ہی کہ آگی ام المؤمنین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی کہانا رکہا ہوا تہا کہ ایک سایل آیا فرمایا کہ دیدو ٹکیا اس فقیر کو بعد اسکی ایک سوار بہی اوس راہ سی گذرا فرمایا کہ بلاؤ اس سوار کو کہانیکی لیئ لوگون نی کہا کہ یا ام المؤمنین مسکینونکو دور سی دی دیتی ہو اور اغنیا کو اپنی سامنی بلاتی ہو فرمایا کہ حقتعالی نے ہر ایک کو مرتبہ اور منزلت دی ہی پس لازم ہی ہمپر کہ حفظ اون منازل کا کرین ہم مسکین راضی ہی ساتہہ ایک ٹکیا کی اور طمع نہین کرتا زیادتی کی اور یہہ غنی ایذا کہینچی اگر اسکو بطریق گداون کی ٹکیا دون پس خوب نہین ہی ایذا مسلمان کی اور منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر کی اندر تہی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع تہی ناگہان جریر بن عبد اللہ بجلی آئی چونکہ جگہہ نپائی تو گہر کی دروازی پر بیٹہہ گئی پس آنحضرت نی اپنا کپڑا لپیٹ کر اونکی طرف پہینکا کہ اسپر بیٹہا پس جریر نے اوس کپڑی کو آنکہون پر رکہہ لیا اور روئی اور کہا کہ یا

رسول اللہ میرا کیا رتبہ ہی کہ آپکے کپڑی پر بیٹھوں اگرمک اللہ کما اکرمتنی
پس دیکھا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ جب آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ
کسی قوم کا تو تعظیم و توقیر کرو اوسکی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتا اور آنحضرت گدّے پر بیٹھے ہوتے اور اوسپر گنجایش ہوتی کہ وہ بھی بیٹھے
آپکے ساتھہ تو آنحضرت گدّہ اپنے نیچے سے کہینچکر اوسکے نیچے بچھا دیتے
اور اگر وہ نہ بیٹھتا تو آپ مبالغہ کرتے یہانتک کہ وہ بیٹھتا صلی اللہ علیہ وسلم
اور حقوق مسلمان سے یہہ بھی ہی کہ صلح کرواوے مسلمانوں میں اگر ہوسکے حدیث
میں آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کروادینی ہی مسلمانوں میں اکرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آیا خبر دوں تمکو اس عمل کی
کہ بہتر ہی درجہ نماز اور روزہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے
یا رسول اللہ فرمایا صلح کروانی درمیان مسلمانوں کے اور کئی جگہہ کہ جھوٹ بولنا
جائز ہی اونمیں سے ایک جگہہ یہہ بھی ہی یعنے دو مسلمانوں کے صلح کروانے میں
بھی جھوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعضے علماء نے کہ دروغ بمصلحت
آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ف کئی جگہہ جھوٹ بولنا جو جائز ہی وہ یہہ ہیں
جو اس حدیث میں مذکور ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں درست
جھوٹ بولنا مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو جھوٹ بولنا مرد کا اپنی بیوی سے تاکہ راضی
کر دے اوسکو یعنے مثلا بیوی سے محبت نہیں رکھتا اور اوسکے خوش کرنیکے لیے
کہدے کہ میں تجھے بہت چاہتا ہوں اور اسیطرح اور روایت میں بیویکو بھی خاوند سے
جھوٹ بولنا جائز ہی یعنے دونوں کو اظہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف واقع ہو تا محبت
پیدا ہو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں یعنے جہاد میں مثلا کہے کہ لشکر اسلام

Marfat.com

دوسکے لیئے یا دشمن سے کہے کہ وہ کہتا تھا تجکو پیچھے سے کوئی شخص مار ڈالوا یا اگرچہ
خلاف واقع ہو یہہ کہنا جائز ہی اور تیسرے نے جھوٹ بولنا آپسکی صلح کروانیکے لیئے
یعنے مثلاً دو شخصوں مین عداوت ہی اور ہر ایک سے کہتا ہی دوسرکی طرف سے کہ وہ
تو تمہاری تعریف کیا کرتا ہی اور تمسے بغض نہین رکہتا تاکہ وہ ملجاوین یہہ
حدیث مشکوۃ مین ہی اور ان جگہونمین جھوٹ بولنا جائز اسلیئے ہوا کہ اگر بیان
واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جھوٹ بولنے مین فتنہ فرو ہوتا ہی ۱۵ اور
حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ مسلمانونکے عیب کا پردہ پوش ہو کہ کسیکا عیب ظاہر
نکرے اگرچہ یقیناً جانتا ہو اوسکے عیب کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
عیب کسی مسلمانکا ڈہانکے حقتعالی عیب اوسکا دنیا اور آخرت مین ڈہانکتا ہی
اور جبکہ خبر دی زناکی ماعز نے کہ بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا مین
مبتلا ہوا تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ڈہانکتا اس عیب کو تو بہتر ہوتا
اور اسی پردہ پوشی کے لیئے کہا ہی علمانے کہ توبہ گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کرنی
چاہیئے اور توبہ گناہ آشکارا کی آشکارا اور جب لازم ہوا ہر کسی پر ڈہانکنا عیوب
اپنے کا واسطے حق اسلام کے تو ڈہانکنا عیوب مسلمانونکا ہی لازم ہوگا بسبب حق اسلام
انکیکے بلکہ لازم تر ہوگا اور یہہ ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے مین فاسد کرنا دین کا
اور ہتک حرمت شرع کی ہی اور واسطے مبالغہ پردہ پوشی ہی کے یہہ بات ٹہہری
کہ ثبوت زنا مین اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہونسے ثابت ہوا اور اگر ثابت نہو
مدعی کو حد قذف یعنے بہتان زناکی ماری جاوے اور صفت غفاری اور ستاری
کی خاصہ باریتعالی کا ہی بیت پس پردہ بیند عملہای بد ٭ ہمان پردہ پوشد
بالای خود ٭ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب روز قیامت کو حقتعالی

حساب ایک بندیکا کریگا اوسکو نزدیک اپنی کریگا اور جامین ...
اور خلق کی آنکھونسی پوشیدہ کریگا پس فرماویگا آیا جانتا ہی تو کہ فلانا گناہ کیا تہا تو نی
اور فلانا گناہ کیا تہا تو نی پس بندہ کہیگا ہان ای رب میری کئی ہین مینی یہہ گناہ
جبکہ اقرار کریگا تو خوف سی نزدیک ہلاکت کی پہنچیگا کہ دیکہی کیا کریگا اللہ تعالی
پس فرماویگا حق جل وعلا ای بندی مین جیسی کہ تیری گناہونکو دنیا مین بہت ڈہانکتا تہا
آخرت مین بہی غفاری کرونگا یعنی بہت بخشونگا گناہ تیری اور یہہ معاملہ مسلمانونکی
ساتہہ ہوگا اور کافرونکو رسوا کریگا اور ہر طرف ملایکہ آواز کرینگی ہٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۞ یعنی یہہ وہ لوگ ہین کہ جہو ہٹہ
بولی اپنی پروردگار پر آگاہ ہو کہ لعنت ہی اللہ کے ظالمون پر نعوذ باللہ
منہا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کان رکہی مسلمانون کے خبرون پر یعنی
جیسی جاسوس تجسس خبرونکی کرتے پہرتی ہین اور اونکو خوش نہ آوے یہہ
فردای قیامت کو اوسکی کان مین شیشہ ڈالین سگے اور ایکبار آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی ایک چور کو لای پس حکم فرمایا ساتہہ ہاتہہ کاٹنی
اوسکی کی جیسی کہ حکم شریعت کا ہی چورونکی لیئی اور چہرۂ مبارک حضرت کا
متغیر ہوا پوچہا لوگون نی کہ کیا مکروہ جانا آپنی یا رسول اللہ اوسکی ہاتہہ کاٹنی کو
فرمایا کہ مجکو قایم کرنے حدود شرع سی چارہ نہین ہی لیکن تم بیچ حق بہائی
اپنی کی مددگار شیطان کی نہو اور عفو اور پردہ پوشی کیا کرو اِنَّ اللّٰہَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۞ یعنی تحقیق اللہ بہت بخشنی والا مہربان ہی حدیث مین آیا
ہی کہ ایکروز آنحضرت نی فرمایا کہ ای وہ گروہ کہ ایمان لای ہو تم زبان سی اور نہین
داخل ہوا ہی ایمان تمہاری دلون مین غیبت کیا کرو لوگونکی اور ...

ہوئی گناہون نیک یا خدا تعالی ڈرپے تمہاری گناہون کی تو ڈری اور جسکی گناہون کی ڈہیلی خدا تعالے ڈریگا فضیحت کریگا اوسکو اگرچہ سو پردہ مین ہوگا منقول ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی کان مین ایک شب ایک شخص کے گہر مین سی آواز گانیکی آئی آپ دیوار پر سے کودکر اوس گہر مین گئی ایک شخص کو دیکہا کہ شراب پی رہا ہی اور ایک عورت اوسکی سامنی بیٹہی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی ای دشمن خدا یہہ کیا گناہ ہی کہا اوسنی ای امیر المؤمنین مینی اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپنی تین چیزین کین ہین ایک تو جاسوسی کی آپنی حالانکہ قرآن مین ہی وَلَا تَجَسَّسُوا اور دوسری یہہ کہ آپ گہر کے پچہواڑی سی آئی حالانکہ قرآن مین ہی لَيْسَ الْبِرُّ اَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اور تیسری یہہ کہ بی اذن و بی سلام گہر بیگانہ مین آپ چلی آئی حالانکہ قرآن مین ہی لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا پس حضرت عمر رض ساکت ہوئی پہر فرمایا کہ توبہ کریگا تو اگر معاف کرون مین تجکو کہا اوسنی قسم ہی اللہ کی یا امیر المؤمنین اگر معاف کروگی تو پہر مین گرد اس گناہ کی نہین پہرنیکا پس آپنی معاف کیا اور باہر نکل آئی رضی اللہ عنہ اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ تہمت کی جگہونکی جانی سی پرہیز کری تا لوگ بدگمانی مین نہ پڑین اور غیبت نکرین کہ اسمین ضرر انکی دین کا ہی اور چونکہ یہہ سبب اسکا ہوگا یہہ بہی گناہ مین شریک ہوگا کیونکہ جو کوئی سبب گناہ کا ہوتا ہی وہ بہی اوسمین شریک ہوتا ہی چنانچہ اسی سبب سے قرآن مجید مین منع فرمایا اللہ تعالی نی بتونکی برا کہنی سی سامنی کفار کی تا وہ برا نہ کہنی لگین خدا تعالی جل جلالہ کو اس آیۃ مین وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

Marfat.com

یعنے اور نہ برا کہو تم اونکو کہ نکا خطا ہین [illegible]
کو پس برا کہین گے وہ اللہ کو بڑہ کر از راہ نادانی کے اونکو [illegible]
فرمایا کہ کبایر سے ہی گالی دینا آدمی کا اپنے مان باپ کو عرض کیا صحابہ
کہ یارسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے مان باپکو فرمایا ہان گالی دیتا ہی
کسی اور کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی [illegible]
ماکو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی مان کو یہہ حدیث بخاری مسلم مین ہی پس جو کہ یہہ
سبب ہوا مان باپکے گالی دینے کا گویا اسنے گالی دی اور بیچ دفع کرنے تہمت
کے بسبب خوف بدگمانی لوگون کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت
ساتہہ ایک بیوی کے اپنی بیویونمین سے باتین کر رہے تہے اور ایک آدمی
وہانسے گذرا پس حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے یہہ بیوی میری
ہی صفیہ اوسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپکے حق مین کسکو گمان بد ہی کہ آپ
ایسا فرماتے ہین فرمایا کہ وسواس شیطان سے نڈر نہونا چاہیئے کہ وہ بنی آدم کے
بدن مین مانند خون کے جاری اور سرایت کئی ہوئے ہی اور حضرت عمر رض
ایک شخص پر گذرے کہ وہ سر راہ ایک عورت سے باتین کر رہا تہا پس اوٹہایا حضرت
عمر نے اوسپر درہ اوسنے کہا یا امیر المومنین یہہ بیوی میری ہی فرمایا کہ کیون
ایسی جگہہ باتین کین تونے کہ کوئی دیکہتا نہین اور گمان بد نہ لیجاتا اور حقوق [illegible]
یہہ ہی کہ سفارش کرے محتاجونکی اوس شخص سے کہ وہ اوسکے نزدیک کچہ
عزت رکہتا ہو اور سعی کرے بیچ حاجت روائی مسلمانونکے حدیث شریف مین آیا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے پاس لوگ حاجتونکے [illegible]
لیئے آتے مین اور سوال کرتے مین اور تم میرے پاس ہوتے ہو [illegible]

Marfat.com

پاوٴ اور فرماتے کہ مین تاخیر کرتا ہون کام مومن تاکہ تم سفارش کرو اور ثواب
اوسکا پاوٴ اور بادشاہون کی صحبت مین جو کچھہ فواید مین ازانجملہ ایک یہہ
بھی فائدہ ہی کہ کسیکی سفارش کردیا کریگا کہ بھلی راہ بتادینے کا بڑا ثواب آیا ہی
ف آیا ہی کہ جو کوئی رہنمائی کرتا ہی کسیکو اچھی بات کی تو اوسکو بھی
ثواب ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کرنیوالیکو ہوتا ہی مثلا ایک شخص نے کسی سے
کسیکو کچھہ دلوادیا یا قصور کسیکا معاف کروادیا یا ظلم سے اور خلاف شرع باتون
سے باز رکھا کسیکو تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوگا جیسا اوسکے
کرنیوالیکو ہوگا اور اور روایت مین آیا ہی کہ اللہ مدد کرتا ہی جبتک بندہ بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہی
اسیطرح اور بہت روایتین آئی ہین پس یہہ عجب نعمت ثواب کی ہی اور
بلا مشقت حاصل ہوتی ہی ذرہ سی زبان ہلا دینے مین افسوس ہی کہ
اسسے لوگ ایسے غافل ہین کہ خیال بھی نہین کرتے اسکا لیکن چاہئے کہ قصد
و نیت بادشاہون کی صحبت سے یہی ہو کہ لوگون کے کام مومنین سعی کرتا
رہونگا نہ یہہ کہ اسکو بہانہ انکی صحبت کا کرے اور لوگونکے آگے دلیل اسکو
لاوے ف یعنے انکی صحبت مین آفات بھی بہت ہین پس اگر خالص
نیت مذکورہ رکھے تو جایز ہوگا اور اگر نفس بہانہ اسکا کرتا ہی اور
لوگونسے یہہ اظہار کرتا ہی کہ مین انکی صحبت مین اسلیئے آتا ہون اور مقصود
قصدا خواہش نفسانی ہی تو اچھا نہین اللہ تعالی علام الغیوب ہی
ہر ایک کی نیت کو وہ جانتا ہی وہان بہانہ بازی کچھہ کام نہین آنیکی ط
اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ ابتدا کرے ساتھہ سلام علیک کے پہلے بات
کرنیکے اور داخل ہونیکے مجلس مین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سلام علیک کرتا ہی

Marfat.com

ہی مسلمان اپنی بھائی مسلمان سے اور وہ جواب دیتا ہی اسکو تو صلوات بھیجتی
ہین اوسپر ستر فرشتی اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ ملایکہ تعجب کرتے ہین اوس
مسلمان سے کہ ملاقات کرتا ہی ایک مسلمان سے اور سلام علیک نہین کرتا اوستی نیکی
اسلیے تعجب کرتی ہین کہ بڑا نادان ہی کہ ذرہ سی زبان ہلانی مین ثواب بہت سا تہا
اوستی محروم رہا اور لکھا ہی علمانی کہ بجای سلام کی اگلی امتونمین سجدہ تہا اور
سلام مخصوص ہماری ہی پیغمبر کی امت کی لئی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہل جنت
کا بہی سلام علیک ہوسگے اور جسکو جانی کہ جواب نہین دینی کا اوستی سلام علیک
نکرے کہ منقول ہی بعضی اگلے بزرگون سے کہ وہ ایک قوم پر گذرے اور سلام نکیا
اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہین ہے مجکو سلام کرنی سے مگر خوف اسکا کہ مبادا یہہ جواب
نہ دیوین اور لعنت کرین اپر ملایکہ اور چاہیے کہ جب اپنی گہر مین آوی تو سلام علیک
کری اگرچہ وہ گہر لوگون سی خالی ہو کہ وہان ملایکہ موجود ہوتی ہین حدیث مین
آیا ہی کہ اس فعل سی برکت ہوتی ہی گہر مین **ف** اور ایک روایت بیہقی کی
مین آیا ہی کہ جب آؤ تم گہر مین تو سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گہر سی تو
رخصت کرو انکو ساتہہ سلام کی اور بعضون نے لکہا ہی کہ جس گہر مین کوئی ہووی
نہین تو یون کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ساتہہ نیت ملایکہ
کی کذا ذکر علی القاری اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر شکوہ اپنی محتاجگی اور تنگدستی کا کیا آپنی فرمایا
کہ جب جاوی تو گہر مین سلام علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد
اسکی سلام مجہپر بہیج یعنی صلی اللہ علی محمد یا مانند اسکیکے کہہ اور قل ہو اللہ شریف
ایکبار پڑہہ پس اوس شخص نے یہہ کیا اسکو بہت دیا اللہ تعالی نے

Marfat.com

اوسکو رزق یہان تلک بانتتا تہا وہ اپنی ہمسایون اور قرابتیون کو یہہ
حصن حصین کی مصنف نی بیچ مفتاح حاشیۂ حصن کے نقل کیا ہی اور مستحب ہے کہ
جواب سلام مین کچہہ زیادہ کرنے یعنی اگر وہ کہین السلام علیکم تو جواب مین کہے
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلیئے کہ قرآن مجید مین ایا ہی وَاِذَا حُیِّیتُم
بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحسَنَ مِنھَا اَو رُدُّوھَا یعنی جب سنتی کوئی سلام علیک کہی ساتہہ
سلام علیک کے تو جواب دو بہت اچہا ہے یعنی کچہہ زیادہ کر کر یا جو نکا تون
جواب دو اوسکا ف بلکہ سلام علیک کرنے مین بہی جتنی لفظ زیادہ کریگا ثواب
زیادہ پاویگا حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کی پاس حاضر ہوا
اور کہا السلام علیکم حضرت نی اوسکی سلام کا جواب دیا پہر وہ بیٹہا پس فرمایا آپنی
کہ اسکو دس نیکیان حاصل ہوئین پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم و
رحمۃ اللہ حضرت نی اوسکی سلام کا جواب دیا پس بیٹہا وہ پس فرمایا اسکو بیس
نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت
نی اوسکی سلام کا جواب دیا پس بیٹہا پس فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین یہہ حدیث
ترمذی اور ابوداؤد مین ہے اور ابوداؤد کی ایک اور روایت مین ایسی حدیث
آئی ہی اور اسمین یہہ زیادہ آیا ہی کہ پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نی اسکو چالیس نیکیان ملین اور فرمایا اسیطرح
ہوتی جاتی ہین زیادتیان یعنی جتنی لفظ بڑہتے جائینگے ویسا
ہی ثواب بڑہتا جاویگا اور اگر ایک شخص جماعت مین سے
سلام علیک کرے تو کفایت کریگا سب کی طرف سے
یعنی سنت ادا ہو جاتی ہی سبکی طرف سے اور اسیطرح جواب مین اگر ایک شخص جواب

Marfat.com

دیگا کافی ہی یعنے جب واجب ادا ہوجائیگا سبکی طرف سے اور ہو ارکو
چاہیئے کہ پیادہ سے سلام علیک کرے اور پیادہ یا چلنے والا بیٹھے سے اور تہوڑے
لوگ بہت سے اور چہوٹا بڑے سے کہ حدیث مین اسیطرح آیاہی اور جب
مجلس مین آوے چاہیئے کہ سلام کرکر بیٹھے اور جب اوٹھے تو بہی سلام کرے
اور ذمیون سے سلام علیک نکرے اور اگر وہ سلام کرین تو جواب مین ہداک اللہ
اور مانند اسکیکے کہے اور کافر کتابی کے جواب مین علیکم کہے فقط ف کتاب
مغنی الطالب مین لکہاہی کہ ابتدا کرنی ساتہہ سلام کے سنت ہی اور جواب دینا
اسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی درجہ والا اپنے سے کم درجہ والے
پر ابتدا ساتہہ سلام کے کرے جیسے سوار پیادہ اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا
بیٹھے ہوئے پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنے تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک کا
جماعت مین سے اور اسیطرح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے کافی ہوگا اور امام
ابو اللیث سے آیا ہی کہ آنیوالا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے اگر کوئی مسجد مین
(سلام ہو اوپر ہمارے ہمارے رب کی طرف سے)
نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتے ہون تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور
(سلام ہو اوپر ہمارے اور اوپر نیک بندون اللہ کے)
اگر نماز مین نہون تو السلام علیکم کہے اور قبرون مین جاوے تو کہے السلام علیکم اہل
الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم
العافیۃ یعنے سلام ہو تمپر ای قبروالون کہ مؤمنین اور مسلمین ہو اور انشاء اللہ ہم بہی
تمہارے ساتہہ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیئے اور تمہارے لیئے عافیت
اور سلام حقوق اسلام سے ہی آشنائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان
مسلمان سے ملے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونے دیوار یا درخت یا مانند
اسکیکے ہو ف منقول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم

پاس حاضر ہوی اور کہا السام علیک اور سام بغیر لام کے معنے ہین موت پس
معنے السام علیک کے ہوئے موت ہو تجہپر پس فرمایا حضرت نبی علیکم پس
ام المومنین عائشہ رض نے کہا علیکم السام ولعنۃ اللہ آنحضرت نے فرمایا کہ ای
(تمپر موت ہو اور لعنت اللہ کی)
عائشہ خدا دوست رکہتا ہی نرمی کو ہر چیز مین عائشہ نے کہا کہ آپنے سُنا
کہ کیا کہا اونہون نے یارسول اللہ یعنے آپکو سو فرمایا کہ مینے بہی تو کہا علیکم
یعنے اونکا کو سنا اونہین پر رد کردیا اور انگلی اور ہاتہ سے سلام نکرے کہ
یہہ سلام نصاری اور یہود کا ہی اور وقت سلام کرنیکے جہکنے نہین کہ حدیث
مین اسّے منع آیا ہی ف طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکانا پیٹہہ کا
مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کے بیچ منع ہونیکے اسّے اگرچہ بہت وہ
لوگ کہ منسوب ساتہہ علم و صلاح کے ہین اسکو کرتے ہین لیکن اعتبار و اعتماد اسپر نکرنا چاہیے
اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے
کوئی آگے کسیکے زمین کو یا پیٹہہ ٹیڑہی کرے یا سر جہکاوے کافر نہین ہوتا بلکہ
گنہگار ہی اسلیئے کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشایخ نے بیچ منع
کرنیکے اسّے تشدید و تغلیظ بہت کی ہی کہ کہا ہی کَادَ الْاِنْحِنَاءُ اَنْ یَکُوْنَ
کُفْرًا یعنے جہکنا قریب کفر کے ہی واللہ اعلم یہہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے ترجمہ
مشکوۃ مین لکہا ہی کلہ اور جو کوئی پیشاب کرتا ہو اوسے سلام علیک نکرے اور اگر کوئی
کرے ہی تو اوسکو چاہیئے کہ جواب نہ دے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک
کی اسحال مین کہ آپ پیشاب کرتے تہے آپنے جواب اوسکو نہ دیا اور مکروہ ہی پہلے کہنا علیک کا یعنے یون نہ کہے علیک السلام
ایک شخص نے اسطرح حضرت سے سلام علیک کی فرمایا کہ یہہ سلام میت کا ہی یعنے قبر پر جاکر یون سلام
کیا کرتے ہین پس فرمائی یہہ بات بعد اوسکے فرمایا کہ جب ملے کوئی تم مین سے اپنے بہائی مسلمان سے تو چاہیئے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Marfat.com

سلام کا اور چھینک کا فی الفور واجب ہے تاخیر نہین جایز اور جس خط مین سلام ہو
تو واجب ہے جواب لکھنا اوسکا مانند جواب دینے سلام کی اور اگر کہی کہ میری
طرف سے فلانے کو سلام کہہ دینا تو واجب ہے سلام کہہ دینا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق
پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو یہہ مسایل درالمختار سی لکھی گئی ہین اور کتاب
معدن الجواہر مین مسائل سلام کی خوب مفصل لکھی ہین جسکو دیکھنا منظور ہو اوسمین
دیکھی لے اور سلام کی ساتھ مصافحہ کرنا ہی سنت ہی حدیث مین آیا ہی کہ
جب ملاقات کرین دو مسلمان اور مصافحہ کرین آپسمین تقسیم کیجاتی ہین درمیان
اونکی ستر مغفرتین اونہتر تو اوسکے لیئ کہ تازگی اور کشادہ روئی اوسکی زیادہ ہو
یعنی جو کوئی بہت کشادہ پیشانی او خوشی سی کریگا اوسکو اسقدر ثواب حاصل ہوگا
اور ایک باقی کی دوسری کی لیئ ہوگی اور اوسکو بڑا ثواب اسلیئ ملا کہ اوسنی خوشی سے
مؤمن کا دل خوش کیا اور مؤمن کی دل خوش کرنیکا بڑا درجہ ہی اور اور حدیث مین
آیا ہی کہ نازل ہوتی ہی مغفرت سو درجہ نوے تو اوسکی لیئ کہ ابتدا کی ہی اور دس
دوسری کی لیئ اور منقول ہی کہ ایک صحابی حضرت کی پاس آئی اور سلام کیا آنحضرت
وضو کرنی مین مشغول تہی پس جواب انکو نہ دیا جب فارغ ہوئی تو جواب دیا اور مصافحہ
کیا اون صحابی نی کہا یا رسول اللہ مین پاس مصافحہ کرنیکو اخلاق عجم سی جانتا تہا فرمایا
جبکہ دو مسلمان ملاقات کرین اور مصافحہ کرین جہڑتی ہین گناہ اونکی جیسی کہ جہڑتی
ہین پتی درختون کے اور معانقہ نہین ہی اوس شخص کے ہاتہ چومنی کا کہ بزرگ ہی دین مین
بسبب تبرک و تعظیم دین کے منقول ہی ابن عمر رض سی کہ ہم بوسہ دیتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی دست مبارک پر اور یہہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا یا رسول اللہ
اذن دیجیئی مجکو کہ بوسہ دیون آپکی سر اور دست مبارک کو پس اذن دیا اوسکو اور یہی

یعنی ستر مین سے اونہتر اوسکی

منقول ہی کہ جب ابو عبیدہ نی حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکہا مصافحہ کیا اور بوسہ دیا انکی ہاتہہ کو اور وہ دونو رقت ہوئی اور بعضی حدیثونمین بوسہ دینی سی ممانعت ہی آئی ہی منقول ہے انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ آیا جہکا کرین ہم وقت سلام کی فرمایا کہ نہین پہر کہا مینی یا رسول اللہ آیا بوسہ دیا کرین ہم آپسمین فرمایا نہ کہا مینی آیا مصافحہ کیا کرین ہم فرمایا ہان اور ہوسکتا ہی کہ مراد اس بوسہ سی غیر ہاتہہ پر ہو واللہ اعلم

ف کتاب درر مین ہی کہ مضایقہ نہین مرد عالم اور پرہیزگار کی ہاتہہ چومنی کا بطریق تبرک کے اور بزازیہ مین ہی کہ چومنا عالم کی سر کا اچہا ہی انتہی اور نہین رخصت بیچ چومنی ہاتہہ غیر عالم و عادل کے ہو المختار اور محیط مین ہی کہ واسطی تعظیم اسلام اور اکرام اوسکے جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی اور یہہ جو کرتی ہین جاہل کہ چومتی ہین ہاتہہ اپنا جسوقت کہ ملتی ہین کسی سے پس یہہ مکروہ ہی نہین اجازت ہی اسمین اور یہہ جو جاہل لوگ کرتی ہین آگی امرا و علما کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا ساتہہ اوسکی دونو گنہگار ہوتی ہین اسلئی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کی اور کافر ہوتا ہی زمین بوسی کرنی والا اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور تحیہ کے یعنی بجای سلام کی ہو تو کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی اور کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع واسطی غیر خدا کی حرام ہی جیسی تواضع غنی کی واسطی غنا اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی تواضع کی غنی کی اسکی غنا کی لیی جاتا رہا دو تہائی دین اوسکا انتہی اور تواضع اہل شرف اور اہل علم دینی کی تواضع واسطی اللہ کی اور واسطی رضا اسکی کی ہی نہ واسطی غیر اللہ تعالی کے یہہ مسائل در المختار اور قرۃ الانوار مین سی لکہی ہین اور بعضی لوگ جنکو منع کیا اسی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا قبرونکی آگی یا مزارونکی چوکہٹون پر بوسہ دیتی ہین بہت برا ہی اسلئی کہ علت جو بیان کی اسمین منتا بہت پرستی کی یہہ ہا ہی پائی جاتی ہی بلکہ یہہ زیادہ

ہی اوسسے اور ایسا ہی بوسہ دینا قبر پر منع ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے مدارج النبوۃ
مین لکھا ہی کہ بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور کلہ رکھنا اوسپر حرام و ممنوع ہی
اور بیچ بوسہ دینے قبر والدین کے روایتین فقہ کی نقل کرتے ہین لیکن صحیح یہہ ہی کہ نہین
جائز ہی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا اور سجدہ کرنیکو جو حرام و ممنوع کہا تفصیل اسکی
مأتہ المسائل مین خوب لکہی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر حرام کبیرہ ہی
اور اگر واسطے عبادۃ کے غیر خدا کو سجدہ کرے موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو
خواہ قبر ہو یا غیر قبر سجدہ کرے بدون حضور نیت کے وہ بہی موجب کفر ہی چنانچہ یہہ
بات فقہ کی کتابوں سے معلوم ہوتی ہی انتہی اور اکرام یعنے خاطر داری کرنی اور
گلے لگنا اور بوسہ لینا وقت آنیکے سفر سے وارد ہوا ہی اور گلے لگنا مکروہ ہی وقت
خوف فتنہ کے اور اوٹہنا تعظیم کے لیئے ہی مکروہ ہی اگر ہو بطریق عظمت دنیا کے نہ بطریق
عظمت دین کے یعنے بلحاظ امارت اور ثروت کے نہین درست ہی اور بلحاظ بزرگی علم
وغیرہ کے درست ہی اور مسجد مین اوٹہنا تعظیم کے لیئے بہت مکروہ ہی کہ مسجد جگہہ
عبادت حق کی ہی پس شریک نہ کرے دوسریکو یعنے وہان اللہ ہی کی عبادۃ و تعظیم ہونی
ہی اور کی وہان تعظیم کرنی نہ چاہیئے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے لیئے نہ اوٹہا
کرتے تہے اسلیئے کہ حضرت کو خوش نہ آتا تہا اوٹہنا اور فرماتے تہے کہ یہہ عجمیونکے تکلفات
مین سے ہی اور جو کچہہ کہ مسنون ہی یہہ ہی فراخی کر دینی جگہہ مین اور ظاہر کرنا خلق کا
اور تازہ روئی اور دعا کرنی لیکن چونکہ اس زمانہ مین تکلفات لوگونمین زیادہ ہوگئے
ہین اور نفسانیت انکی طبیعتونمین جبلی ہوئی ہی اوٹہنا بقصد اکرام اسلام کے واسطے
دفع ایذا کے مضائقہ نہین اور اگر یارونمین یہہ رسم نہو تو بہتر ہی کہ وہان تکلف نہین
ہوتا ف کتاب مفتی الطالبین مین لکہا ہی کہ قیام یعنے اوٹہنا واسطے تعظیم بادشاہ

والدین اور دیندار اور پرہیزگار اور بزرگونکے مستحب ہی اور فاسق
اور فاجر کے لیئے مکروہ و ممنوع ہی ط اور علما کی رکاب پکڑنی بہی داخل توقیر و تعظیم
کے ہی اور اقوال صحابہ کے اسکے حق مین وارد ہوئے ہین آیا ہی کہ ابن عباس اور
زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین بیٹھے ہتے جب زید بن ثابت سوار ہوئے
تو ابن عباس نے رکاب زید کی پکڑی زید نے کہا چہوڑ دو رکاب کو ای چچا کے بیٹے
رسولخدا کے ابن عباس نے کہا اسیطرح حکم کیئے گئے ہین ہم یہہ کہ کرین ہم ساتہ
علما اپنے کے پس زید نے ہاتہہ ابن عباس کا پکڑا اور چوما اور کہا اسیطرح حکم
کیے گئے ہین ہم کہ کرین ساتہہ اشراف اپنے کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ
جان اور مال اور آبرو مسلمانونکی حتے الوسع ظالمونکے ہاتہہ سے نگاہ رکہے اور
مظلومونکی فریاد کو پہنچے اور مددگار اونکا رہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسکے آگے فریاد
کرے بہائی مسلمان اوسکا اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر اور پہر مدد نکرے تو رسوا
کریگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی مدد کریگا بہائی مسلمان کی مدد
کریگا اوسکی حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی
نگاہ رکہے آبرو مسلمانونکی دنیا مین حق تعالی روز قیامت کے فرشتہ اوٹہاویگا
کہ اوسکو آگ دوزخ سے نگاہ رکہیگا اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ جب وہ چہینک
کر الحمد للہ کہے تو جواب دے ساتہہ یرحمک اللہ کے اور حدیث مین ہی کہ جب چہینکے کوئی
تم مین سے تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور جب وہ یہہ کہے تو کہے وہ شخص کہ اوسکے پاس ہو
یرحمک اللہ اور جب وہ یہہ کہے تو چہینکنے والا پہر کہے یغفر اللہ لی و لکم ف کتاب منعی الطلاب
مین لکہا ہی کہ چہینکنے والیکو مستحب ہے کہ چہینکنے مین آواز بلند نکرے اور بعد چہینکنے کے الحمد للہ آواز بلند سے
کہے تاکہ اوسکا ہمنشین یرحمک اللہ کہے اور چہینکنے والا پہر جواب دینے والیکو کہے یغفر اللہ لنا

Marfat.com

ولکم یا کہی یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہہ حمد کرلی اور جواب دینا تین چہینکون تک ہی
اور بعد اسکی چہینکنی والا ہربار حمد کہی اور سننی والا چاہی جواب دی چاہی نہ دی اور
یہہ جواب دینا اوس جگہہ ہے کہ چہینکنی والا الحمد للہ آواز بلند سی کہی والا جواب
نہین وجب ہی اور اگر وقت قضاء حاجت کی یعنی پاخانہ مین یا جماع کی وقت
چہینکی تو دلمین حمد کہی آیا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی سوال کیا یارب العزۃ
ہم کبھی ایسی حالمین ہوتی ہین کہ تیرا ذکر اوسحالمین بی ادبی جانتی ہین مانند جنابت
اور پاخانہ کی حکم ہوا اُذکرونی علی کل حال یعنی یاد کرو مجکو ہر حال اور ایسی وقت
دل ہی مین یاد کیا کرو اور حدیث مین آیا ہی کہ جواب دینا تین چہینکون تک ہی اور
زیادہ اسکی زکام ہی اور یہہ بہی منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جواب دیا ایک
چہینکنی والیکا پہر اوسنی ایک چہینک اور لی فرمایا کہ تو زکامی ہی اور منقول ہی کہ جب
آنحضرت چہینکتی تو آواز کو پست کرتی تہی اور موہنہ کو ہاتہہ یا کپڑی سی ڈہانک لیتی آیا ہی کہ
یہود حضرت کی سامنی قصداً چہینکتی تہی باُمید اسکی کہ یرحمکم اللہ کہین لیکن آنحضرت یہدیکم
اللہ کہتی تہی اور حدیث مین آیا ہی کہ چہینک رحمٰن سی ہی اور جمائی شیطان سی یعنی چہینک
سی دماغ ہلکا ہو جاتا ہی اور عبادت بہ نشاط ادا ہوتی ہی اسلیئی اسکو رحمٰن کیطرف نسبت کیا
اور جمائی علامت کسل و ثقالت کی ہی اوستی شیطان خوش ہوتا ہی کہ مین اب خوب اسپر
قادر ہونگا اسلیئی اسکو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقع مین پیدا کرنیوالا دونوکا اللہ تعالی
ہی ہی اور فرمایا جب کہی آہ آہ جمائی لینی مین جیسی کہ جمائی لینی مین عادت ہی اسطرح
آواز کرینگی تو ہنستا ہی شیطان اوسکی پیٹ مین صدقت یا رسول اللہ ف منیۃ المصلی
مین لکہا ہی کہ جمائی شیطان سے ہی جبکہ جمائی آوی تو ہاتہہ اپنا موہنہ پر رکہہ لے اور آواز بلند
نکری بلکہ تا مقدور مطلقاً آواز نکرنی اور حقوق مسلمان یہہ ہے کہ شریر ونسی پرہیز کری اور سلام

خلق اور مدارات کی اپنی تئین اکی شر سی نگاہ رکہی اور اونکی برائی موہنہ پر نہ لاوی کہ یہہ
موجب فتنہ و فساد کا ہی اور یہہ نفاق نہین ہی بلکہ یہہ دفع کرنا شر کا ہی نفاق وہ ہی کہ
اہل خیر کیطرف سے دلمین برائی رکہی اور زبان سی نرمی کری ابو درداء نی کہا کہ ہم تبسم کیا
کرتی ہین ایک قوم کی موہنہ پر اور دل ہمارے لعنت کرتی ہین اوپر اونکے اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما بیچ تفسیر اس آیۃ کی لائی ہین وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ یعنی مسلمان
(دفع کرتی ہین ساتہہ بہلائی کے برائی کو)
دور کرتی ہین فحش اور ایذا کو ساتہہ سلام و مدارات کی ام المومنین حضرت عائشہ رضی
فرماتی ہین کہ ایک شخص نے اذن چاہا آنی کا آنحضرت کی پاس پس فرمایا آپ نے آنی
دو کہ وہ مرد بد ہی اور جب وہ آیا تو آپ نے اوس سی اتنا نرم کلام کیا کہ جانا مین نی کہ اسکو
دوست رکہتی ہین پس جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ
یہہ کیا حال تہا کہ اول آپ نے اوسکو مکروہ رکہا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئی
فرمایا اے عائشہ بدترین لوگونکا خدا تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے کہ چہوڑین اوسکو
لوگ بسبب فحش گوئی اوسکے نعوذ باللہ منہا اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ فقیرون اور
مسکینون سے اختلاط کری اور یتیمون پر شفقت و احسان اور ہمنشینی اور مصاحبت
خاص اغنیا ہی کی اختیار نکری کہ دعا آنحضرت کی یہہ تہی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ
مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ اور حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام جب مسجد
مین آتی اور کسی مسکین کو بیٹہا دیکہتی تو اوسکی ساتہہ بیٹہتی اور کہتی ایک مسکین ہمراہ
مسکین کے بیٹہا اور کہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو کوئی نام بہت پیارا نہ تہا مگر کہا
جاتا یا مسکین یعنی اس مسکین کہنی کو بہت دوست رکہتے تہے کعب احبار نقل
کرتے ہین کہ جہان قرآن مین یا ایہا الذین آمنوا واقع ہے
بجا اسکی توریت مین یا ایہا المساکین واقع ہے اور

Marfat.com

حضرت موسی علیہ السلام نے سوال کیا کہ ای رب العزت تجکو کہان طلب کرون
مین فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور ہو
تم موتے سے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ موتے کون ہین فرمایا کہ اغنیا اور
بیچ خبرگیری یتیم کے اور شفقت کرنیکے اوسپر ثواب بیشمار آیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین اور غمخوار یتیم کا بہشت مین ہم ہونگے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی رکہے ہاتہہ اپنا یتیم کے سرپر از راہ رحم کرنیکے ہوگی اوسکے لیئے بقدر
شمار ہر بال کے نیکی اور فرمایا کہ بہترین گہرونکا وہ گہر ہی کہ اوسمین احسان کرین ساتہہ
یتیم کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ ہمیشہ خیر خواہ مسلمانونکا ہو اور اونکی
حاجت روائیومین سعی کرے اور ہمیشہ درپی اسکے رہے کہ کسی مسلمان کا
دل شاد کرے حدیث مین آیا ہی کہ مومن وہ ہی کہ مسلمانونکو مانند اپنے چاہے اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ ایک ساعت رات یا دن سے کسی مسلمانکی حاجت
مین صرف کرے خواہ وہ حاجت برآوے یا نہ برآوے بہتر ہی اوسکے لیئے دو مہینے کے اعتکاف
سے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی خوش کرے دل کسی مسلمان کا یا مدد کرے کسی مظلوم
کی تہتر مغفرتین دیگا اوسکے لیئے حقتعالی اور حدیث مین آیا ہی کہ دو خصلتین
ہین کہ اونسے بالاتر کوئی نیکی نہین ہی ایمان لانا ساتہہ اللہ کے اور نفع پہنچانا اللہ کے
بندونکو اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہترین اعمال سے ہی شاد کرنا کسی مسلمانکی
خاطر کا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مدد کر اپنے بہائی مسلمانکی ظالم ہو یا مظلوم
عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہوگا فرمایا ساتہہ منع کرنیکے
ظلم سے یعنی اوسکی مدد یہہ ہی کہ اوسکو ظلم سے باز رکہے اور منقول ہی معروف کرخی
رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی ہر روز یہہ دعا تین بار پڑہے اوسکو ابدال مین لکہتے ہین اللّٰہم

اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ
سنوار امت محمد کو یا اللہ رحم کر امت محمد پر یا اللہ دور کر غم امت
مُحَمَّدٍ ٭ ف امام غزالی احیاء العلوم مین لاے ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز
محمد سے
تین بار پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ
یا اللہ بخش امت محمد کو یا اللہ رحم کر امت محمد پر یا اللہ
تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ٭ اوسکو ابدال کے درجہ مین لکہتے ہین یہہ حضرت شیخ
درگذر کر امت محمد سے
عبد الحق نے مشکوة کے ترجمہ مین لکہا ہی ٥ اور حقوق مسلمانسے یہہ ہی کہ عیادت کو
جاوے بیمار کی کہیچ عیادت مریض کے ثواب بیشمار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت
کرے بیمار کی اول روز مین تو دعا ساتہہ رحمت و مغفرة کے کرتے ہین اوسکے
لیئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادة کرے اوسکی آخر روز مین یا اول شب
مین تو دعا مغفرة و رحمت کی کرتے رہتے ہین ستر ہزار فرشتے صبح تک اور
ہوتا ہی اوسکے لیئے باغ جنت مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت
کرے بیمار کی ہمیشہ بیٹہا جاتا ہی دریاء رحمت مین یہانتک کہ بیٹہتا ہی پس جب
بیٹہتا ہی غوطہ مارتا ہی دریاء رحمت مین ف اور روایت مین آیا ہی کہ
فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچہی طرح وضو
کرے اور عیادت کرے اپنے بہائی مسلمان کی واسطے طلب ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ
سے بقدر مسیرہ ساٹہہ برس کے ٥ اور آداب عیادت سے یہہ ہی کہ بہت نہ بیٹہے بیمار کے
پاس مگر یہہ کہ راضی ہو بیمار بہت بیٹہنے سے اور اوسکا حال اچہی طرح پوچہے اور اظہار
رقت کا کرے اور دعا کرے اوسکے لیئے اور اوسکے عیبونکے طرف نظر
نکرے یعنے جیسے آنکہہ سوجی ہو یا مونہہ او [illegible] نکلے تو اوسکو دیکہے نہین اسلیئے کہ
اوسکو شرمندگی اور ملال بہم پہنچے گا اور حدیث مین ہی کہ پوری عیادت مریض کی یہہ
ہی کہ اپنا ہاتہہ بیمار کی پیشانی یا ہاتہہ پر رکہے ٥ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ

Marfat.com

عیادت ایکبار سنت ہی اور زیادہ اسکی نفل ہے اور بعضون نی کہا کہ عیادت بعد
تین دن کے کری ف لیکن یہہ قول قابل اعتماد کی نہین لہ سنت نزدیک محدثین
کی عیادۃ اول مرض مین ہی نہ بعد گذرنے تین دن کی اور اکثر علما اسیر ہین کہ عیادت
مقید کسی وقت پر نہین ہی جب چاہی کری ۱۲ منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی عیادت امیر المؤمنین عمر رض کی آئی اور کئی بار فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ
شروع کرتا ہون ساتھ نام
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۲ اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ
بخشش کرنیوالی مہربان کے پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ ایک بے نیاز کے وہ جو کہ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ ف ابن عباس سے
نجنا ہی اور نجنایا گیا ہی اور نہین ہے اوسکی لیئی ہم برابر کوئی برائی اوس چیز کی سی کہ پاتا ہی تو
ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان کہ عیادت کری مسلمان کی اور کہی سات بار
اَسْاَلُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ شفا پاویگا وہ بیمار مگر یہہ کہ آئی ہو موت
مانگتا ہون مین اللہ سی کہ پروردگار ہی عرش بزرگ کا یہہ کہ شفا دیوی تجکو
اوسکی کہ یہہ مرض لاعلاج ہی یہہ روایت مشکوۃ مین ہی ۱۲ اور آداب مریض کا یہہ ہی کہ ساتھ
ادب نیک کے رہی کہ مرض سے شکایت نکری اور جزع فزع نکرے اور صبر کری اور دوا کری
اور بعد دوا کی توکل خدا تعالی پر رکہی اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین ہی اسلئی کہ
دوا بہی پیدا کی ہوئی خدا تعالی کی ہی اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی عیادۃ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی اور فرمایا کہ یہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
یا اللہ میں
اَسْاَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ اَوْ صَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِکَ اَوْ خُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِکَ ع
مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ جلدی دی عافیت اپنی یا صبر تیری بلا پر یا نکلنا دنیا سے طرف رحمت تیری کی اور
اَنَّکَ سَتُعْطِیْ اَحَدَ ہُنَّ اور مستحب ہے بیمار کی لیئی کہ کہی اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ
تحقیق تو قریب ہی کہ دیگا ایک چیز ان مین سے
شَرِّ مَا اَجِدُ ف عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ وہ شکوہ لائی رسول خدا صلی

ہری پاس ایک درد کا کہ تہا اوسکی بدنمین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہہ
ہاتہہ اپنا اوسجگہہ پر کہ دکہتی ہی تیری بدنسی اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار اعوذ بعزۃ
اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر کہتی ہین عثمان کہ پس کیا مینی اسطرح پس دفع کیا اللہ نی
اوس درد کو کہ تہا میری بدنمین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ
انہون نی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی تو دم کرتی اپنی بدن پر قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ملتی اوس پہونکسے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے یعنی پہونکتی
بعض جسم پر پہر پہیرتی ہاتہہ اپنی اوس دم کی جگہہ سی لیکر تمام اعضا پر جہانتک کہ
پہنچ سکتی پس جبکہ وہ بیماری ہوئی آپکو کہ جسمین وفات پائی تہی مین دم کرتی اور
یہی دونو سورتین کہ حضرت دم کیا کرتی تہی اسطرح کہ پڑہتی مین اور لیتی آنحضرت کی
دست مبارک اور اونمین پہونکتی اور وہ ہاتہہ بدن مبارک پر پہیرتی اور حضرت کی
اہلبیت مین سے کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر بہی حضرت دم کرتی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس یہہ روایتین مشکوۃ مین ہین اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ تعزیت کری
بہائی مسلمان سے اور اوسکی جنازہ پر حاضر ہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی حاضر ہو مسلمان کی
جنازہ پر اوسکو ایک قیراط کی برابر ثواب ملتا ہی اور اگر وقت دفن تک توقف کری تو
دو قیراط کی برابر ثواب ملتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ قیراط مانند کوہ احد کی ہی اور
چاہیی کہ مقصود جنازہ پر حاضر ہونیسی ادا کرنا حق میت کا اور عبرت پکڑنی ساتہہ
موت کی ہو منقول ہی کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ جنازہ کی پیچہی جاتی تہی
اور روتی تہی اور کہتی تہے قسم خدا کی نہین جانتا مین کہ ساتہہ کسچیز کے چلونگا ہا لسنی
... ہونگا یہان اور حدیث مین ہے کہ میت کے ساتہہ تین چیزین جاتی ہین دو تو پہر آتی ہین
... اوسکی عزیز کہ ہمراہ اوسکے ہین اور اعمال اوسکے وہ جو ساتہہ جاتی ہی اور اوسکی تجہیز ...

ہووے اور بات کم کرے اور تبسم نکرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اور اگر
وہ جاہل ہو یا نہایت بے صبری مین ہو صبر دینے مین مبالغہ نکرے کہ بعضے
جاہل اسکے مقابلہ مین کفر بکنے لگتے ہین نعوذ باللہ من ذالک اور حقوق مسلمانون سے
ہے یہ بھی کہ زیارۃ اونکی قبرونکی کرے اور چاہیئے کہ مقصود زیارت سے دعا اور
ورزش ان ہو منقول ہی امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جب زیارت کرتے
قبرونکی اتنا روتے کہ محاسن شریف اونکی تر ہو جاتی اور کہتے کہ مینے سنا ہی نبی علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قبر اول منزل ہی منزلون آخرت کیسے اگر
اوسنے نجات ہوئی تو کار بعد اسکے آسان ہی اور اگر اوسمین نجات نہوئی تو دشوار
ہی ابو درداء رضی اللہ عنہ قبرونمین بیٹھتے تھے پس اونسے پوچھا لوگونے سبب اسکا
کہا کہ کیونکر نہ بیٹھونمین ساتھ ایسی قوم کے کہ یاد دلاتی ہین مجھے آخرت کو اور جب اوٹھتا ہون
یہانسے تو امن مین رکھتے ہین مجکو غیبت سے یعنے جب مرنا اپنا یاد آیا تو فرصت غیبت کی
کہان اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی کہ گذرے قبرون پر اور اپنے حال مین
تفکر نکرے تو خیانت کی اوسنے اپنے حق مین ہی اور انکے حق مین ہی یعنے اونکی زیارت سے
جو سوچ ہوتا اپنے حال مین اور موت یاد آتی جب یہ نہوئی تو گویا خیانت کی اونکے
حق مین ہی اور اپنے حق مین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سوار گذرے ایک جگہہ پر پس کود امرکب اونکا پوچھا کہ یہان مقبرہ کفار کا ہی
عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ ہی فرمایا کہ جو کچھہ مین سنتا ہون کہ کیا عذاب
ہوتا ہی اہل قبور کو اگر تم سنو تو ترک کردو کہانے پینے کو اور منقول ہی امیر المومنین عمر
رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ کیطرف باہر نکلے
پس بیٹھے آپ ایک قبر پر اور روئے اور ہم بھی روئے پس فرمایا کہ یہ قبر ہے
ہایا

کہ ایکو رونے نے رلایا ہمکو یا رسول اللہ فرمایا کہ یہہ قبر ہی آمنہ وہب کی بیٹی کی کہ یہہ
نام آنحضرت کی والدہ کا ہی اذن چاہا مینے خدا تعالی سے کہ زیارت کرونمین اوسکی
پس اذن دیا مجکو اور بعد اسکے اوسکی مغفرۃ مانگنے کا اذن چاہا مینے پس اذن نہ دیا مجکو
پس رولایا مجکو شفقت مادری نے اور یہی کلام ہی متقدمین کا کہ آپکے والدین کی
مغفرت نہین ہوئی بسبب کفر کے لیکن بعضے متاخرین نے ملاحظہ کیا ہی آنحضرت
کے والدین کے کافر کہنے سے اور کہتے ہین کہ تمام باپ دادا آنحضرت کے با ایمان گئے
ہین اور بعضون نے توقف کیا ہی اس مسئلہ مین اور آداب زیارت قبور کے یہہ ہین کہ اول
گہر مین دو رکعت نماز کی ادا کرے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور
تین بار سورہ اخلاص پڑہے اور ثواب اسکا میت کو بخشے بعد اسکے راہ مین لا یعنی
بات مین مشغول نہووے اور جب مقبرہ مین پہنچے تو جوتہ اتارے کہ حدیث مین منع
ہی اور جب قبر پر پہنچے تو سامنے میت کے موہنہ کے کہڑا ہووے اور سلام کرے
جیسے کہ زندون پر کرتا ہی بعد اسکے قبلہ کی طرف موہنہ کرکر کہڑا رہے اور کہڑا رہنا
پست جگہ مین اولی ہی کہڑے ہونیسے بلند جگہہ پر اور قرآن پڑہے اور دعا کرے
اللہ تعالی سے اور تضرع کرے اور قبر کو بوسہ نہ دے اور نہ ہاتہہ او سپر رکہے کہ یہہ
نصاری کی عادت سے ہی اور یہہ دعا پڑہے ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ
+ + + + + + + + + + + سلام ہی تمپر ای قبروالو
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَلِلْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنْكُمْ
کہ مومن اور مسلمان ہو رحم کرے اللہ ہمپر اور تمپر اور تمہارے اگلون
وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ
العافیۃ ط
اور پچہلون پر اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ تمسے ملنے والے ہین مانگتے ہوئیں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے
عافیت
اور اگر مقبرہ شہدا کا ہو تو یہہ کلمات بہی کہے

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ط بعد اسکے یہی اور

سلام ہو تمپر بسبب اوس چیز کی کہ صبر کیا تمنی پس اچہا ہی دار آخرت

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بعد اسکی کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

شروع کرتا ہوں مین ساتہہ نام اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اسکا ایک ہے وہ نہین شریک

لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَہُوَ

کوئی اوسکا اوسکی لیئی ہی بادشاہت اور اوسکی لیئے ہی تعریف جلاتا ہی اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اوسکی ہاتھ مین بہلائی ہے

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط بعد اسکی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑہے بعد اسکی

ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سات بار پڑہی یا دس بار کہ حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی اسکی برکت

پیدا کرتا ہی میت کی قبر مین اور گناہ زیارت کرنیوالیکی بخشتا ہی اور مردو کی لیئی

دعا کری اور کہی اَللّٰہُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَہُمْ وَاٰمِنْ رَوْعَتَہُمْ وَلَقِّنْ حُجَّتَہُمْ وَبَیِّضْ

یا اللہ انس دی انکی وحشت مین اور امن دی انکی خوف مین اور سکہادیں انکی اور سفید

غُرَّتَہُمْ وَنَوِّرْ تُرْبَتَہُمْ وَارْحَمْ غُرْبَتَہُمْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِہِمْ وَکَفِّرْ سَیِّاٰتِہِمْ

مونہہ انکا اور روشن کر تربت انکی اور رحم کر انکی غربت پر اور قبول کر نیکیان انکی اور جہاڑ گناہ انکے

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ

اور رحمت نازل کری اللہ اوپر بہترین خلق اپنی کی کہ محمد ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی سب پر ساتہہ رحمت اپنی

الرّٰحِمِیْنَ ط اور بہترین اوقات زیارتکا دن پیر کا اور جمعرات کا

رحم کرنیوالون کے

اور جمعہ اور ہفتہ ہین اور زیارت کرنے دن جمعہ کے بعد نماز جمعہ کی اولی ہی

اور راتین متبرک جیسے اولی ہین زیارت کی لیئے خصوصا شب برات اور

سب وقت مین زیارت کی لیئے جب چاہی کرے یہہ ہی بیان آداب

کی بنا

گذرانیکا ساتهه تمام خلایق کے اور مرجع تمام اخلاق کا یهه هی که جیسی اپنی تئین
دوست رکهی سب مسلمانون کو دوست رکهی که کمال ایمان کا یهه هی اور
چاهیی که کسیکو زنده اور مرده بهی بنظر حقارت نه دیکهی اگرچه فاسق هو شاید
که ختم کار اوسکا بهلائی پر هو اور ختم تیرا فسق پر که اعتبار خاتمه پر هی. بیت
حکم مستوری و مستی همه بر خاتمه است ✱ کس ندانست که آخر بچه حالت گذرد
اور دین کو بدلے دنیا کی هاتهه سے ندی که نه دین هو اور نه دنیا اور دنیا دار کو
معظم مکرم مت رکهه که دنیا خدا تعالی کے آگی کچهه قدر نهین رکهتی حدیث مین آیا هی
که اگر دنیا کو خدا تعالی کے آگی بقدر پر پشه کے کچهه قدر هوتی تو کسی کافر کو اوسمین
سی چلو پانیکا بهی نه دیتا اور دنیا دارون کی ساتهه دشمنی بهی مت کر که ظاهر هونا
اسکا شر مین ڈالیگا اور دفع اسکا مدت دراز مین هوگا اور اگر فساق کو نظر
رحمت سی دیکهی تو بهتر هی که خدا تعالی کا غضب اونپر کافی هے اور اور محبت زمانه کی
لوگونکی اعتماد مکر اور ساتهه بات خوشامد کی که تیری مونهه پر کهین مغرور مت هو که وجود ایسی
شخص کا که حاضر و غایب یکسان هو حکم عنقا کا رکهتا هی اور جبتک هو سکی آپ نیک ره اور مت کهه
که دوسرا برائی کرتا هی مین کیا بهلائی کرون که هر کوئی بسبب عمل اپنی کے گرو هوگا اور بسبب
احتیاج کے کرکهتا هو طمع مت کر که بغیر پهنچنی کی غرضکو خوار هویگا اور بسبب بے احتیاجی کے
بهی تکبر مت کر که شاید محتاج هو جائیگا اور اگر کسی سے کچهه چاهی اور وه نه پاوی تو دشمن اوسکا
که رنج دشمنی کا بدتر هی رنج نه پانی سی اور جسکو جانی که نصیحت نهین مانیگا اوسکو نصیحت نه کر که دشمن هو جاویگا
اور بهتر یهه هی که نصیحت کرنا تیرا علی العموم هو نه شخص معین کو تا که جو مستعد قبول کرنیکا هو نصیحت کا کهنا
هوگا وه مان لیگا اور غرض اوسیکے حاصل هو جائیگی اور کوشش اسمین کر که غرض تیری زمانیکی لوگونسی کم هو
اگر مطلب اسمین هی اور یهه ملت سوا قناعت کے میسر نهین هوتی اور اگر وه تیری غیبت کرین تو اونکو برائی

Marfat.com

پہنچاوین تو صبر کر اور کام اپنا خدا جل وعلی کو سونپ کہ صبر کو بڑی ہی تاثیر ہی قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ؕ
(اور صبر کر اوسپر جو کہتے ہین کافر اور چھوڑ انکو چھوڑنا اچھا)
اور برائی کے بدلہ لینے مین مشغول نہو کہ عمر ضایع ہوگی اور شر زیادہ ہوگی اور اپنی زبان سے اپنی تعریف نکر اسلیئے کہ اگر وہ بات لایق تعریف کے واقع مین ہی تو آپ ظاہر ہو جائیگی اور اگر ظاہر نہو تو بہی کچھ غم نہین ہی کہ اچہی بات اچہی ہی خواہ ظاہر ہو یا نہ ظاہر ہو اور جبکہ لوگ تجھکو دوست رکہتین تو جان کہ تجہہ مین کچہہ نقصان ہی اسلیئے کہ حب وبغض لوگونکا خدا کے ہاتہہ ہی **ف** یعنے اللہ کے نزدیک اگر تو اچہا ہوتا تو وہ لوگونکے دلونکو آپ ہی مایل کرتا تیری طرف اور مراد لوگونسے نیک لوگ ہین برونکا اسمین کچہہ اعتبار نہین کہ وہ اچہونکو برا جانتے ہین اور برونکو اچہا یہہ بات حدیثونسے سمجہی جاتی ہی ؕ اور اکثر لوگونکی صحبت سے بہاگتا رہ کہ جو کہ قابل صحبت کے ہین بہت ہی کم ہین قول ہی حضرت امیر المومنین شاہ مردان رضی اللہ عنہ کا اِخْوَانُ الزَّمَانِ جَوَاسِیْسُ الْعُیُوْبِ ؕ
(اس وقت کے لوگ جاسوس ہین عیبون کے)
اور جسکا تو امتحان نکرے اوسپر اعتماد نکر اور تہوری سی ملاقات وہمنشینی پر مغرور نہو جبتک کہ معاملہ نکرے برتنے اور حق امتحان کا یہہ ہی کہ سب حالتونمین اوسکو آزما دیتو حالت معزولی مین ہی اور حکومت مین بہی اور محتاجگی مین بہی اور غنا مین بہی اور غضب مین بہی اور رضا مین بہی اور حاضر مین بہی اور غایب مین بہی اور عیش مین بہی اور سختی مین بہی جب سب حالتونمین یکسان ہو تو وہ قابل مصاحبت کے ہی پس اگر ایسا آدمی پاویتو اگر بڑا ہی تو اوسکو بجای باپکے جان اور اگر چہوٹا ہی تو بجای بیٹے کے جان اور اگر برابر ہی تو بہائی ٹہرا اوسکو ورنہ کنارہ کر اوسسے نہ بہائی کسیکا ہوا ور نہ باپ ہے نہ بیٹا

فصل دوسری بیچ حقوق ہمسایہ کے اور ماں باپکے اور اولاد کے اور بیبی

بیچ حقوق ہمسایہ کے اول جاننا چاہیئے کہ ہمسایہ کا حق ہی اگرچہ مشرک ہو اور بیچ تاکید
رعایت کرنے حقوق ہمسایہ کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی حدیث مین کہ اَحْسِنْ
مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهَا تَكُنْ مُسْلِمًا یعنے نیکی کر ہمسایہ سے تا مسلمان ہووے تو
ہمسایہ کے ساتھہ نیکی کرنیکو سبب اسلام کا گیا تا جانے تو کہ مسلمانی بیچ رعایت حق ہمسایہ
کے ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آتے تو ادا کرنے حق ہمسائگی کی وصیت کرتے اور حدیث مین آیا ہی کہ
بیتھ مارنا ہمسایہ کے کتے کو ایذا اوسکی ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے کہا صحابہ نے کہ فلانا شخص ہمیشہ روزے رکہتا ہی اور شب بیدار رہتا ہی
لیکن ہمسایہ کو ایذا دیتا ہی فرمایا کہ وہ آگ دوزخ مین ہی اور آیا ہی کہ ایک بزرگ نے
لوگونکے آگے بہتایت چوہونکی شکایت کی لوگون نے کہا کہ بلی کیون نہین رکہتے تم کہ
چوہے جاتے رہین کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ بلی کی آواز سنکر ہمسایہ کے گہر مین چلے جاوین
پس جو کچہہ کہ مین اپنے لیئے نہ پسند کرون دوسرے کے لیئے کیونکر پسند کرون اور
حق ہمسایہ کا یہہ دفع کرنا ایذا ہی کا نہین ہی اوسے بلکہ باوجود اوسکے چاہیئے کہ
رحمت وشفقت بہی کرے اور اوسکی ایذا پر تحمل کرے کہ آیا ہی کہ فردا قیامت
کو ہمسایہ فقیر ساتھہ غنی کے جہگڑیگا کہ کیون نہ اوسکے ساتھہ احسان کیا اور حقوق
ہمسایہ سے یہہ ہی کہ ابتدا کرے اوسکے ساتھہ سلام کے اور لڑے نہین اوسکے اور
تہوڑی سی چیز پر مناقشہ نکرے اوسکے اور اوسکا حال بہت نہ پوچہے خصوصاً اوسکے عیوب
کہ ذکر سکے اوسکی اور اگر وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور مصیبت مین تسلی دے
اور غم وشادی مین شریک ہووے اور اوسکی خطا سے درگذر کرے اور اوسکے قصور معاف
کرے اور کوٹہے پر سے اوسکے گہر مین نظر نکرے اور اگر اوسکی دیوار

برکڑی رکھی تو مانع نہو اور اگر اوسکے پرنالہ سے پانی آوے تو کرسے نہیں [illegible] اور
راہ تنگ نکرے اور جو کچھہ کہ اوسکی گھر مین آوے اوسکو دیکھے نہین یعنی اسیلئے کہ شاید
اوسکو ناگوار ہو اور عیب اوسکا ڈہانکے اور اوسکے گھر کے لوگونکو نہ دیکھے اور اوسکی
لونڈی پر نظر بد نرکھے اور اگر ہمسایہ کہین جاوے تو اوسکی گھر کے محافظت سے
غافل نرہے اور اوسکی اولاد پر مہربانی کرے اور جو کچھہ کہ دین و دنیا مین اوسکی کام
آوے بتاوے اور اگر محتاج ہووے تو قرض دیوے اور مکان اپنا اتنا بلند
نکرے کہ اوسکی گھر کی ہوا رکے مگر اوسکی اذن سے مضایقہ نہین اور اگر میوہ کہاوے
تو چاہئیے کہ اوسکے گھر بھی بھیجے اور اگر نہ بھیجنا منظور ہو تو پوشیدہ کہاوے
اور اپنے بیٹے کو میوہ لیکر باہر نہ نکلنے دے تا بیٹا ہمسایہ کا نہ دیکھے اور اپنے
باپ سے ہٹ نکرے اوسکے لیئے کہ مجکو بہی دے حاصل یہہ کہ تمام حقوق
اسلام کے معہ حقوق ہمسائگی کے بجالاوے مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین
عبداللہ بن عمر کے پاس تہا اور اونکا غلام ایک بکری ذبح کر رہا تہا عبداللہ
نے کہا اے غلام اول اس بکری مین سے یہودی کے گھر بہی بہیج کہ ہمسایہ ہمارا ہے
اور یہہ بات مکرر کہی عبداللہ نے اور منقول ہے کہ ام المؤمنین عائشہ
رضی اللہ عنہا نے آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین دو ہمسائی
رکھتی ہون کہ ایک میری دروازے کے سامنے رہتا ہے اور ایک اوس سے پرے
رہتا ہے اور کبھی میری پاس ایک چیز ہوتی ہے کہ دونونکو نہین پہنچ سکتی ان
دونو مین سے کونسا مقدم ہے فرمایا وہ کہ گھر اوسکا نزدیک دروازہ کے ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ کیونکر معلوم ہو
کہ مین نیک ہون یا بد فرمایا کہ اگر تیری ہمسائے تجکو نیک کہین تو نیک ہے تو اور اگر

Marfat.com

حقوق ماں باپ اور اولاد

ہین ہوتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو خدا تعالے بہلائی پہنچایا چاہتا ہے تو شہید کرتا ہی اوسکو عرض کیا صحابہ نے کہ شہید کرنا کیونکر ہوتا یا رسول اللہ فرمایا اسطرح کہ دوست رکہین اسکو ہمسائے اور حقوق ماں باپ اور اولاد کے پس جان کہ صلۂ رحم ایک واجب ہے واجبات دین سے یعنی اگر اقربا اوسکی محتاج ہون اور اوسکو دسترس ہو تو واجب ہے کہ خبرگیری اونکی قسم نان و نفقہ سے کرتا ہی اور رحم اوس قرابت کو کہتے ہین کہ بواسطہ پیٹ کے ہو اگرچہ دور ہو اور اگر باوجود اسکے قرابت اسطرحکی ہو کہ حرام ہو اوسی نکاح تو اوسکو ذی رحم محرم کہتے ہین پس ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ذی رحم بہی ہو اور محرم بہی مانند باپ اور ماں اور بہائی اور بہن اور مانند انکی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ ایک شخص محرم ہو لیکن ذی رحم نہو مانند دو شریک بہن بہائی کے اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ ذی رحم ہو اور محرم نہو مانند بیٹی چچا اور خالہ کے مثلا اور بیچ رعایت حقوق اقربا اور رحم کے حدیثین بہت وارد ہوئی ہین حدیث قدسی مین آیا ہی کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ رحم مشتق ہی میرے نام سے کہ رحمن ہی جو کوئی ملاوے رحم سے یعنی سلوک کرے ناتے دارسے ملاؤنگا مین ساتہہ اوسکے یعنی رحمت کرونگا مین اوپر اور جو کوئی کاٹے ناتا کاٹونگا مین اوسے یعنی اپنی رحمت سے محروم کرونگا اوسکو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ عمر اوسکی دراز ہو اور رزق وسیع تو چاہیئے کہ ڈرے خدا سے اور ملاوے ناتا یعنی سلوک کرے ناتے دار سے اور ابوذر کہتے ہین کہ وصیت کی مجکو خلیل میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ سلوک کرنیکے اقربا سے اگرچہ فقیر ہوجاؤن میں اور وصیت کی یہہ کہ حق کہے تو اگرچہ تلخ ہو اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ صدقہ دینا مسکینون کو ایک صدقہ ہی اور ذی رحم کو دینا دو صدقے ہین یعنی دوگنا ثواب ہوتا ہے اور یہہ بہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین خیرات حرت

حدیث قدسی

نفقہ مین بیان

حقوق ماں باپ

کرنی ہی اون اقربا پر کہ دشمنی رکھتے ہون اسّے اور یہہ داخل حسن خلق کی
اور مرتبہ صدیقونکا ہی اور چونکہ مان باپ اور اولاد قریب تر اقربا کے ہین
ضرور ہوا کہ حق قرابت اور رحم انکے باب مین زیادہ سے زیادہ ہو اور حدیث
مین ہی کہ نیکی کرنی والدین سے افضل ہی نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ اور
جہاد سے اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ بو بہشت کی پانسو برس کی راہ سے
آتی ہی اور نہین پاویگا اوس بو کو نافرمان مان باپ کا اور کاٹنے والا ناتے
کا اور ایکروز آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتہہ بیٹھے ہوئے ہتے
کہ ایک شخص پہونچا اور کہا یا رسول اللہ آیا کچھہ حق ہی مان باپ کا کہ باقی
رہتا ہی بعد مرنے انکے فرمایا کہ ہان دعا اور بخشش مانگنی ہی انکے لیئے
اور بجالانا انکے عہد کا اور اکرام کرنا انکے دوستون کا اور حدیث مین ہی کہ
نیکتر نیکونکا وہ ہی کہ باپ کے دوستونسے نیک ہو اور یہہ بہی حدیث مین ہی
کہ جب ملایکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتہہ زمین پر آتے ہین تو اول مکہ مین
اوترتے ہین بعد ازان ہر جانب مین متفرق ہوتے ہین پہر مکی ہی مین جمع ہوتے ہین
پس پوچہتے ہین جبرئیل علیہ السلام اونسے کہ جانتے ہو تم کہ کیا معاملہ کیا حق سبحانہ و تعالی
نے امت محمد علیہ السلام کے ساتہہ اس شب مین ملایکہ کہتے ہین کہ سبکو بخشا مگر
تین جماعت کو مان باپ کے ایذا دینے والونکو اور شراب خوارونکو اور اونکو
کینہ رکہتے ہین مسلمانونسے اور حقوق مان کے زیادہ ہین باپ کے حقوق سے بیچ ہر
اور خبرگیری کرنیکے حدیث مین آیا ہی کہ یہہ اس سبب سے ہی کہ والدہ زیادہ مہربان
باپ سے اور دعا مہربان کی رد نہین ہوتی یعنے پس اس سبب سے اسکا حق زیادہ ہی
ایکروز اسما بیٹی امیر المومنین حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پاس آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں آئی ہی لیکن ہی وہ مشرک آیا احسان
کروں میں اوسے اور حق صلہ رحم کا بجا لاؤں فرمایا کہ ہاں اور جیسے کہ بیچ رعایت کرنے
حقوق والدین کے حدیثیں آئی ہیں بیچ حقوق اولاد کے بہی آئی ہیں ایک شخص
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کونسی نیکی بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا
نیکی کرنی ماں باپ سے کہا اوسنے کہ ماں باپ نہیں رکہتا میں فرمایا نیکی کرنی
ساتہہ اولاد کے اسلیئے کہ جیسے کہ تیری ماں باپ کا حق ہی تجہپر اسیطرح تیری
اولاد کا بہی تجہپر حق ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ رحمت کرے حقتعالی اوس
باپ پر کہ مدد کرے اپنے بیٹے کی نیکی پر یعنے باعث نہو اوسکو نافرمانی پر اگر دیہو
اور حدیث میں ہی کہ جب بیٹا چہہ برس کا ہو تو ادب دے اوسکو اور جب نو
برس کا ہو تو بچہونا اوسکا جدا کر اور جب تیراں برس کا ہو تو نماز نہ پڑہنے پر مار اوسکو
اور جب سولاں برس کا ہو تو نکاح کردے اوسکا بعد ازاں اوسکو سپرد خدا کے
کر کہ جو کچہہ حق تہا ادا ہوا آیندہ جو کچہہ اوسکے نصیب میں ہو اور بعضی حدیثوں میں
آیا ہی کہ جب سات برس کو پہنچے فرزند تو حکم کر اوسکو نماز کا اور جب دس برس کو پہنچے
تو مار اوسکو اگر نماز نہ پڑہے اور ایکروز اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہا کہ بوسہ لیتے تہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے
ہرگز نہیں بوسہ لیا کسیکا فرمایا مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ یعنے جو کوئی رحم نکرے رحم نہ
کیا جاوے اوسپر یعنے اللہ تعالی اوسپر رحم نہیں کرتا اور یہہ بہی حدیث میں ہی کہ
رِیحُ الْوَلَدِ مِنْ رَیْحَانِ الْجَنَّةِ یعنے بو فرزند کی بو جنت کی ہی اور ایکروز آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹہے تہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ روتے تہے پس اوترے
آپ حضرت منبر سے اوسا اوٹہا لیا اونکو اور یہہ آیت پڑہی

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی [illegible]
سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین
لوگون کو نماز پڑہا رہے تہے اور مسجد مین تہے کہ حسن رضہ آئے اور اوپر گردن
آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دراز کیا سجدہ کو یہان تک کہ لوگون نے بسبب درازگی سجدہ کے خیال کیا کہ
کوئی امر حادث ہوا ہی جب تمام کیا نماز کو تو صحابہ نے عرض کیا کہ کیون دراز
کیا آپنی سجدہ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ میرے بیٹے نے مجکو سواری اپنی کیا تہا
مکروہ جانا مینے کہ شتابی کرون تا وہ حاجت اپنی ادا کرلے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور مجمل حقوق والدین کے وہ ہین کہ بیچ حقوق یارانہ اور بہائی چارہ کے
مذکور ہوئے بلکہ یہہ رابطہ موکدتر اور قوی تر ہے رابطہ بہائی چارہ سے
اور یہان دو امر زیادہ ہین کہ بیچ رابطہ بہائی چارہ کے رعایت انکی واجب
نہین ہی ایک تو یہہ کہ اکثر علما اسپر ہین کہ فرمان برداری مان باپ کی واجب ہے
شبہات مین اگرچہ حرام محض مین واجب نہین پس اگر طعام شبہ کا ہو اور مان
باپ تیرے نہ کہانے سے اوسکو ایذا پاتے ہون تو واجب ہے کہ اطاعت کری تو
اسلیئے کہ ترک کرنا شبہ کا ورع کے قبیل سے ہی اور رضا مان باپ کی اصل واجب ہے
پس ترجیح رکہتی ہے رعایت انکی رضا کی رعایت ورع پر اور دوسرے یہہ کہ
جائز نہین ہی سفر کرنا واسطے حج نفل کے مگر اونکے اذن سے اور موجب قول معتبر کے
واجب نہین ہے جلدی کرنی حج فرض مین یعنے سال اول مین کرنا واجب نہین ہی
بدون انکی اذن کے اور نکلنا واسطے طلب کرنے علم نفل کے بہی جائز نہین ہی مگر
کہ علم فرض ہو قسم علم نماز و روزہ کیسے اور شہر مین کوئی ہو وی نہین کہ تجہ [illegible]
تو جائز ہی منقول ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کی آنحضرت [illegible]

سے پاس آیا اور قصد جہاد کا کیا آپنے اوسکو فرمایا کہ آیا زندہ ہین ماں باپ
تیری نہین ہین اوسنے کہا کہ ہان فرمایا کہ آیا اذن دیا ہی اونہون نے تجکو جہاد
کرنیکا اوسنے کہا کہ نہین فرمایا کہ پہر جا اور اذن طلب کر اگر اذن دین وہ تو
جہاد کر ورنہ نجا اور جبتک ہو سکے نیکی کر اونسے کہ یہہ بہتر ہی اون چیزون سے
کہ حکم کیا گیا ہی ہمکو انکا بعد توحید کے اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا تا مشورت کرے آنحضرت سے جہاد مین جانیکی فرمایا کہ آیا ہی
تیری ماں اوسنے کہا ہان فرمایا جا اور اوسکے پاس رہ کہ بہشت اوسکے پاؤن تلے ہی
اور حدیث مین ہی کہ حق بڑے بہائیکا مانند حق باپ کے ہی ف کتاب
شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ نہین اوترتے ملائکہ یعنی
رحمت کے اوس قوم پر کہ اونمین کاٹنے والا ناتے کا ہی اور لکہا ہی علمانے
کہ سلوک کرنیوالا ناتے دارون سے وہ ہی کہ ناتے دار اوسسے انقطاع کرلی جاوین
اور یہہ سلوک کرتا رہی اونسے پس صلہ رحم یعنی سلوک ناتے دارون سے واجب ہے اگرچہ
ساتہہ سلام اور دعا اور ہدیہ کے ہو اور مکروہ رکہی ہے بعضی بزرگون نے
ہمسائگی اقربا کی اسلیئے کہ اسسے حرمت اور ہیبت نہین رہتی پس باعث ہوتا ہے
یہہ انقطاع کا اور ملاقات کرتا رہے قرابتیون سے کبہی کبہی اسلیئے کہ یہہ زیادہ
کرتا ہی الفت و محبت کو بلکہ ملاقات کیا کرے انسے ہر ہفتہ مین یا ہر مہینہ مین
اور ہووین ہر قبیلہ کے لوگ اور ہم جدی یکتن مدد گاری مین غیرون پر اور نہ رد کر
ینا انکا حاجت بعضے کی اسلیئے کہ یہہ قبیلے کاٹنی ناتے کیسے ہی اور سمجہین
چچا اور بڑے بہائی کو اور ماموں کو بمنزلہ باپ کے اور سمجہین خالہ اور پہوپہی کو بمنزلہ
ماں کے [illegible] اور خدمت میں اطاعت مین اور جانا چاہیئے کہ نیکی کرنی ماں باپ سے

Marfat.com

افضل خیری اون چیزون مین سے [illegible]

نے اونکے احسان کرنیکو اپنی عبادت کے ساتھہ ذکر کیا ہی [illegible]

اوسکے یعنے اس آیہ مین وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ
اور حکم کیا تیرے رب نے یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اوسی کی اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا اھ اور حدیث مین آیا ہی کہ نیکی کرو اپنے باپون سے نیکی کرینگے
احسان کرنیکا

بیٹے تمہارے بیٹے اور حق ماں کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے پس نیکی کرنا

ماں سے بہت واجب ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّہَاتِ
جنت نیچے قدمون ماؤن کے ہی

پس ماں باپ کے حقوق مین سے یہہ ہی کہ تملق کرے اونسے اور خدمت کری اونکی

جبتک کہ زندہ ہین وہ یہانتک کہ راضی ہوون تجہسے اور نہ ڈالے اونکو رنج مین اگرچہ

تہوڑا سا ہو اور نہ بلند کرے آواز اپنی اونکی آواز پر کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا
اور مت

تَقُلْ لَّہُمَا اُفٍّ اور اونسے پکار کر کلام نکر اور احتیاط کر اونکی مباح چیزون سے لیئے کہ
کہو اونکے لیئے اُف

رضا رب جل جلالہ کی اونکی رضا مین ہی اور غصہ اللہ تعالی کا اونکے غصہ مین

ہی اور نہ نسبت کرا اپنے کو طرف غیر ماں باپ کے اونکو حقیر جانکر یعنے جیسے

بعضے ارازل اپنے کو سید یا بزرگزادہ بنا دیتے ہین یہی کیسیکی اولاد مین مشہور کرنا

اپنے کو کیسیکی اولاد مین پس یہہ بات باعث لعنت کی ہی اور خرچ کر انپر اپنے

مال مین سے کہ بندہ حساب نہین پوچھا جاویگا خرچ کرنے سے ماں باپ پر

یعنے اگرچہ کتنا ہی دیوے اور بعضے بزرگ ماں باپ کے ساتھہ کہانے مین [illegible]

واقع ہو جانے بے ادبی کے آور ماں باپ پر یہہ حق ہی اولاد کا کہ [illegible]

اولاد کی نافرمانی کے سبب بد معاملگی اور ظلم کرنیکے انپر [illegible]

پر اور فرزند کو چاہیئے کہ دیکہے طرف ماں باپ کے ساتھہ محبت [illegible]

اوسکو عوض ہر نظر کے ثواب حج مقبول کا [illegible]

اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتا ہی نظر شفقت و محبت سے تو + + +
اوسکو ثواب حج مقبول کا بدلے ہر نظر کے ملتا ہی اور نہ چھوڑے ماں باپ کو
بسبب جہاد یا حج یا طلب علم یا طلب مال کے اسلیئے کہ خدمت انکی افضل ہی ان سب
چیزونسے یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کہ ابو ہریرہ رض نے نہین حج کیا یہانتک
کہ مری ماں اونکی اور رہتے ابو ہریرہ کہ صبح کو جاتے ماں کے دروازے پر اور کہتے
سلام ہو تجھپر ای ماں میری اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی جزا دے تجھکو اللہ
مجھسے نیک جیسے کہ پرورش کیا تو نے مجکو چھوٹی عمر مین پس جواب دیتین اونکو ماں
اونکی کہ تجکو بہی جزا دے اللہ مجھسے نیک جیسے کہ سلوک کیا تو نے مجھسے بڑے ہوکر
پہر نکلتے ابو ہریرہ اور پہر آتے اور کہتے مانند اسکے اور ادا حقوق ماں باپ کے یہہ ہین
کہ بڑا جانے انکے حکم کو اور تواضع کرے انکے لیئے اور آپ خدمت کیا کرے انکی اور بر
موقوف نہ کہے اور عار نہ کرے انکی خدمت سے اگرچہ وہ مشرک ہون اور مصاحب ہو
انکا دنیا مین اچھی طرح جیسے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا
(اور مصاحب ہو انکا دنیا مین)
مَعْرُوفًا ۝ (اچھی طرح) اور رعایت کرے ماں باپ کے حقوق کی بعد مرنے انکے پس
کفناوے اور دفناوے اونکو اور نہ بد دعا کرے اونپر جبکہ ہون وہ کافر بلکہ دعا
کرے اونکی ہدایت کی جب تک کہ وہ زندہ ہین پہر سونپے امر اونکا طرف اللہ تعالی
کے جیسے کہ آیا ہی بیچ قصہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کے اور نہ چلے
آگے ماں باپ کے اور نہ بالانشینی کرے اونپر مجلس مین اور نہ پکارے انکو نام لیکر بلکہ
کہے ای ماں میری اور ای باپ میرے جیسے کہ قرآن مین آیا ہی يَا أَبَتِ افْعَلْ
مَا تُؤْمَرُ ۝ (ای باپ میرے کر جو چیز حکم کیا جاوے تو) اور مانند اسکے اور نہ برا کہے کسیکے ماں باپکو اسلیئے کہ وہ برا کہیگا اسکے
ماں باپ کو اور نہ سبقت کرے اور نہ کسی چیز ... اور نہ ...

سے اونکو اور اونکے حقوق مین سے ہے بعد اونکے مرنیکے یہہ ہین کہ نماز پڑہے اونپر
جبکہ ہون وہ مومن اور استغفار کرے انکے لیئے اور پورا کرے انکے عہد کو
اور وصیتون کو اور اکرام کرے اونکے دوستونکا اور سلوک کرے اونکے
ناتیدارون سے اور دوستون سے حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ
سلوک کرے اپنے باپ سے اوسکی قبر مین پس چاہیئے کہ سلوک کرے اپنے
مان باپ کے بہائیون سے بعد اوسکے اور جسکے مرین مان باپ اور وہ زندہ ہو
تو چاہیئے کہ بخشش مانگے اونکی لیئے اور تصدق کری اونکی لیئے یہانتک کہ
لکہا جاوے بار یعنے نیکی کرنیوالا مان باپ سے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی
زیارت کرے اپنے مان باپ کی قبر کی ہر ہفتہ مین لکہا جاویگا بار اور نیت
کرے ساتہہ تصدق کرنے مال اپنے کے مان باپ کی طرف سے پس نہین ناقص
ہوگا اسکے اجر مین سے کچہہ اور ہوگا انکے لیئے مانند ثواب اسکے اور تہے بعضے
بزرگ کہ پہینکتے تہے پتہر راہ مین سے دائین طرف تو نیت کرتے اپنے باپ
کی طرف سے اور دوسرا پتہر بائین طرف پہینکتے تو اپنی مان کی طرف سے نیت
کرتے یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ دور کرنا ایذا کا راہ مین سے ایک شاخ
ایمانکی ہی پس یہہ فعل اپنے مان باپکی طرف سے کرتے تا وہ ثواب پاوین اور بعضی بزرگ
غصہ کو رد کرتے تہے اور ارادہ کرتے مان باپکی بر یعنے احسان کا یعنے یہہ نیت کرتے
اسکا ثواب انکو پہنچے اور ہم اونکے احسان کرنیوالونمین لکہے جاوین پس یہین دلیل ہی
کہ تمام نیکیان بندیکی مان باپ کے سلوک سے ہین یعنے جو نیکی اونکی نیت سے کریگا وہ داخل
ہی انکے ساتہہ احسان کرنیمین بسبب حاصل ہونے ثواب کے انکے لیئے اور دو رکعت نماز پڑہے
مان باپکے ثواب پہنچانیکے لیئے اول روز مین پہلے غذا کہانیکے کہ پہنچیگا انکو ثواب اوسکا

قاصر جانے اپنے کو یہ انفا رحق ادنکے کے اسلیئے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین بدلہ
اوتار سکتا مان باپکا مگر یہہ کہ آزاد کروادے اونکو کسیکی بندی مین تمام ہوا مضمون
شرعۃ الاسلام کا پس چاہیئے ہر مسلمانکو کہ غور کرے ان مضامین مین اور مان باپکی
اطاعت کری اور اونکی حقوق ادا کرے اور اونکی نافرمانی سے بچے کہ مان باپکے ایذا بہت
بری چیز ہی کتاب درۃ المجالس مین چند حکایت مان باپکے ایذا دینے کے وبال مین نقل
کین مین وہ یہان لکہی جاتی ہین حکایت ایک جوان تہا کہ اوسکو شوق
حج کا ہوا اوسکی مان اوسکو اجازت ندیتی تہی وہ بغیر کہی مان کے چلا حج کے
لیئے ایکروز چورونے اوس جوانکو پکڑا اور مال اور زاد راہ اوسکا سب لے لیا اور
دونون ہاتہہ اور پاؤن اوسکے کاٹ کر چہوڑ گئے موذن بیت اللہ کو خواب مین
حکم ہوا کہ اوٹہہ اور فلانے جنگل مین جا اور فلانے جوانکی خبر لے کہ ہمکو اوسپر رحم آتا ہی
وہ موذن بیدار ہوا اور اودہر روانہ ہوا جب وہان پہنچا تو کہا کہ ای جوان تیرا کیا
حال ہی اوسنے کہا کہ مینے بغیر اجازت مان باپکے قدم راہ کعبہ مین کہا تہا حال میرا یہہ
ہوا کہ جو دیکہتا ہے تاکہ بندگان خدا عبرت پکڑین کہ حج کے جانے مین بغیر اجازت مان
باپکے ایسا معاملہ پیش آتا ہی چہ جائیکہ مان باپکو ناحق رنج دے اور برا کہے اسکا انجام کا
کیسا ہوگا اوس موذن نے جوان کو کہا کہ توبہ کر اوس جوان نے توبہ کی اور موذن سے درخواست
کی کہ مجکو میری مان کے گہر پہنچادے تا اوسکا دل مین ہاتہہ مین لاؤن اور جیسا کہ ہاتہہ پاؤن
سے جدا ہوا ہون دم آخر ایمان سے ایسا جدا نہوؤن نہین موذن نے اوسکو اوٹہایا اور اوسکے
مان کے دروازہ کے آگے لیجا کر بٹہا دیا اور آپ پہر آیا اوسکے مان اندر بیٹھی تہی جوان نے مانکی
آواز سنی کہ کہتی ہی الٰہی مین نہین جانتی کہ سفر مین میرے فرزند کے ساتہہ کیا معاملہ
درپیش آیا کہ بغیر میری اجازت کے باہر نکلا تہا اب اوسکو مجہہ تک پہنچا کہ مراد دل اوسکے لیئے

Marfat.com

بیقراری جوان نے ہاتھ کٹے ہوئے سے دروازہ کھٹکھٹایا اوسکے مان نے کہا کون
بیوہ اور غمزدہ کے دروازہ کو کھٹ کھٹاتا ہی پھر خیال کیا کہ مبادا کوئی خبر میرے
مسافر کی کہتا ہو اوٹھہ کر باہر آئی اور دیکھا کہ ایک غریب بیٹھا ہی اوسکی مان نے
کہا اے غریب آؤ اگر تجکو حاجت ہو تو روٹی دون غریب نے کہا کہ روٹی کیونکر لون
مین کہ ہاتھہ نہین رکھتا عورت نے کہا ای غریب آگے آ غریب نے کہا کہ کیونکر آؤن نہین
پاؤن تو رکھتا ہی نہین اوسکے اس کہنے سے اوسکو مہر آئی اور کہا ای جوان غریب
تیری آواز تو میرے بیٹے کیسی ہی وہ عورت دوڑ کر چراغ لے آئی اور اوسکا منہ
دیکھنے لگی آگے پیچھے سے اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ مین بھی
تیرے مانند ایک بیٹا رکھتی ہی لیکن نہین جانتی مین کہ سفر مین کیا حال ہوا
اوسکا بیٹا صبر نکر سکا اور رونا اور فریاد وزاری شروع کی کہ ای مان وہ بیٹا تیرا
مین ہی ہون جب عورت نے یہہ بات سنی تو نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑی بعد
ایکساعت کے بہوش مین آئی اور مونہہ اپنا آسمانکی طرف کر کر کہا الٰہی تو نے اُسکو
ادب تو دیا ہی لیکن اسکو ہلاک نکر اور سعادت ایمان سے محروم نکر غرضکہ خوشی مان
باپ کی عجب چیزی اور نافرمانی اونکی بہت بری چیز + حکایت دوسری
ایکروز سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم گورستان جنت البقیعہ کیطرف
تشریف لائے ایک گور مین سے نالہ وزاری بیچ سمع مبارک مہتر بہتر عالم کے پہنچی کہ کوئی
کہتا ہی النار فوقی والنار من تحتی والنار عن یمینی والنار عن شمالی
آگ میرے اوپر ہی اور آگ میرے نیچے ہی اور آگ میرے داہنے ہی اور آگ میرے باءین ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابہ کو کہ منادی کرین کہ جس جسکے مردے
اس گورستان مین ہون باہر نکلین یعنی گھر والے پس خلائق نکلی اور اپنے اپنے عزیزون
کی گورون پر کھڑے ہوئے بعد ازان اسکے پیچھے ایک عورت ترسا عصا ہاتھہ مین لئے ہوئے

آئی اور گور پر کھڑی ہوئی حضرت بہتر عالم نے پوچھا کہ اس خاک مین تیرا کون ہی اوسنے
کہا کہ میرا بیٹا ہی ولیکن اوسسے مین بیزار ہون رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کیون
نہ خوش ہوگی تو اوسنے کہا کہ ہرگز مین خوش نہین ہونیکی کہ مجکو رنج دیا ہی اسنے
رسول علیہ السلام نے ہاتھہ دعا کے لئے اوٹھایا اور کہا الٰہی حجاب درمیان مین سے
اوٹھالے تا یہہ عذاب دیکھے فی الحال حجاب دور ہوا اور اوسکی ماننے گور فرزند کو
بھرا ہوا آگ دہکتی ہوئی سے دیکھا اور اوسکا بیٹا آگ مین جل رہا ہی احوال بیٹے
کا ایسا دیکھکر اپنے کو درپے اوسکے ڈالا اور کہتی تھی بار خدایا مین خوش ہوئی تو
بھی خوش ہو اور میرے فرزند سے عذاب اوٹھالے بمجرد خوش ہونیکے عذاب اوسپر
نرہا یہہ معاملہ اسلیئے ہوا کہ تا لوگ جانین کہ ایذا دینی مان کی نہایت بری ہی اور دعا
مان باپ کی فرزند کے حق مین مقبول ہی حکایت تیسری آیا ہی کہ مالک بن دینار
رحمۃ اللہ علیہ خواب مین دکہائے گئے کہ جا تو اوس جوان پر کہ حجرۂ حرم مین ہی اور
کہہ کہ خداتعالی کی رحمت مین سے تیرے لئے حصہ نہین ہی مالک بن دینار خواب سے بیدار
ہوئے اور حرم کیطرف چلے جب وہان پہنچے تو دیکھا کہ ایک جوان ایک حجرۂ تاریک مین
زار زار رو رہا ہی نظر جوان کی مالک پر پڑی جوان نے کہا کہ ای مالک بن دینار تو کیا
پیغام لایا ہی مالک نے کہا کہ تو کیا جانتا ہی کہ مین پیغام لایا ہون جوان نے کہا ای مالک
کتنی ہی برس مین کہ یہہ بات مجکو کہتے ہین کہ تجکو رحمت خداتعالی سے حصہ نہین ہی
مالک نے کہا کہ کیا گناہ کیا ہی تو نے جوان نے کہا کہ مین مست تہا حالت مستی مین ماں کو مکا
مارا تہا جسسے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پانچ برس گذرے ہین کہ مین روتا ہون ماتم اوس گناہ
مین کہ دیکھا چاہیئے فردا ہی قیامت کو مجپر کیا عذاب کرتے ہین مالک نے کہا ای جوان
تیرا باپ کہان ہی کہا فلانے قبیلہ مین ہی اور کہتے ہین کہ اس سال حج کو آیا ہی

مالک اوسکے نشان پر گیا دیکہا کہ اوسکا باپ کہیت کے بیچ مین ہی اور دانت اپنی
پر لئے ہوئی سر برہنہ کہہ رہا ہی الٰہی میرے دانت پر دیکہہ مالک کہتے ہین کہ مجہکو
رونا آگیا کہا سنئے اے پیر مرد اگر فرزند نے تجہکو مکا مارا عجب نہین کہ اوسکے ہاتہہ
سے روتا تو لیکن تجہہ اپنے بیٹے کے حال سے آگاہ نہین ہی تو کہ پانچ برس سے اس
شرمندگی سے گریہ و زاری کر رہا ہی اور تمام قصہ فرزند کا بیان کیا تب کیا شفقت
پدری جوش مین آئی اور رحم اوسپر کیا اور دعا کی مالک خوش ہوئی اور جوانکی پاس
آکر اوسکے باپ کی دعا کرنیکی خبر دی وہ جوان زیادہ رونے لگا اور کہا ای مالک
تجہسے ایک التماس کرتا ہون کہا کہ کیا کہتا ہی کہا اگر آج مجہسے میرا باپ خوش نہوا تو
فردای قیامت کو فرشتے طوق و زنجیر میری گردن مین ڈالکر دوزخکی طرف
لیجاوینگے تم آج مجہپر یہی کرو کہ ایک رسی لاؤ اور میری گردن مین ڈالو اور کہینچتے ہوئے
میرے باپکے پاس لیجاؤ اور کہو کہ گنہگار کو لائے ہین ہم جو انکو اسیطرح کیا اور اوسکے
باپکے پاس لے گئے باپ اپنے بیٹے کا ایسا حال دیکہکر دوڑ کر آیا اور رسی دور کی اور
گلے سے لگالیا اور کہا ای جان پدر مین تجہسے خوش ہون اللہ تعالیٰ تجہسے خوش ہووے
وای اونپر کہ ان باپ اونسے ناراض ہون اور رہے وہ فرزند کہ ماں باپ اوس سے
راضی ہون یا الٰہی ہمکو توفیق دے ماں باپ کے راضی کرنیکی تا تو ہمسے راضی ہووے بمنہ
وکمال کرمہ تمام ہوئین حکایتین درالمجالس کی اب شروع ہوتا ہی اصل مطلب کتاب کا
اور حقوق ملوک کا بیان یہہ ہی جان کہ ملک دو قسم پر ہی ایک ملک نکاح ہی کہ اوسکو ملک متعہ
کہتے ہین اور دوسرے ملک رقبہ کہ اوسکو ملک یمین کہتے ہین اور بیان حقوق ملک نکاح
کا اور بیان مہر کا او ر ہوچکا اور ملک یمین یعنے بردون کے بہی حقوق ہین کہ واجب
ہی رعایت اونکی تا سبب فراغ معیشت اور صلاح آخرت کے ہون یعنے انکی

راضی کریگا تو دنیا کے امور وہ خوب سر انجام کرینگے اور آخرت کے امور بسبب
فراغ خاطر کے خوب کر سکیگا اور وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ ڈرو
اللہ سے بیچ حق مملوکون اپنے کے کہلاؤ اونکو اوس کہانے مین سے کہ آپ کہاؤ اور
پہناؤ اونکو اوس لباس مین سے کہ آپ پہنو اور تکلیف ندو اونکو اوس چیز کی کہ
نکر سکین اور جو بردہ خوش آوے رہنے دو اور جو کہ خوش نہ آوے بیچ ڈالو اوسکو
اور شکر کرو خدا تعالی کا کہ اونکو مملوک تمہارا کیا اگر چاہتا تو تمکو مملوک اونکا کرتا منقول
ہی کہ عبد اللہ ابن عمر آنحضرت کی پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہر روز کتنی بار
عفو کیا کرون اپنے مملوکون کے قصور یا رسول اللہ پس خاموش رہے آنحضرت بعد
اسکے فرمایا کہ ہر روز ستر بار معاف کیا کرو اور آیا ہی کہ ابو درداء صحابی کی
لونڈی نے ابو درداء سے کہا کہ مین تجکو مدت ایک برس تک زہر دیتی رہی لیکن تجمین تاثیر
نکی زہر نے پوچھا ابو درداء نے کہ کیون زہر دیتی تھی تو کہا چاہتی تھی مین کہ تجسے خلاصی
پاؤن کہا کہ تجکو آزاد کیا مینے اللہ کے لیے اور منقول ہی کہ قیس بن عاصم کی
لونڈی کے ہاتہہ سے اونکے بیٹے کے سر پر کچہہ گر پڑا اور وہ مر گیا پس ڈری وہ لونڈی
پس کہا قیس نے کہ نہین جانیکا ڈر اس لونڈی کا مگر آزادی سے پس آزاد کیا اوسکو اور
یہہ بات نہایت حلم و رضا بالقضا کی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ میمون بن مہران کے
پاس ایک مہمان آیا وہ حاضر کرنے طعام کے لیئے لونڈی کو جلدی کرتے تھے
پس جلدی کی لونڈی نے اور اوسکے ہاتہہ مین طباق تھا اوسکا پاؤن جو
پہسلا تمام شوربا میمون کے سر پر گرا میمون نے لونڈی کیطرف دیکھا لونڈی نے کہا
اے تعلیم کرنے والے خیر کے اور ادب دینے والے لوگون کے عمل کرو اسپر کہ خدا تعالی نے فرمایا
ہی کہا وہ کیا ہی کہا لونڈی نے کہ فرمایا ہی والکاظمین الغیظ کہا
اور روکنے والے غصے کے

میمون نے کہ رو کا مینے غصہ کو کہا لونڈی نے وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ بہی فرمایا
کہا معاف کیا مینے قصور تیرا لونڈی نے کہا کہ زیادہ کر اسپر کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاللهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ پس آزاد کیا اوسکو میمون نے اور اس حکایت کو اخلاق محسنین
مین حضرت امام حسین رضہ سے نقل کیا ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص اصحاب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کو مار رہے تھے اور غلام کہتا تہا کہ واسطے خدا کے
بخش جب آنحضرت نے آواز اوسکی سنی تو اوسکے پاس گئے جب اون صحابی نے حضرت
کو دیکہا تو ہاتہہ اوسکے مارنیسے کہینچا لیں فرمایا آپنے کہ وہ تجہے خدا کیواسطے بخشواتا تہا
تو نے عفو نکیا جبکہ مجکو دیکہا تو ہاتہہ کہینچا کہا اونسنے کہ آزاد کیا مینے اسکو یا رسول اللہ
فرمایا اگر یہہ تو نکرتا تو جلاتی موہنہ تیرا آگ دوزخ کی نعوذ باللہ منہ اور
حدیث مین آیا ہی کہ تین شخص اول بہشت مین داخل ہونگے شہید اور مملوک
کہ خدا تعالی کی عبادت مین مشغول ہو اور خیر خواہ اپنے مالک کا ہو اور عیالدار کہ
پارسا ہو اور تین شخص اول دوزخ مین جاوینگے امیر کہ ظلم کرے لوگون پر اور مالدار کہ
ندیوے حق خدا کا یعنے زکوۃ وغیرہ اور فقیر کہ تکبر کرے ساتہہ فقر کے اور مجمل حقوق
مملوک کے یہہ ہین کہ اسکے کہلانے پہنانے مین قصور نکرے اور ایذا ندے اوسکو
زیادہ اوسکی طاقت سے اوسکو تکلیف ندے اور نظر تکبر اور حقارت سے
اوسکو ندیکہے اور اوسکی خطائین معاف کرے اور حالت غضب مین تحمل کرے اور
اگر اوسنے بیچ حق مالک کے یا حق خدا کے کچہہ قصور ہو تو نظر کرے اپنی تقصیر مین بیچ
حقوق خدا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ حقتعالے سبہو نکو توفیق نیکی کی
دے بحرمت محمد اور آل اور اصحاب اونکے + ق

Marfat.com

مناسب اس مقام کے ایک دو حکایتیں کتاب نافع المسلمین کی لکھی جاتی ہیں واسطے
نفع بھائی مسلمانوں کے **حکایت** ایک زمانہ میں ایک خواجہ نے لونڈی کو کہا کہ بچھونا
درست کر لونڈی نے کہا ای خواجہ تیرا بھی کوئی خواجہ ہی یا نہیں کہا اوسنے ہاں
ہی کہا لونڈی نے وہ بھی سوتا ہی یا نہیں کہا خواجہ نے نہیں لونڈی نے اوسکو کہا کہ
ای خواجہ تجکو شرم نہیں آتی ہی کہ خواجہ تیرا جاگے اور تو سووے خواجہ نے یہہ سنکر
ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑا جب اس حالت سے ہوش میں آیا تو کہا ای لونڈی
اس بات پر تجکو میں نے اپنے مال میں سے آزاد کیا اور کہتے ہیں کہ پھر وہ بزرگ کبھی
نہ سوئے اور اولیاء اللہ سے ہوئے **حکایت** حضرت رابعہ بصری سے کہ اولیا
کاملین سے تھیں کسی شخص نے پوچھا کہ سر رشتہ اس طلب مولی کا کہانسے تجھے ہاتھ
لگا کہا کہ میں سات برس کی تھی کہ اس ہنگام میں قحط بصرہ میں پڑا اور میرے
ماں باپ کی وفات ہوگئی اور میری بہنیں متفرق ہوگئیں اور مجکو رابعہ اسی سبب سے
کہتے ہیں کہ تین بہنیں میری اور تھیں اور چوتھی اونکی میں تھی پس میں ایک ظالم کے
ہاتھہ میں پڑی اوسنے مجکو چھہ درہم کو بیچا اور خواجہ مجکو کار سخت فرمایا کرتا تھا
ایک روز میں کوٹھے سے گر پڑی اور ہاتھہ میرا ٹوٹ گیا میں نے موہنہ خاک پر رکھا اور کہا
بار خدایا میں یتیم غریب قیدی ہوئی ایک شخص کی رحمت فرما اور رضا تیری
چاہتی ہوں اگر تو راضی ہی تو کیا ڈر ایک آواز میں نے سنی کہ ای ضعیف غم مت کہا
کہ کل کو تجھے ایک جاہ ہوگا کہ مقربان آسمان تجکو اچھا جانینگے جبکہ میں اپنے مالک کے
گھر میں آئی تو میں نے روزہ شروع کیا اور راتکو گوشہ میں جاکر عبادت میں مشغول ہوئی آدھی راتکو
میں حق سے مناجات کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ الٰہی تو جانتا ہی کہ خواہش میرے دل کی بیچ
موافقت فرمان تیرے کے ہی اور روشنی آنکھہ میری کی بیچ تیری خدمت میں اور میری ہمت پر مطلع ہی تو

Marfat.com

اگر کام میری ہاتہہ ہوتا تو ایک ساعت تیری عبادت سی نہ آسودہ ہوتی مگر
تونے مجکو ایک مخلوق کے ہاتہہ مین اسیر کردیا ہی اِنس مین یہہ دعا کرہی تہی کہ
نے میرے سر پر ایک قندیل نور کی بغیر زنجیر کے لٹکی ہوئی دیکہی کہ تمام گہر اوس
روشن تہا روز دوسرے مجکو خواجہ نے بلایا اور نوازا اور آزاد کیا پس رخصت
چاہی مینے اور وہانسے باہر آئی مین اور ویرانہ مین گئی کہ کوئی وہان نہ تہا اور عبادت
مین مشغول ہوئی چنانچہ رات کو ہزار رکعت نماز کی پڑہتی تہی مین **باب پانچوان**

بیچ بیان عزلت کے جان کہ مشایخ سلف کو اختلاف ہی بیچ فضیلت
عزلت او صحبت باہمدگر کے یعنے بعضون نے کہا ہی کہ گوشہ نشینی بہتر ہی او بعضون نے
کہا کہ خلق مین ملے جلے رہنا بہتر ہی اور ہر جماعت کے لیئے دلیلین ہین اور احادیث
اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین واقع بعضے اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ حکمت
دس جز ہی نو جز خاموشی مین ہین اور دسوان جز عزلت مین سفیان ثوری نے
نے کہا کہ ہذا وقت السکوت وملازمۃ البیوت ایک بزرگ گہر مین سے نکل
(یہہ وقت خاموشی اور لازم کرنے گہرو نکا ہی)
دروازہ پر آئے اور بیٹہے ناگہان ایک پتہر کہین سے آکر اونکے موںہہ پر لگا و
خون رخسارہ سے پاک کرتے تہے اور اپنے نفس سے کہتے تہے کہ مین تجکو نصیحت
کرتا تہا ای نفس کہ گہر سے نہ نکل بعد اسکے خلوت مین گئے اور جب تک زندہ رہے
گہر سے باہر نہ نکلے او سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید نے کہ بڑے صحابی
ہین گوشہ پکڑا عقیق مین کہ ایک جگہہ ہی نزدیک مدینہ کے اور ہرگز مدینہ مین نہ آتے
نہ واسطے جمعہ کے اور نہ اور کام کے لیئے یہانتک کہ مرے ایک بادشاہ حاتم اصم کے
پاس آیا اور کہا یا شیخ کچہہ حاجت رکہتا ہی تو کہا ہان یہہ کہ نہ مین تجکو دیکہون اور نہ تو
ایک شخص نے سہل رضہ کو کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مصاحب تمہارا رہون کہا جب مرے

مصاحب کسیکا ہویگا تو جسکا جب مصاحب ہویگا اوسکا اہی کیون نہین ہوتا اور
ابن عباس رضی نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ مجلس ہی کہ گہر کے گوشہ مین ہو نہ کوئی تجکو
دیکہے اور نہ تو کسیکو اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے سوال
کیا کہ کون شخص لوگون مین سے بہتر ہے یارسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کیا ہو اوسنے
راہ خدا مین کہا صحابہ نے بعد اسکے کون افضل ہی فرمایا وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہو
اوسنے دامن کوہ مین اور عبادت کرے خدا کی اور نگاہ رکہے لوگونکو اپنے شر
سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست رکہتا ہی اوس شخص کو کہ متقی مجہول
اور لوگونکے آنکہہ سے مخفی ہو اور دلیلین فضیلت صحبت یعنے باہم کرملے رہنے کی
یہہ ہین کہ مخالطت اور مصاحبت سبب ہین الفت دلون اور سلام علیک کرنی کی
مسلمانون سے اور مدد کرنی نیکی امور دین مین فرمایا اللہ تعالی نے وَتَعَاوَنُوا عَلَی
اور آپسمین مدد کرو
الْبِرِّ وَالتَّقْوَیٰ یعنے جب لوگون مین رہیگا تو اوسپر عمل نصیب ہوگا اور فرمایا
نیکی پر اور تقوی پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ آلِفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلِفُ یعنے مومن
وہی کہ الفت کری مسلمانون سے اور نیکی نہین ہی اوس شخص مین کہ الفت نکرے
پس جب لوگون مین رہیگا تو اس حدیث پر بہی عمل میسر ہوگا اور حدیث مین آیا ہی
کہ ایک شخص نے ایک پہاڑ مین سکونت اختیار کی تا عبادت کرے پیغمبر خدا کے
پاس اوسکو لائے پس منع کیا اوسکو اور فرمایا کہ صبر کرنا لوگونکی ایذا پر بہتر ہی چالیس
برس کی عبادت سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ شیطان مانند بہیڑیے کے ہی اور
لوگ بمنزلہ بکریون کے اگر کوئی بکری ریوڑ سے جدی ہو بہیڑیا اوسکو لیجائیگا دور رکہو اپنے تئین
گوشہ پکڑنے سے اور ہر ایک عزلت اور صحبت کے لیئے فواید مین اور آفات جیسے نکاح اور تجرید کے
لیئے مین پس نظر اوپر ہونے فواید اور آفات کے کرنی چاہیئے اگر فواید عزلت کے حاصل ہون تو

عزلت افضل ہی ورنہ صحبت بہتر ہی اور فوائد مختلف ہوتے ہین ساتہہ اختلاف احوال اشخاص کے اور جب ایسا ہوا تو ضرور ہی بیان کرنا فوائد اور آفات عزلت اور صحبت کا اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل پہلی بیچ فوائد عزلت کے

فوائد عزلت سے یہہ ہین کہ وہ سبب فارغ کرنے دلکی ہی واسطے عبادت کے اور حضور فکر کے اور حاصل کرنے انس کے ساتہہ مناجات حق جل وعلا کے حضور عبادت لئے فراغ کے متصور نہین ہی اور صحبت اور مخالطت اکثر سبب تفرقۂ دل اور تشویش خاطر کی ہی اور اسی سبب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کار مین کوہ حرا مین عزلت اختیار کی یہان تک کہ نور نبوت قوت کو پہنچا کہ نہ کثرت مانع انوار وحدت کی ہی اور نہ وحدت محو کرنیوالی آثار کثرت کی اور حصول اس مرتبہ کا بے نور نبوت کے میسر نہین ہی اور حصول اسکا ہر کسی سے طمع محال ہی اور شاید بشرف متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن مین بعضے اولیاء امت اونکو بہی حاصل ہو سید الطائفہ جنید بغدادی کہتے ہین کہ تیس برس ہوئے کہ بات میری ساتہہ خدا کے ہی اور لوگ خیال کرتے ہین کہ مین ساتہہ اونکے بات کرتا ہون اور مرتبہ نتیجہ استغراق اور افراط محبت کا ہی اور محال نہین ہی اسلیئے کہ بیچ عشق مجازی کے واقع ہی کہ عاشق اگرچہ ظاہر مین لوگونسے بات کرتا ہی لیکن جان اوسکی ہمیشہ آگے جانان کے ہی بیت دل پیش تو ام دیدہ بجائے دگرستم ٭ تا خلق ندانند کہ ترا می نگرستم ٭ اور جب عشق مجازی مین یہہ بات حاصل ہوئی تو عشق حقیقی مین آہی معلوم ہی کہ کیا حال ہوگا اور حکایات سلف کی بیچ اختیار کرنے عزلت کے بہت ہین اور جملہ فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی لوگون کی غیبت سے اسلیئے کہ سالم رہنا اوسے باوجود مخالطت کے مرتبہ صدیقونکا ہی اور حاصل ہونا اسمقام کا بہت

صبیر رہین ہی اور عادت لوگونکی ہمیشہ نقل کرنے خبرون اور عیوب خلق کے ہی پس اگر
کوئی موافقت کرے انکی تو مستحق غضب حق کا ہو اور اگر ساکت رہے تو گناہ مین
شریک ہو اور اگر انکار کرے تو اوسکی ہی غیبت کرینگے بلکہ گالیان دینگے پس
زیادہ ہوگی شر اور آفت اور عزلت مین سلامتی ہی ان باتونسے اور فوائد عزلت
مین سے یہہ بہی ہی کہ صحبت اور مخالطت مین خوف فوت ہونے امر معروف
اور نہی منکر کا ہی اور یہہ واجبات دین سے ہی اسلیئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ امر بالمعروف
سے شر و فتنہ پیدا ہوتا ہی کہ دفع اسکا پہنچا نیوالا منہیات کا ہوتا ہی خصوصاً
اس زمانہ مین کہ مددگار دین کے اور نا لعداز شرع کے کم ہین اور فوائد عزلت کے یہہ
بہی ہین کہ اسمین سلامتی ہی ریا سے اور ریا در دلی دوا ہی اور اسکے دفع کرنے مین
ابدال و اوتاد عاجز ہین اور دفع کرنا اسکا خاصہ صدیقونکا ہی اور عزلت سبب
اسکی کمی کی ہی بلکہ قریب ہی کہ بالکل جاتا رہی لیکن صحبت اور مخالطت مین دفع
اسکا مشکل ہی اور فوائد عزلت سے یہہ ہین کہ اسمین سلامتی ہی کذب و نفاق
سے اسلیئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ لوگونمین آپسمین عداوت و خصومت ہوتی ہی
پس اگر ساتھہ ہر ایک کے دو شخصونمین سے کہ انکے درمیان مین عداوت ہی
بموافقت پیش نہ آوے تو دشمن دونوکا ہو اور اگر ایک کے ساتہہ موافق ہو
تو دوسرا دشمن ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بد ترین لوگونکا وہ ہی کہ دو رویہ
ہو یعنے اگر دونون سے موافق ہو تو مستحق اس وعید کا ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ
غالب لوگون پر وقت ملاقات کے ظاہر کرنا شوق کا اور مبالغہ کرنا یاد مین
اور پوچھنا احوال کا اور ظاہر کرنا مہربانی کا ہی اور حال آنکہ دلمین نہی چیز کا ہی بلکہ
سے اثر نہین ہی اور یہہ نفاق محض ہی سری سقطی رح نے کہا ہی کہ اگر آوے میرے پاس

ایک بہاہی مسلمان اوسین ہاتھ داڑہی پر لیجاوین اوسکے سنوارنے کیلیئے سبب آنے اوسیکے تو ڈرتا ہون کہ مجکو بیچ دفتر منافقون اور ریاکارونکے نہ لکہیں اور طاوس رح ہشام خلیفہ کے پاس آئے اور کہا کہ کیا ہی تو ای ہشام ہشام کو غصہ آیا اور کہا کہ امیر المومنین کیون نہ کہا تو نے فرمایا طاوس نے کہ مجکو معلوم نہین ہی کہ سب تیری خلافت پر متفق ہین یا نہین اور جب یہہ معلوم نہو تو امیر المومنین کہنے مین احتمال جھوٹ کا ہی اگر کسیکو یہہ قدرت ہو کہ ایسا جھوٹ اور ریاء سے احتراز کر سکے تو اوسکو مصاحبت اور مخالطت لوگونکی جایز ہی اور ایسا کون ہی کہ اسطرح کر سکے اور اگلے بزرگ بیچ پرسش احوال کے ملاحظہ بہت کرتے تہے کہ تا بیفائدہ پوچھا نہ جاوے ابن سیرین نے ایک شخص کو کہا کہ کیسا ہی حال تیرا اوسنے کہا کیا حال ہوگا اوسکا کہ اوسپر پانسو درم قرض ہون اور ہو وہ عیالدار ابن سیرین گہر مین گئے ہزار درم پائین اس شخص کے آگے بہیجدین اور کہا کہ پانسو درم قرض مین دے اور پانسو اپنی عیال مین خرچ کر بعد اسکے ابن سیرین نے قسم کہائی کہ حال کسیکا نہ پوچہے اسلیئے کہ حال پوچھنا بدون قصد امداد درستی کے ریاء ونفاق ہی اور فواید عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی فاسقونکی مصاحبت سے اور غافلونکی ہمنشینی سے اور صحبت کو تاثیر بڑی ہی اور طبیعت چرانی ہی اخلاق کو مصاحبت سے باین حیثیت کہ اس شخص کو اوسکی خبر بہی نہین ہوتی اور دیکہنا فسق وفجور کا سبب قساوۃ قلبی اور جاتے رہنے حمیت دین کا ہی یہان تک کہ اگر کوئی شخص منکر ایک فعل کا ہو بعد ازان کہ مدت اوسکو دیکہے انکار ساتھہ اصرار کے متبدل ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے مصاحبت اغنیا کی سبب حقیر جاننے نعمتون خداوندی کے اور سبب عیب کرنے اون لباسون اور کہانون کی ہی کہ اگر انکو فقیر پاوے تو ہزار

شکر کرے بلکہ برا سُننا فاسقوں کی خبرونکا تاثیر کرتا ہی کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اگر
خبرین اگلے بزرگون کی در مقدمہ عبادات اور بھلائیون کے سُنتا ہی تو کسقدر نظر
کرنے تقصیرات پر اور شوق طاعات پر باعث ہوتی ہین اور دل مین باعث اصلاح اور رابطہ
خیر کا قوی ہوتا ہی اور وقت سُنتے خبرون اہل اسرف اور گناہ گارون اور صاحبان
حظ دنیا کے کیسا باعث شہوت اور معصیت کا حرکت مین آتا ہی اور جب برا
سُنتا موثر ہو بیچ متصف ہونی دل کے ساتھہ خیر و شر کے تو حال دیکھنے کا کیا
کچھہ ہوگا اور عادت پکڑنے اور اصرار کو بڑی تاثیر ہی بیچ ہلکا جاننے گناہ کے
اگر ایک عالم کو دیکھین کہ حریر پہنتا ہی تو اتنا عیب کرینگے کہ حد سے گذر جاوے
اور اگر غیبت کرے تو کوئی اوسکو عیب نکریگا باوجودیکہ غیبت اشد ہی زنا
سے اور اسی جگہہ سے ہی کہ بسبب شایع ہونے رسمون اور عادتون بد کے بیچ
طوایف خلایق کے عیب اون برا جاننا منعدم ہوجاتا ہی اور حیا اور حجاب ہر طرف اوٹھ
اسی سبب سے کہا ہی علما نے کہ اگر عالم سے لغزش اور گناہ دیکھین تو مصلحت اسمین ہی
کہ عوام سے نکہین کہ عقیدہ انکا سُست ہوجائیگا اور اوسکو حجت معصیت اور بہانہ
ترک طاعت کا کرینگے اور بہت لوگ ہوتے ہین کہ وقت سُننے حکایتون لڑائی
اور جھگڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خیال کرتے ہین کہ اونمین طلب ریاست اور حب
دنیا کی تھی اور اوسکو حجت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسیطرح ہوتا آیا ہی کوئی نہین ہی
کہ قید دنیا سے خلاصی پاوے معاذ اللہ اور یہہ فریبون اور وسوسون شیطان کے
ہی اور طبیعت بد ہمیشہ میل ہوی کیطرف رکھتی ہی اور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ ایمن
خلاصی ہی فتنون اور جھگڑون سے اور بچانا نفس کا ہی خوض کرنے سے بیچ وقایع اور بلاؤن
سننا اور علاج یہہ ہی کہ شہر اور لوگ اوسکے ایسی خیر و شر سے خالی نہین ہین خصوصاً بیچ وقت شہرے علاوہ اور وقایع

شدیده کے اور آدمی گوشہ نشین کو ان سب چیزوں سے فراغت ہی ابن مسعود
کہتے ہیں کہ ایکروز آنحضرت نے ایام فتنہ اور فساد کے یاد کیئے کہا مینے یا رسول اللہ
زمانہ کیسا ہوگا فرمایا وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ امن میں نہیں ہونیگا مرد ہمنشین اپنے سے
عرض کیا مینے کیا فرماتے ہو مجھکو یا رسول اللہ اگر پاؤنمیں اوس زمانہ کو فرمایا کہ اپنے
مکانمیں رہنا کہا مینے اگر کوئی میرے مکانمیں چلا آوے تو کیا کروں فرمایا اندر
گھر کے بھاگنا کہا مینے اگر گھر میں بھی چلا آوے فرمایا کہ مسجد میں جانا اور مشغول بخدا
رہنا یہانتک کہ مرجاوینو اور منقول ہی کہ جب سعد بن وقاص کو ایام معاویہ میں
خروج کے لیئے بلایا کہا کہ میں تلوار نہیں پکڑنے کا مگر یہہ کہ دو مجھکو ایسی تلوار کہ آنکھہ و
زبان رکھتی ہو تا دیکھے اور کہے کہ کون مسلمان ہے کہ چھوڑ دوں اوسکو اور کون کافر
ہی تا ماروں اوسکو اور کہا سعد نے کہ مثل ہماری اور تمہاری ایسی ہی کہ ایک جماعت ایک
میں بیچ میدان روشن کے سیر کریں اور ناگہان غبار آجاوے کہ عالم کو تاریک کردے
اور وہ گم کریں راہ کو پس ہر ایک ایک جانب کو جاوے اور حیران و سرگردان ہو اور
راہ نپاوے مگر وہ شخص کہ توقف کیا اوسنے اور کسی جانب کو نہ گیا یہانتک کہ غبار جاتا
رہا اور راہ روشن ہوئی اور یہہ وہ جماعت ہی کہ فتنہ اور فساد سے یکسو ہوئی اور
گوشہ نشینی اختیار کی اور آیا ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کیطرف متوجہ
ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا اور انکے پیچھے دوڑے اور بعد میں دو تین منزل کے
اونسے ملے کہا کہاں جاتے ہو اے بیٹے رسول اللہ کے فرمایا کہ عراق کیطرف جاتا ہوں
کہ وہاں کے سب لوگوں نے عہد و پیمان کیئے ہیں اور خط بھیجے ہیں ابن عمر نے کہا یا حسین نہ
انکے عہد و پیمان پر اعتماد نکرنا اور اونکے خطوں پر خیال نکرنا میں تمہارے آگے
حدیث بیان کرتا ہوں جانو تم کہ جبرئیل ع م تمہارے نانا علیہ السلام پاس آئے اور اونکو دو

دنیا اور آخرة سے اختیار دیا اور انہون نے اختیار کی آخرة دنیا پر اور تم خیال کرو کہ
پیغمبر کے ہو وہ کرو کہ انہون نے کیا یعنے آخرت اختیار کی آپ ہی کبھی آپکو متوقع
فتح یابی کا ہونا چاہیئے قضاء خداوندی نے یہہ تقاضا کیا کہ حضرت امام حسین رض
کو بات ابن عمر کی یاد نہ آئی ابن عمر نے انکو گلے سے لگایا اور روئے اور کہا کہ خدا کی
پناہ مین دیتا ہون تمکو قتل سے اور پہرے ابن عمر رض اور سفیان ثوری نے کہا کہ
یہہ وہ زمانہ ہی کہ ترک نکاح اسمین حلال ہوا ہی اور جب حال اوس زمانہ کا یہہ تہا تو
احوال اپنے زمانہ کا جاننا چاہیئے کہ کیا ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ بہترین قرنونکا
قرن میرا ہی بعد ازان وہ لوگ کہ متصل ہین ساتہہ اونکے بعد ازان وہ کہ متصل
ہین ساتہہ اونکے بعد ازان پہیلیگا جہوٹ اور اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ شیاطین
صحابہ کے زمانہ کے لوگونمین آتے تہے اور ساتہہ حسرت کے اونکے آگے سے
جاتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ عجب لوگ ہین کہ دست قدرت ہمارا دامان عصمت انکی سے
کوتاہ ہی اور قدم صدق انکا مانند پہاڑ کے استوار شیطان یعنے ابلیس کہ بڑا انکا ہی
کہتا تہا کہ صبر کرو کہ بعد انکے کیا حال ہوگا جب زمانہ تابعین مین ائے تو بہی ناامید
پہرتے تہے کہ یہہ بہی عجب ہشیار ہین پہسلتے ہین اور پہر اسیوقت تدارک اوسکا کر لیتے
ہین شیطان کہتا تہا تہوڑے دنون ٹہر جاؤ بعد انکے ایک قوم آویگی کہ مراد تمہاری
ونسے بر آویگی جب زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا گذر گیا تو شیطانونکا دست قدرت
بنی آدم پر دراز ہوا جسطرف کہ لیگئے گئے اور اسیطرح جون جون زمانہ گذرتا جاتا
حال بدتر ہوتا جاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ انتشار شیاطین کا اور پہرنا انکا طرف
شیطان کے اور جواب دینا اسکا انکو کیونکر معلوم ہوا آیا مشاہدہ
سے معلوم ہوا یا دلیل سے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ

کاملونکے مکاشفات مین سے ہی اسلئے کہ وہ بعض اوقات کہہ سوال ...
لیا کرتے ہین کہ تمام خلق اونسے مہجور و محروم ہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ...
دلیل پکڑنے اور قیاس کے سے ہو جیسی کہ سمجہنا مقاصد کا اشیا مین ساتہہ ...
حال کے ہوتا ہی اسلئے کہ نص سے معلوم ہی کہ سبب بہکانے اور گمراہ کرنے انسان
کا شیطان ہی پس جس زمانہ مین کہ گمراہی زیادہ ہو قیاس کرنا چاہیے کہ قدرت
شیاطین کی اور تسلط اونکا لوگون پر غالب ہی اور یہہ احتمال ضعیف ترین
ایمان کا ہی اگرچہ ہی قریب الفہم اور فوائد عزلت سے یہہ بہی ہی کہ اپنی
خلاصی ہی لوگون کے شر سے اور اونکی ایذا سے اسلئے کہ اکثر لوگونکا کام
یہی ہوتا ہی کہ ایذا دیتے ہین ساتہہ کرنے غیبت کے اور لگانے تہمت کے
اور بدگمانی اور سخن چینی اور دروغ گوئی اور سوالون بیفائدہ اور طعون کا ذ...
اور تکلیفون شاقہ کے کہ بجالانا اونکا نہایت مشکل اور دشواری اور اکثر اوقات
ایک بات یا ایک عمل کو دیکہتے ہین اور بغیر پہنچنے کنہ اوسکی کے اور بغیر سمجہے مفصل
اوسکی اپنے پاس ذخیرہ کرتے ہین اور وقت فرصت کے اوسکو ظاہر کرتے ہین
اور اسپر بہت سے ضرر دینی اور دنیوی مترتب ہوتے ہین جب تونے صحبت
انکی ترک کی تو محافظت ان سب چیزونکی سے چہوٹا تو اور جو کوئی کہ شریک ہے
لوگون مین اور رہا ہوا ہی انمین دشمنون اور حاسدون اور بدگمانون سے خالی نہین
ہی بلکہ اکثر ساتہہ احوال اور اعتقادات اپنے کے اور ونپر حکم کرتے ہین جیسا کہ
گیا ہی مصرع کافر ہمہ را بکیش خود پندارد ٭ اور بیچ اختیار عزلت کے اس جہت
دو لحاظ ہین ایک تو نگاہ رکہنا اپنا لوگونکے شر سے اور دوسرے محفوظ رکہنا لوگون
اپنے شر سے اور ملاحظہ دوسرا بہتر ہی اول سے اور اکثر ملاحظہ کسیکو نہین ...

ہشتم فوائد عزلت سے خلاصی ہی لوگونکے شر سے
یعنی اور ...
ضعیف الایمان
اسلئے ... ہین
احتمال ...

Marfat.com

سے ہیچی ہی عبد اللہ بن زبیر کو کہا لوگون نے کہ کیون مدینہ مین نہین آتے ہو تم کہا کہ اوسمین کوئی رہا نہین ہین تو ایسے لوگ ہین کہ اگر کوئی نعمت دیکھین تو حسد کرین اور بلا دیکھین تو خوش ہوون اور کسینے اگلے بزرگون مین سے کہا ہی کہ لوگ پہلے ایسے سب عمر زدہ دوا کے تھے اور اب درد ہین اور ایک شخص نے اعراب مین سے ایکدرخت کے پاس رہنا اختیار کیا تہا اوسنے پوچھا کسینے کہ درخت کیا قابلیت مصاحبت کی رکہتا ہی کہا کہ یہہ ایسا ہمنشین ہی کہ اسمین تین خصلتین ہین اگر مجھسے کچھہ سنے تو چغل خوری نہین کرتا اگر اسپر تہوک دون تو تحمل کرتا ہی اور اگر اوسکی ادائیان اپنے کرون تو غصہ نہین ہوتا ہارون رشید نے یہہ بات سنی اور کہا کہ یہہ نصیحت ہی میرے لیئے واسطے ترک کرنے صحبت ہمنشینون کے اور بعضے اگلے بزرگون نے صحبت قبرون کی اختیار کی تہی اور اس زمانہ مین کتاب سے بہتر کوئی ہمنشین نہین جیسی کہ کہا ہی علمانے بیت ہمنشینی به از کتاب مخواه ٭ که مصاحب بود گہ و بیگاه ٭ اینچنین ہمدمی لطیف که دید ٭ که نرنجید و ہم نرنجانید ٭ شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ ارادہ حج کا رکہتے تہے ثابت بنانی نے کہ وہ بہی اولیاء اللہ سے ہین یہہ سنا اور کہا کہ چاہتا ہون مین کہ مصاحب تمہارا رہون کہا حسن رض نے کہ چھوڑ دے تا بپردہ دستہ مین زندگانی کرین ہم کہ سلامتی اسمین ہی او مطلع ہوئین ہم اپسمین ایک دوسرکی بدی پر کہ موجب جاتے رہنے محبت کا اور سبب انقطاع دوستی کا ہو اور ابو درداء رض نے کہا کہ پہلے اسلام ایک درخت تہا کہ تمام پتے ہی پتے رکہتا تہا اور کانٹا نہ رکہتا تہا اور اب تمام کانٹے ہی کانٹے رکہتا ہی اور پتے تمام برباد گئے اور سفیان بن عیینہ نے کہا کہ سفیان ثوری جب زندہ تہے تو جاگتے مین کہا تہا اور جب مرے تو خواب مین کہا کہ آشنائی کم کر کہ خلاصی انکے شر سے دشوار ہی اور مالک بن دینار کو دیکہا کہ تنہا بیٹھے ہین

اور ایک لتا اوسکے زانو پر سر رکہے ہوئی ہی ایک شخص کتے کو ہٹانے لگا ایک
کہا کہ چہوڑ دے اسی فلانے کہ اسنے کچہہ ضرر فائدا نہین اور یہہ بہتر ہی ہمنشین
سے ابو درداؓ نے فرمایا کہ باخدا رہ اور لوگونکے صحبت سے پرہیز کر کہ یہہ
جس اونٹ کی پیٹہہ پر بیٹہے زخمی کیا اوسکو اور جس گہوڑے پر کہ سوار ہوئے
آخر کو نچین کاٹین اوسکی اور ساتہہ جس دل کے کہ صحبت رکہی خراب کیا اوسکو
اور بعضون نے کہا ہی کہ سلامتی دین و دنیا کی کم آشنائی مین ہی اسلیئے کہ جتنے
آشنائی مین ہی اسلیئے کہ جتنے آشنا زیادہ ہونگے ثابت ہونا حقوق کا ذمہ پر زیادہ
ہوگا اور ادا کرنا تمام حقوق کا مشکل ہی اگر کسیکو حق تعالی توفیق رفیق کرے
اور تمام حقوق اوسّے ادا ہون تو صحبت اوسکے حق مین بہتر ہوگی اور یہہ بہت
ہی کم ہی اور فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین قطع کرنا طمع لوگونکا ہی اپنے سے
اور قطع کرنا طمع اپنی کا اونسے اور بیچ قطع کرنے طمع لوگونکے اپنے سے فوائد بہت
ہین اسلیئے کہ راضی کرنا تمام عالم کا محالات سے ہی پس مشغول ہونا آدمی کا اپنے
نفس کی اصلاح مین بہتر ہی ٹرینسے ان تشویشات مین اور آسان ترین حقوق لوگون
کیسے یہہ چیزین ہین حاضر ہونا جنازہ پر اور عیادہ کرنی مریض کی اور حاضر ہونا
ضیافتونمین اور مانند اونکیکے اور ان سب چیزونمین ضائع کرنا اوقات کا ہی اور ٹرنا
آفتونمین اور کبہی کوئی مانع پیش آوے کہ باوجود اسکے ادا کرنا ان حقوق کا دشوار ہو
اور اگر کچہہ عذر کرے تو قبول نہو اور کہین کہ فلانے کے گہر مین گیا تو اور فلانی چیز
کی تو نی ہمارے ہی حق مین تقصیر کیون ہی اور یہہ اکثر اوقات باعث نفاق و
عداوت کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسنے کسی بیمار کی عیادت کی تو میل
کرے اوسکی موت کی طرف تا وقت صحبت کے اوسّے منفعل نہو

اور حاصل یہہ کہ اگر تمام اوقات صرف کرے بیچ رعایت حقوق لوگونکے
تو تمام عمر اسمین صرف ہو جائیگی اور اصلا اپنے حال مین نہین مشغول ہونیکا اور
اگر بعضون کی تخصیص کرے یعنے خاص رعایت بعضون ہی کے حقوق کی کرے
تو موجب اورونکی وحشت کا ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ ہمنشینی اور ہمکلامی
لوگونکے تقصیر واقع ہوتی ہی اور وہ سبب رنجش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی
کم ہین کہ مجلس مین جاوین اور کوئی بہی اونسے ناراض نہو خصوصا بدذات و
حاسد کہ نظر اونکی ہمیشہ عیب و تقصیرات پر ہی ہر چند کہ اونکے ساتھہ کوئی بہتری
نیکی کرے وہ زیادہ تر دشمن ہوتے ہین امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی
کہ اصل ہر عداوت کی نیکی کرنی ہی ساتھہ بدذاتون کے اور بیچ قطع کرنے
طمع اپنی کے ہی لوگونسے فوائد ہین اسلیئے کہ جو کوئی نظر کرے متاع دنیا اور
زینت اوسکی پر نشا حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتھہ قوت حرص کے طمع پیدا
ہوتی ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طمع ایک جگہ کو نہین پہنچتی کہ نا امیدی پیش
آجاتی ہی اور بسبب اسکے ایذا حد سے زیادہ پہنچتا ہی اور جسنے عزلت اختیار کی
تو کوئی چیز انمین سے نہین دیکہنے کا اور حال طمع مین نہین پڑیگا اور اسیلیے
قرآن مجید مین نظر کرنیسے متاع دنیا کو اور اوسکی زینت کی چیزونکو منع فرمایا
ہی اس آیۃ مین وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
اور نہ کہول فـ آنکہین اپنی طرف اوس چیز کے کہ بہرہ کیا ہمنے تمکو ساتھہ اوسکے جماعتونکو کفار سے
زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ط اور حدیث
تمام آرایش زندگانی دنیا کے سے تا مبتلا کرین ہم اونکو اوسمین سرکشی کرین اور رزق رب تیرے کا جنت مین بہتر ہی اور ہمیشہ باقی ہی
مین آیا ہی کہ نظر کرو اوسپر کہ کمتر ہی تمسے اور نظر نکرو اوسپر کہ بالاتر ہی تمسے اسلیئے کہ یہہ سبب زیادتی شکر نعمتونکا

ہی **ف** یہہ حکم امور دنیوی مین ہی کہ مثلا اپنے تئین دو وقت روٹی ہی ملتی ہی تو دیکھے اوسکو کہ جسکو ایک وقت ہی میسر ہوتی ہی اسلیئے کہ اسنے صبر آجاتا ہی اور شکر نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھے کہ اسمین حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی مین اپنے سے اعلی کو دیکھے مثلا یہہ دو سیپارہ کلام اللہ کے پڑھتا ہی تو اوسکو دیکھے کہ جو زیادہ اسنے پڑھتا ہی اسلیئے کہ اسکو عجب نہین پیدا ہوگا اور اپنے سے کم کو دیکھیگا تو عجب پیدا ہوگا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہی چنانچہ مشکوۃ مین موجود ہی کہ عون بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمنشینی کی مینے اغنیا کی اور ہمیشہ غمگین رہتا تہا مین لیسبب اسکے کہ پیالے اونکے دیکھتا مین بہتر اپنے پیالون سے اور گہوڑے اونکے بہتر اپنے گہوڑون سے اور سطح اور چیزین اور جب فقرا کے ساتہہ بیٹہا تو سب سے راحت پائی مینے پس جو کوئی اسباب دنیا اور دنیا دارونکو دیکھے تو خالی دو حالت سے نہین یا تو صبر و تحمل کریگا حالانکہ یہہ امر بہی نہایت مشکل اسلیئے کہ تلخی صبر کی سب سے زیادہ تلخ ہی اور یا طمع اور رغبت کریگا اور سعی او حیلہ کریگا اوسکے حاصل کرنے مین اور سبب ہلاکت کا ہوگا دنیا او آخرت مین دنیا مین بسبب طمع اور ذلت کے اور اکثر اوقات مال اسکا تو میسر ہی ہوگی اور رسوا ہوگا او خلق کی نظر مین حقیر معلوم ہوگا اور مرض لا دوا مین مبتلا ہوگا اور آخرت مین بسبب اسکے کہ سعی کرنی بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اختیار کریگا اور ترجیح دیگا اسکو طلب حق پر اور اسکے تقرب پر اور یہہ سبب نقصان ابدی اور بی نصیبی ہمیشہ کا ہوگا نعوذ باللہ منہ الہی ہملوگان کا مونسے کہ باعث پشیمانی ہون نگاہ رکہا اور ہمکو ہمیں نہ چہوڑ دینے بلکہ تو مدد گار بحرمت محمد و آلہ الاخیار انت ارحم الراحمین اور فوائد

عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین خلاصی ہی دیکھنے ثقیلون اور احمقون کیسے اور خلاصی
ہی بیچنے ضررون اور آفتون کیسے انکی طرف سے کہا ہی بزرگون نے کہ دیکھنا ثقیل
کا چہوٹی نابینائی ہی بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ دیکھا ایک ثقیل کو اور بیہوش
ہوکر گر پڑا جالینوس نے کہا کہ ہر چیز کے لیئے ایک قلعہ ہی اور قلعہ روح کا دیکھنا ثقیل
کا ہی شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ بیٹھا مین کسی ثقیل کے پاس مگر کہ ثقیل پایا مینے
ایک جگہہ کو بدن اپنے سے کہ اسکی جانب ہی اور یہہ فواید متعلق مین ساتہہ مقاصد
دنیوی کے کہ ثمرہ انکا بالفعل ہی ولیکن وہ بہی متعلق اور عاید مین ساتہہ دین کے اسلیے
کہ جبکہ آدمی نے ایذا پائی ساتہہ دیکھنے کسی ثقیل کے دور نہین کہ عیب اسکو کرے اور برا جانے
صنعت خدا کو اور اسیطرح جبکہ کسی سے ایذا پائی جسطرحکی کہ ہو خواہ قبیل بدگمانی سے
یا حسد یا غیر اسکے سے البتہ ضعف بشریت مقتضی اسکا ہی کہ اسکے بدلہ لینے مین کوشش
کرتا ہی اور یہہ باعث ہوتا ہی فساد دین کا اور عزلت مین سلامتی ہی ان سب امور سے

فصل دوسری بیچ بیان آفتون عزلت کے جاننا چاہیئے کہ بعضے فواید
دینیہ اور مصالح دنیویہ ایسے ہین کہ موقوف ہی حاصل کرنا اونکا اوپر مخالطت
اور مدد چاہنے کے ساتہہ غیر کے اور فوت ہوتے ہین وہ عزلت مین پس فوت ہونا
اونکا آفات عزلت سے ہوگا پس جو چیزین کہ فواید مخالطت سے ہین وہ آفات عزلت کے
ہین اور جب فواید مخالطت کے معلوم ہون تو آفات عزلت کے بہی معلوم ہون
اور فواید مخالطت کے بہت ہین بعضے مخالطت کے فواید مین سے یہہ ہی کہ وہ
سبب سکہانے اور سیکہنے علم کی ہی اور سیکہنا علم دین کا اور سکہانا اوسکا افضل عبادات
اور بہت بڑے فایدہ مین سے ہی غایت یہہ کہ علوم بہت ہین سب بعضے
اس قبیل سے کہ ہین کہ اونکے سیکہنے سے چارہ نہین اور فرض عین

Marfat.com

ہین اور تارک انکا بسبب عزلت کے گنہگار ہوتا ہی اور بعضے اس قبیل کے ہین کہ انسے
چارہ ہی اور سیکھنا انکا فرض کفایہ ہی مانند خوض کرنیکے اقسام علوم مین یعنے تامل
کرکر استنباط مسائل کا کرنا اور اگر بعد سیکھنے فرایض کے عزلت اختیار کرے اور
مشغول عبادت مین ہو تو روا ہی اگر قدرت اور استعداد خوض کرنیکا علوم مین
نہ رکھتا ہو لیکن جو کوئی کہ قادر ہی اوپر تبحر اور نکالنے مسائل کے علوم شرعی اور عقلی
سے عزلت اوسکے حق مین پہلے سیکھنے کے نہایت نقصان ڈالتا ہی اور جو
کوئی پہلے علم کے سیکھنے کے عزلت اختیار کرے تو اکثر کام اسکا ضایع کرنا اوقات
کا ہوگا ساتھہ سونے یا فکر کرنیکے خیالات باطلہ مین جیسے کہ کہا ہی بزرگون نے

بیت خیالات نادان خلوت نشین ٭ بہم برکند عاقبت کفر و دین ٭ اور نہایت

شغل عزلت کا یہہ ہی کہ مستغرق رکھے اوقات کو اوراد و عبادات بدنیہ مین اور اسکا
حال بھی یہہ ہی کہ چونکہ آگاہ نہین ہی علم خطرات نفس اور وسوسون شیطان کیسے باعث
غرور اور سبب فتور کی ہوتی ہی اور ایکدم مین ایسا کام کر بیٹھتا ہی کہ سبب فساد
اور ضایع کرنے ساری عمر کی عبادتون کا ہوتا ہی اور امن مین نہین ہوتا
بُرے اعتقادون سے ذات و صفات حق مین پس علم اصل دین کا ہی
اور مدار کار کا اور یہ عزلت عوام و جہال کے کچھہ نفع نہین بلکہ سراسر ضرر ہی
مانند مریض کے کہ جاہل ہو علم طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ پکڑے ضرور ہی
کہ گوشہ پکڑنا اسکا سبب زیادتی مرض و بلا کا ہوگا اور علم کے سکھانے مین
بہی بڑا ثواب ہی جبکہ نیت سیکھنے والے اور سکھانیوالے کی درست ہو اور
اگر قصد سے جاہ و افتخار کا اور ہونے بہت سے تابعدار و مریدون و مصاحبون کا ہو تو بڑی
آفت و ہلاکت ہی اور اولی عالم کو اس زمانہ مین عزلت ہی اسلیے کہ صدق نیت طالبون مین بہت ہی کم ہی پس

یعنی ایسے خیالات نے اسکو سرنگون کیا / ہے بیت مذکور

لم ہی پس تعلیم کرنا عالم کا انکو مانند بیچنے ہتیار کے ہوگا ہاتہہ دشمنون دین کے اور اگر کوئی طالب صادق پیدا ہو تو عزلت اختیار کرنی اور بخل کرنا اوسکی تعلیم مین بڑا گناہ ہوگا لیکن پائے جانا اس طرح کے سیکھنے والیکا نہایت نادر ہی اور بعضے اگلے بزرگون نے فرمایا ہی کہ البتہ علم آخر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اگرچہ قصد اوسکے سیکھنے مین دنیا کا ہو لیکن اس بات پر مغرور نہو شاید کہ عین تحصیل مین موت آپہنچے اور مراد ان بزرگون کی اس علم سے علم دین اور علم تفسیر اور معرفت اور علم تاریخ انبیا اور صحابہ کا ہی کہ بھری ہوئے مین یہہ علم وعید سے اسلیئے کہ انمین امید رجوع اور تاثیر کی ہی اور علم جدل اور منطق اور غور کرنا بیچ تفصیلات علم دعودن اور جھگڑون کے اور مانند انکیکے ہرگز ایسے نہین کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اکثر مولوی نہایت بڑہاپی کو پہنچ گئے ہین اور حرص دنیا اور طلب جاہ ہنوز باقی ہی بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہی اور صلا اخلاق بد سے خلاصی نہین پائی لیکن علم دین و معرفت کہ علوم آخرت کے ہین ہرچند کہ عمل مین کچھہ تقصیر ہو البتہ باعث اقرار کرنے تقصیرات کے اور ملامت کرنے نفس کے اور محاسبہ اور عتاب کرنے کے نفس پر ہین اور عالم باتقصیر بہتر ہی جاہل مغرور سے آگے توفیق دینے والا اللہ تعالی ہی بزرگون نے کہا ہی کہ جس عالم کو حرص تعلیم و تدریس کی زیادہ ہو تو خالی مظنہ آفت نفس اور حاصل کرنے جاہ اور ارادہ مقبول ہونیسے لوگونکے نزدیک نہین ہی اور خلاصی اس آفت سے نہایت مشکل ہی مگر جسکو اللہ چاہے **ف** یہہ جو کہا کہ جس عالم کو الخ یعنے گمان اسمین ان باتونکا ہو سکتا ہی نہ یہہ کہ یقین ہو انکا بلکہ ہر شخص کو نیت علم کی ہوتی ہی پس کوئی یہہ نہ سمجھے کہ جسکو حرص زیادہ درس و تدریس کی ہو تو خواہ

نخواه اونهین بانونکے لیے کرتا ہو بلکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہی اور اکثر بزرگ
اسمین بہت حریص رہے ہین اور حدیث شریف مین اسکی حرص کی تعریف
آئی ہی رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور غرض حضرت شیخ کی یہہ ہی کہ نیت کو خالص
کرے ان اغراض سے اور یہہ مراد نہین ہی کہ حرص زیادہ اسکی نکرے واللہ اعلم
بالصواب ۞ اور مطالعہ کرنا مشایخ کی کتابونکا اور سلف کی تواریخ کا اور
مصاحبت فقرا کی مفید ہی اسمین یعنے نیت کے خالص کرنے مین اور جہانتک
ہو سکے سعی کرے بیچ خلاف کرنے خواہش نفس کے کہ طریق اسکے خوار کرنیکا ہی
ہی اور مدار کار عنایت اور توفیق حق پر ہی اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ
سبب نفع اور انتفاع کی ہی نفع تو یہہ ہی کہ خلق کو اپنے مال و بدن سے نفع پہنچاوے
اور اونکی حاجتین روا کرے کہ اسمین ایسا ثواب ملتا ہی کہ شمار مین نہین آسکتا اور
جسکو میسر ہو کہ باوجود صحبت کے قایم رہے حدود شرع پر اور رعایت حقوق اسلام کی
کر سکے تو صحبت اوسکے حق مین بہتر عزلت سے ہی اگر مشغولی اوسکے عزلت مین
منحصر ہو بیچ عبادات نافلہ اور اعمال بدنیہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کیطرف
اوسنے راہ پائی ہو اور طریق ذکر و فکر کا اور سیر کا ذات حق اور صفات اوسکی
مین اسکے ہاتہہ لگا تو اسکے حق مین عزلت افضل ہی اور انتفاع یعنے نفع لینا
ساتہہ کسب اور معاملہ کے ہی اور جو کوئی محتاج ہی اسباب معاش کا اور حاصل
کرنے قوت کا تو اسکو ضرور پڑتا ہی ترک کرنا عزلت کا پس اگر ممکن ہو اسکو
کسب کرنا ساتہہ رعایت حدود شرع کے حلت و حرمت مین اور ساتہہ رعایت
حقوق صحبت کے تو کسب کرنا اوسکے حقمین بہتر ہی اور اگر ممکن نہو کسب کرنا بغیر ارتکاب
ممنوعات کے تو عزلت اسکے لئے واجب ہی اگر قناعت و توکل ہو سکے و الا [illegible]

اور

Marfat.com

ضرورت کے کسب کرے اور زیادہ حاجت سے نکرے اور اگر کوئی شخص ایسا
ہو کہ اپنے کسب سے فقرا پر تصدق کرتا ہی تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر عزلت
سے ہوگا اگر شغل اسکا منحصر ہو اعمال ظاہرہ مین اسلیئے کہ عبادت متعدی
افضل ہی لازمی سے لیکن اگر صاحب دلون اور صاحب علوم دین و معرفت سے ہو
تو عزلت افضل ہی اسلیئے کہ مشغول ہونا ساتھہ علم آخرت کے اور متوجہ ہونا معرفت حق
کی طرف اور چلنا اس راہ پر افضل عبادات مین ہی پس ترک کرنا انکا بسبب اختلاط و صحبت
کے ہر چند کہ متضمن فائدہ اور ثواب کو ہو جائز نہین اور جملہ فوائد مخالطت سے
یہہ ہی کہ وہ سبب تادیب اور تادب کے ہی اور مراد تادب سے مجاہدہ
نفس کا ہی ساتھہ صبر کرنیکے ایذاء خلق پر اور ساتھہ تحمل کرنیکے اونکے اخلاق بد
پر اسلیئے کہ اسمین کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جہت سے افضل
ہی عزلت سے اس شخص کے حق مین کہ آراستہ نہین ہین اخلاق اوسکے اور مطیع نہین ہین
ساتھہ حدود شرع کے شہوت اسکی مانند نکاح کے اوسکے حق مین اور یہہ فائدہ مطلوب
ہی بیچ اوائل ارادت کے اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اولے عزلت اور
مشغول ہونا ساتھہ حق کے ہی اسلیئے کہ مقصود ریاضت سے عین ریاضت نہین ہی بلکہ
مقصود حاصل کرنا قابلیت نفس کا ہی واسطے چلنے راہ آخرت کے جیسے کہ مقصود گھوڑی
کی ریاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوسکے یا زین سوار ہونا اوسپر ہی اور قابل ہونا
اوسکا چلنے منزلون کیلئے اور اگر کسیکو بے تکلف بسبب اصل فطرت کے حسن اخلاق
اور صفائی خصلت کی حاصل ہو تو اوسکو احتیاج صحبت کی نہین ہی
واسطے حاصل کرنے اس فائدہ کے اور تادیب سے مراد ڈانٹنا اور منع کرنا خلق کا ہی
گناہونکے کرنیسے اور ارشاد و ہدایت کرنا اونکا ساتھہ حسن اخلاق اور حدود شرع کے

اور یہہ صفت بیچ حق معلم علم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی ای برحال
معلم علم ظاہر کا اول معلوم ہو چکا اور جیسے کہ خیالات دنیا کے اور حب جاہ معلم
حق مین محتمل ہین ایسیہی خرابیان وسواس کی اور آفتین ریا کی مرشد کے حق
مین بہی ممکن ہین اسلیئے کہ بہت جاہل تو ایسے ہین کہ اختراع خانقاہ کا اور جمع
مریدون کا واسطے مقبول ہونیکے نزدیک خلق کے کرتے ہین اور یہہ سبب نقصان
دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر طالب ہمین صدق طلب اور اپنے مین صدق نیت
پاوے تو مشغول ہونا ارشاد وہدایت مین بہتر ہی ورنہ عزلت ہی خوب ہی تا
ضال ومضل نہو حاصل یہہ کہ صدق نیت ہر چیز مین معتبر ہی واللہ الموفق اور
(گمراہ گمراہ کرنیوالا)
جملہ فواید مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب انست دینے غیر کے اور انست حاصل
کرنیکی اپنے لئے ہی ولیکن چاہیئے کہ نہو اسمین مقصود حظ نفس اور حاصل کرنا منافع
دنیا کا کہ وہ منافع واسطے اصلاح دین وآخرت کے ہون اور کبہی ہوتا ہی کہ
موانست اور مخالطت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیئے نہین کہ
غرض اصلی انس سے حرمت پہنچانا دل کا اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت مین کہ
ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتہہ ریاضت ہر وقت کے
موجب وحشت ونفرت کا ہی اور عادت ڈالنی اسکی بطریق نرمی ومدارات
کے بہت دخل رکہتی ہی بیچ نشاط اور شوق طاعت کے جیسے کہ بیچ فواید
نکاح کے مذکور ہوا پس صاحب عزلت کو ضرور ہی ایک پاس مقرر کرنا کہ تمام روز
مین ایکدو ساعت انسے باتین حکایتین کیا کرے لیکن ایسی بات نکرنی چاہیئے
کہ طاعت تمام روز کی ایکساعت مین برباد جاوے اور چاہیئے کہ اکثر باتین اسکی بیچ
امور دین کے اور بیان کرنے احوال دل کے اور شکایت کرنی تقصیرات دلکی بیچ

رہنے اور استقامت کے ہون اور اگر مشغول ہو بعضی ایسی مباح چیزونمین کہ
سبب نشاط خاطر کے ہون تو بہی روا ہی اور اس بات کو ارباب سلوک کہ طبیب دل کے
ہین خوب جانتے ہین اور سبب مدد کرنیوالا اس طریق کا یہہ ہی کہ اوقات کو تقسیم
کرے عبادتون مختلفہ پر یعنے مثلا ایکوقت قرآن شریف پڑہنیکے لیے مقرر کرے
اور ایکوقت نوافل کے لیئے اور ایکوقت پڑہانے کے لیئے اور ایکوقت واسطے مطالعہ
کرنے علوم دینیہ کے وغیر ذلک اور ایک چیز پر نفس کو تکلیف ندے کہ ملول
ہوئیگا اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب پہنچنے اور پہنچانے ثواب کے
ہی پہنچنا ثواب کو ہوتا ہی بسبب حاضر ہونیکے جنازون پر اور بسبب جانیکے عیادت
مریض کے لیئے اور جانیکے دعوتونمین اور مانند انکیکے اور عمدہ چیزین ثواب کی
یہہ ہین حاضر ہونا عیدین مین اور جمعہ مین اور تمام نمازونکی جماعتونمین کہ یہہ
چیزین لازم ہین اور انکا ترک کرنا جائز نہین مگر بسبب بعضے عذرونکے کہ فقہ مین
لکھے ہین اور پہنچانا ثواب کا یہہ ہی کہ لوگ اسکی ملاقات کے لیئے آوینگے اور مصیبت
تعزیت مین معذرت کرینگے اور نعمت و خوشی مین مبارکبادی دینگے اور اسکے
سبب سے ثواب حاصل ہوگا انکو اور اسیطرح اگر یہہ شخص علماء و مشایخ مین سے
ہی اور لوگ اسکی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہین تو بہی وہ ثواب پاوینگے
اسکے سبب سے لیکن چاہیئے کہ اوس ثواب کو کہ حاصل ہو اس مخالطت مین تولے
ساتھہ اوس ثواب کے کہ حاصل ہو عزلت مین جس جانب مین کہ ثواب غالب ہو اسکو
اختیار کرے خواہ عزلت ہو یا مخالطت منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے مانند
مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ترک کرنا قبول دعوت کا اور عیادت بیمارونکا اور حاضر
ہونا جنازونکا بلکہ لازم پکڑا تہا انہونے گوشہ گہر کا کہ باہر نکلتے تہے مگر واسطے جمعہ کے اور زیارت

کرنے قبرونکے اور بعضے بزرگون نے چھوڑ دیا تھا شہر اور جا رہے تہے جنگل
پہاڑونمین تا ساتھہ ترک کرنے حقوق ہمسایہ کے اور مانند اسکیکے مکلف ہوون
اور یہہ طریق بڑی سلامتی کا ہی اور جملہ فواید مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب
تواضع کی ہی اور تواضع افضل مقامات اور احسن صفات سے ہی اور یہہ لوگون
تنہانشین کو کم حاصل ہی بنی اسرائیلونکے قصونمین آیا ہی کہ ایک حکیم نے تین سو
ساٹھہ کتابین حکمت مین تصنیف کی تہین اور ایسا گمان کرتا تہا کہ مجکو سبب
اسکے مرتبہ عظیم بارگاہ رب کریم مین حاصل ہوا ہو اوسوقت کے پیغمبر کو وحی
آئی کہ اسنے کہو کہ یہہ تمام لبق لق دعویٰ نے بارگاہ خداوندی مین کچھہ حقیقت
نہین رکھتا پس عزلت اختیار کی اوس حکیم نے اور زمین کے نیچے ایک حجرہ بنایا اور
کہا کہ مین حق کی صحبت مین پہنچا پھر پیغمبر پر وحی آئی کہ کہہ اگر رضا ہماری چاہتا ہی تو
بازارونمین جا اور عوام الناس سے صحبت رکھہ اور تواضع اختیار کر اور اونکے ساتھہ
ہمنشینی اور مخالطت کر کہ اس عزلت اور تنہائی مین جب اوس حکمت اوس حکیم
نے اوسپر عمل کیا تو وحی آئی کہ اب میری رضا کو پہنچا تو اور بہت سے لوگ عزلت
گزین ہین کہ باعث عزلت پر اونکو تکبر اور ترفع ہی اور مانع اختلاط سے یہہ ہوتا ہی
کہ محفلون اور مجلسونمین انکی تعظیم و تکریم کا حق لوگ بجا نہین لاتے یا دیکھتے ہین کہ
احتراز مخالطت سے سبب ترفع اور معزز ہونیکی ہی خلایق مین اور یہہ نہین جانتے ہین
کہ تواضع اور مخالطت اوس کسیسے کہ واقع مین بزرگ ہی بسبب علم و دین کے کچھہ موجب
نقصان کی نہین ہسکے منصب مین امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ طعام
واسطے اہل و عیال اپنے کے بازار سے لاتے تہے اور کہتے **شعر**
لا ینقص الکامل من کمالہ ۞ ما جر من نفع الی عیالہ ۞ اور بعضے صحابی مانند ابو ہریرہ

نہین ناقص کرتی
او سکے سے وہ جو کہ اپنی ایا لفع کی طرف عیال اپنی

اور ابن مسعود وغیرہما کے پشتارہ لکڑیون کا اور گٹہڑی گیہون کی اپنی پیٹہون پر
لاتے تہے اور منقول ہی کہ ابو ہریرہ امیر ایک شہر کے تہے اور لکڑیان اپنے سر پر
رکہہ کر لاتے اور کہتے طَرِّقُوا لِاَمِیرِکُم اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
بازار سے غلہ اپنے گہر مین لاتے اور اگر کوئی اور مانگتا تو ندیتے **بیت** تواضع
زگردن فرازان نکوست * گدا اگر تواضع کند خوی اوست * اور کبہی ہوتا ہی
کہ اختلاط ترک کرتا ہی اسلیے کہ تا لوگ اسکی برائیون اور عیبون پر اطلاع نپاوین
اور ساتہہ اعتقاد زہد و عبادت کے لوگون کو فریب دیوے اور لوگونمین شور و غوغا
ہو اسکا حال آنکہ تمام روز و شب مین ایکساعت ساتہہ خدا کے مشغول نہین ہوتا
نعوذ باللہ من ذلک اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تجربہ کی ہی اسلیے
کہ عقل غریزی کہ ثابت ہی اصل طبیعت مین کافی نہین بیچ سمجہنے مصالح دین و
دنیا کے اور زیادتی اسکی کمال کی تجربہ اور معاملہ سے ہوتی ہی اور عزلت بغیر تجربون
کے ضائع ہی جیسے کہ اگر ایک لڑکا اول ہی سے عزلت اختیار کرے تو ضرور ہی کہ تمام عمر مین
جاہل رہیگا پس واجب یہہ ہی کہ ایکمدت لوگونمین اوٹہے بیٹہے اور علم ضروری اور احوال
گذران کے اور قسمین نفعون اور ضررون کی معلوم کرے بعد اسکے عزلت اختیار
کرے اور باقی تجربے بسبب سننے احوال کے حاصل ہوینگے اور بنظر لوگونمین بہت ضروری
تجربہ یہہ ہی کہ تجربہ کرے نفس اور صفات باطن اپنی کا کہ یہہ خلوت مین میسر نہین ہی
بعد حاصل ہونے علم کے ساتہہ انکے اور جو کوئی ساتہہ صفتون بری کے مانند
غضب اور حسد اور مانند انکے عزلت اختیار کرے سو بعید ہی
خلوت مین رہے ہمیشہ محنت و تشویش مین ہے حالانکہ
تقاضا کرتا عزلت کا واسطے فراغ خاطر

اور صفائی دل کی ہی اور حلف ...
برائیون کو دفع کرے پس جیسین کہ آمیزش تکبر کی ہو ...
پر رکھتا اور بازار سے گذرتا اور اپنے تئین اکثر دکھاتا اون لوگون ...
و حجاب بہت رکھتا تہا اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کہا تیس برس ...
نماز پھیری مینے بعلت اسکے کہ ہمیشہ پہلی صف مین نماز ادا کرتا تہا مین ایک دن
کسی سبب سے تاخیر ہوئی میرے آنے مین اور قوم نے صفین مرتب کرلی تہین
پہلی صف پر نہ پہنچ سکا مین اخیر کی صف مین کہڑا ہوا مین پس دیکہا مینے نفس
میرا بسبب اس تاخیر کے لوگون کی نظر سے شرماتا ہی پہلی صف مین آیا مین معلوم کیا مینے
کہ نفس بسبب پڑہنے کے محظوظ ہوا اس سبب سے کہ نظر لوگون کی پڑتی اور جملہ
سابقین فی الخیرات سے گنتی مین جانا مینے کہ یہہ تمام نمازین کہ مدت تیس برس مین
پڑہی ہین آمیزش ریا و عجب کی رکہتی تہین پس قضا انکی کی مینے پس مخالطت
کو بڑی تاثیر ہی بیچ دفع کرنے ان امور کے بیچ حق اُس شخص کے کہ خبردار ہی احوال
نفس اور مفسدون اوسکے سے اور جہل یعنے نہ جاننا اعمال کے مفسد و نکا بدترین اشیا
کا ہی جیسے کہ جاننا انکا بہترین علوم کا ہی بعد ایمان لانیکے ضروریات دین پر
اور بہت عمل بغیر حاصل ہونے اس علم کے تمام آفت و ہلاکت مین ہین اور صحیح ہونا عمل کا
اور صفائی اوسکی موقوف ہی اس علم پر اور اسی سبب سے فضیلت دی گئی ...
علم کو عمل پر باوجودیکہ علم وسیلہ عمل کا ہی اور وسیلہ کمتر ہوتا ...
رتبہ مین حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ...
عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہی ایک ادنی شخص پر ...
سے اور آتین احادیثین اور اقوال ...

حاشیہ: ... شرح ...

اور مراد اون سب سے علوم دین کے ہین اور جو کہ وسیلے اسکے ہین اور باقی علوم بحسب
تفاوت کے بعضے مباح ہین اور بعضے حرام اور تفصیل اسکی اوسکی جگہ پر بیان کی ہی پس
فضیلت علم کی رجوع کرتی ہی طرف ایک امر کے تین امور مین سے ایک تو یہہ کہ صحت
عمل کی موقوف ہی اوسپر اور دوسرے یہہ کہ فائدہ اسکا عام و متعدی ہی ساتھہ
تمام خلائق کے اور فایدہ عمل کا مخصوص و لازمی ہی ساتھہ کرنیوالے اوسکیکے اور
تیسری یہہ کہ مقصود علم سے پہیرنا دل کا ہی خلق سے طرف خالق کے اور مستغرق ہونا
اوسکی معرفت و محبت مین اور یہہ علم مقصود اصلی ہی اور وہ علم کہ وسیلہ عمل کا
ہی علم معاملات ہی پس جو کوئی علم وسیلہ کو بجانے بمنزلہ اندہے کے ہی کہ کوئین
کی راہ کو بجانے اور جسنے سیکہا اور عمل نکیا مانند اوس شخص کے ہی
کہ شمع ہاتہہ مین رکہتا ہی لیکن راہ نہین چلتا اور جو کوئی ہمیشہ مشقت عمل مین
رہے مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ راہ چلے اور مقصد کو نہ پہنچے مرتبہ
اول علماء دنیا کے لیئے ہی کہ جنکو علماء سوء یعنے بد کہتے ہین نعوذ باللہ منہ او مرتبہ
دوسرا اکثر عابدون اور زاہدونکے لیئے ہی اور اس مرتبہ مین اگرچہ کمال معرفت
حق کو اوسپر نہ کہولین لیکن سبب نجات آخرت اور نعیم جنت کا ہوگا
اگر ساتہہ کسی غرض کے اغراض دنیاوی سے ملوث نہو
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی ساتہہ عمل آخرت کے دنیا
طلب کرے نہ دنیا پاوے نہ دین اور مرتبہ تیسرا عارفون
اور واصلون کا ہی اور تحقیق اس مرتبہ کا بغیر حصول دو مرتبہ پہلے
کے دشوار ہی اور دعوی اسکا الحاد ہی یہہ ہی بیان فوائد عزلت اور آفات
اسکیکا اور جب یہہ معلوم ہوا تو ثابت ہوا کہ ترجیح ایک کی دونون سے یعنے ترجیح

Marfat.com

عزلت کی صحبت پر یا صحبت کی عزلت پر خطا ہی بلکہ یہہ مختلف ہی ساتہہ
اختلاف اشخاص و احوال کے اور مدار اوپر حاصل ہونے فواید و آفات کے ہی اگر
فواید عزلت مین دیکھے تو اوسکو اختیار کرے اور اگر صحبت مین پاوے تو اوسکو
عمل مین لاوے پس حق یہہ ہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ رکہے اور اپنے تئین ایک
جانب مین تنہا نہ چھوڑے کہ اعتدال سب چیزونمین مستحسن ہی اور دونو طرفین
افراط و تفریط کی مذموم **فصل تیسری بیچ آداب عزلت کے**
چاہیئے کہ نیت عزلت سے اول دفع کرنا اخلاق بد اپنے کا ہو بعد ازان طلب
سلامتی کی شر شریرونسے بعد ازان خلاصی آفات تقصیر سے کہ قصور ہوا ادا کرنے
حقوق مسلمانونمین بعد ازان تنہائی واسطے عبادت مولی کے اور مقصود اصلی
یہہ ہی اور چاہیئے کہ عزلت مین مواظبت کرے علم و عمل پر اور مشغول رہے ذکر
و فکر مین تا ثمرہ عزلت سے بہرہ ور ہو اسلیئے کہ عزلت فی نفسہ تعطیل و بیکاری ہی
اور یہہ مردے اور سوتے مین حاصل ہی اور مقصود اوسسے عبادت ہی اور
چاہیئے کہ لوگون کو ملاقات کرنیسے اور حاضر ہونیسے سامنے اپنے منع کرے کہ
یہہ بات فوت کرنیوالی غرض عزلت کی ہی اور چاہیئے کہ لوگون کی خبرین
نہ پوچھے اور واہیات شہر کی اور خبرین عوام کی نہ سنے کہ یہہ تمام تخم خطرات
اور وسوسونکے ہین اور جیسیکہ تخم زمین سے درخت اگاتا ہی اور شاخین نکالتا ہی
اسیطرح سننا خبرون کا اور جگہہ دینا انکا دلمین تخم وسوسون اور خطرون کا ہی
اور تہوڑی سی روزی پر قناعت کرے کہ حریص آدمی کو عزلت میسر نہین ہوتی اور
طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کرتا ہی طرف مخالطت خلق کے اور ہمسایون
کی ایذا پر صبر کرے اور اونکے آواز پر کان نہ رکہے یعنے سنے نہین کہ شاید

Marfat.com

گلہ شکوہ اسکا کرتے ہون یا برا کہتے ہون اور یہہ باعث عداوت ہو اور
عزلت کی تعریف پر خوش نہو اور اگر برا کہین عزلت کو تو ترک مخالطت پر
غمگین نہو اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کو ساتھہ تمام نیکیون کے
تقسیم کرے اور چاہیے کہ اہل موافق یا ہمنشین صالح پیدا کرے کہ ایکساعت
اسکے ساتھہ بیٹھہ کر استراحت اور دفع ملال کرے اور مدار کار عزلت کا تمام
اوپر انقطاع دنیا اور حقیر دانستن دنیا کے ہی اور فناء دنیا کو ہمیشہ مد نظر رکہے اور
آرزوے دراز نکرے اگر رات کرے تو امید کل کی نرکہے اور دن کرے تو انتظار
رات کا نکرے کہ صبر کرنا ایکدو روز کی سختی پر آسان ہی اور اگر بیس یا تیس
برس عمر کو قرار دیوے تو صبر مشکل ہوگا اور ہمیشہ منتظر موت کا رہے جیسے کہ
مسافر راہ مین ہرچند کہ قیام کرے لیکن ہمیشہ نظر اوسکی سفر ہی پر رہتی ہی
اور بقا اور دوام آخرت کو ہمیشہ منظور نظر رکہے اور یقین جانے کہ جو کوئی بیچ
راہ طلب خدا کے مریگا ہمیشہ کو زندہ رہیگا کہ یہہ آیۃ قرآن سے ثابت ہی اور اگر
توفیق حق رفیق ہو تو سب آسان ہی ورنہ سب مشکل ہی وما توفیقی الا باللہ

باب چھٹا بیچ آداب سفر کے اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور فایدون اوسکے اول جان کہ سفر دو ہین ایک تو
سفر ظاہر کہ عبارت ہی چھوڑنے وطن کیسے اور پھرنے سے پہاڑ و جنگل مین اور دوسرا
سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دل کیسے پستی زمین طبع سے طرف ملکوت آسمانون
قلب کے بسبب تہذیب اخلاق اور تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چلنے
والون عالم دل سے پوچھنا چاہیے اور سفر ظاہر اگر وسیلہ اس سفر کا ہو تو
محمود ہی والا ہیچ ہی

مَنْ حُرِمَ عَنِ السَّفَرِ
جو کوئی محروم ہوا سفر

Marfat.com

الباطن اتصلی بالسفر الظاہر اور مقصود یہان بیان کرنا آداب سفر ظاہر کا ہی
باطن سے مثلاً کیا گیا سفر کا ہر من
ایسے طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ سفر ایک نوع حرکت کی ہی کہ صادر
ہوتا ہی باختیار اور فعل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے نہین ہوتا اور
باعث سفر پر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہی یا بھاگنا کسی چیز سے اور طلب کی گئی چیز
یا دنیوی ہی مانند مال و جاہ کے اور یا دینی ہی اور دینی علم ہی یا عمل اور علم یا
تو کوئی علم ہی علوم دینی مین سے یا علم ہی اخلاق و صفات اپنی کا بطریق تجربہ
کے اور یا علم ہی نشانیون قدرت الٰہی کا اور عجائب اوسکے کا زمین مین مانند سفر
ذی القرنین کے اور عمل یا عبادت ہی اور یا زیارت عبادت مانند حج اور
عمرہ اور جہاد کے اور زیارت یا تو مقصود اوسے کوئی مکان ہی مانند مکہ اور
مدینہ اور بیت المقدس اور مانند اونکے اور یا زیارت مقصود اولیا و علما کی ہی
خواہ زندہ ہون یا مردہ اور جس سے کہ بھاگتا ہی یا تو وہ ایسا امر ہی کہ ضرر اوسکا
متعلق ساتھہ بدن کے ہی خواہ عام ہو مانند وبا و قحط کے اور یا خاص ہو مانند
خوف کے ایذا حاسدون اور دشمنون کیسے اور یا ایسا امر ہی کہ ضرر اوسکا دین
مین ہی مانند قید جاہ و مال کے کہ سبب اعراض مال کے مولیٰ سے ہی اور یا زرکھنے
والی تنہائی سے واسطے عبادت اوسکے اور مانند دعوت کے کہ وہان بدعت
ہو پس حاصل اقسام سفر کے چار ہوئے اول تو سفر واسطے طلب علم کے اور یہہ سفر
یا تو واجب ہی یا نفل بحسب علم مطلوب کے کہ اگر علم واجب ہی تو سفر بھی واجب
ہی اور اگر علم نفل ہی تو سفر بھی نفل ہی اور علم یا تو علم ہی امور دینیہ اور احکام
شرعیہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات برے یا اچھے کا یا علم نشانیون
قدرت الٰہی کا کہ زمین مین ہین حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے

باہر آوے طلب علم کے لیئے تو وہ راہ خدا مین ہی جبتک کہ پہرے اور یہہ
بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلے راہ واسطے طلب علم کے آسان کریگا حقتعالی
اوسکے لیئے راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطلبوا (طلب کرو)
العلم ولو بالصین (علم کو اگرچہ ہو چین مین) اور اگلے علما رحمہم اللہ مسافتین بعید واسطے
سننے ایک حدیث کے قطع کرتے تہے جابر بن عبد اللہ ساتہہ دس صحابیون اور کے
مدینہ سے مصر کو گئی واسطے سُننے ایک حدیث کے عبد اللہ بن انیس کی
زبان سے ہر چند کہ اُنکو اوسنے وہ حدیث بواسطہ کسیکے پہونچی تہی اور اسیطرح
اکثر علمانے واسطے علم کے سفر اختیار کیئے ہین اور محنتین اوٹہائی ہین رحمت
کرے اللہ اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بہی ضروریات دین
سے ہی اسلیئے کہ چلنا راہ آخرت کا بغیر اچہا کرنے صفتون کے اور درست کرنے
اخلاق کے مشکل ہی کہ آدمی بد اخلاق کو صفائی باطن کی ممکن نہین اور تجربہ
اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی اسلیئے کہ نفس وطن مین
اُنست پکڑے ہوتا ہی ساتہہ اون چیزونکے کہ موافق طبیعت اسکیکے ہین قسم الفت
وعادت کی چیزون سے پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اسکیکے اور سفر
جو جگہہ محنت اور شدت اور نہ ہونے الفت وعادت کی چیزونکی ہی ظاہر ہونا خباثتون
اور عیبون اُسکیکا اکثر ہوتا ہی پس تدبیر وعلاج اسکا ممکن ہی اسلیئے کہ جب علت ظاہر
ہو تو علاج اسکا ممکن ہی لیکن جب علت ظاہر نہین ہوتی تو دفع کرنا اسکا مشکل ہوتا ہی و تحقیق
اسکے بیچ فوائد مخالطت کے مذکور ہوئی اور سفر بہی مخالطت ہی ساتہہ زیادتی مشقتون اور ضرر کے
اور علم نشانیون قدرت الہی کا زمین مین ہی سبب حاصل ہونے بصیرت ویقین کا ہی اسلیئے کہ
کوئی چیز موجودات سے نہین ہی کہ دلالت نکرے اوپر کمال صنعت اور قدرت اور علم خالق کے اور اسمان کو

Marfat.com

صاحبان دل کہ کان انکی جان کے کہلے ہین اور اسّے سمجہنا زبان حال کا کرتے ہین خوب جانتے ہین اور بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کہولنا اور بند کرنا آنکہہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی مین ہین اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہین اور دوسرا سفر واسطے عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی قبرون کی بہی اسی قبیل سے ہی اور جسّے کہ حالت حیات مین ساتہہ دیکہنے کے برکت حاصل کرین بعد اسکے مرنیکے اسکی زیارت سے برکت ڈہونڈین بحسب تفاوت درجات انکیکے اور زیارت زندونکی بہتر ہی زیارت مردونکی سے کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا کے مونہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیونکی ملاقات کرنے کی فضیلت بیچ آداب یارانکے مذکور ہوچکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضایل بہت ہین اور ثواب بیشمار آیا ہی کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت رب العزت سے درخوست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین یعنے بیت المقدس مین آوے تو منظور لطف الٰہی کا ہو اور گناہونسے پاک ہوجیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی اور حقتعالی اوسکی دعا کو قبول کرے اور تیسرا سفر ہی واسطے بہاگنے کے اوس چیز سے کہ تشویش ڈالے دین مین اور یہہ پیغمبرونکی سنت ہی اور جملہ اون چیزونسے کہ واجب ہی بہاگنا اونسے قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علایق اور اسباب کی ہی کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنیوالی خاطر کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام و کمال دین کا بغیر فارغ ہونے دل کے علایق سے مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا علایق ضروریہ کا اور حاجات لابدی کا ممکن نہین ہی لیکن

تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتھہ دین وطاعت کے بقدر
سبکباری کے ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین مین تیز روز یادہ ہی اور
جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے فراغ دل حاصل اسطرح کا ہو کہ کوئی چیز
مانع ملاحظہ حق اور مشاہدہ اسکے سے نہو تو ہونا اسباب ومتاع کا موجب تشویش دل
کا نہوگا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا مخصوص ساتھہ ابنیا اور اولیا کے ہی اور انمین اور
عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوۃ دل کی بیچ اوٹھانے شواغل کے
مانند تفاوت قوت بدن کے ہی بیچ اوٹھانے بوجون بھاری کے یعنے جیسے ضعیف الجسم
کم بوجھہ اٹھاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اسیطرح دون ہمت تھوڑے سے شغلون کے
متحمل نہین ہوتے گھبرا جاتے ہین اور عالی ہمت بہت سے شغلون کے متحمل ہوتے
ہین اور گھبراتے نہین اور انکے حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسے کہ کثرت اور
عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنے قوت ظاہری کے مفید ہی اسیطرح مجاہدہ اور ریاضت
بیچ پیدا کرنے قوۃ باطنی کے دخل تمام رکھتی ہی اور اختیار کرنا سفر کا واسطے
بھاگنے کے آفات وفتنون سے عادات سلف سے ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا کہ یہہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاوے اور
جہانکہ مشہور ہو چاہیئے کہ وہانسے انتقال کرے اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ
ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سے نہ رہتے تھے اور چوتھا سفر بچنے کے لئے
ہی اوسچیز سے کہ مضر ہی بدن مین مانند وبا اور مانند اسکے اور یا مضر ہی مال
مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطے گرانی غلہ کے جائز ہی واسطے خاطر جمعی
اور فارغ ہونیکے عبادت کے یئلئے سفیان ثوری رح کو کسینے
دیکھا کہ مشک ہاتھہ مین لٹکی ہوئی اور تھیلی اناج کی پیٹھہ پر لیئے

Marfat.com

ہوئے چلے جاتے مین پوچہا کہ کہان جاتے ہو ای ابا عبد اللہ کہا کہ سنا ہی مینے کہ اوس
گانو مین غلہ ارزان ہی چاہتا ہون کہ وہان رہون کہا کہ آیا ہم بہی اسطرح کرین کہا
ہان جبکہ سنے تو کہ ایک جگہ غلہ ارزان ہی سکونت اختیار کرو ہان کہ سلامتی اور
خاطر جمعی اسمین اکثر ہی اور تعلق ساتہہ اسباب کے منافی توکل کے نہین ای سفر
کرنا واسطے خوف وبا اور مانند اسکیکے جایز نہین حدیث مین آیا ہی کہ یہہ وبا
ایک بیماری ہی کہ بعضی اگلی امتین ساتہہ اسکے عذاب کی گئین تہین بعد ازان
باقی رہی کہ کبہی جاتی ہی اور کبہی آتی ہی پس جو کوئی سنے اوسکو کسی شہر مین
چاہیئے کہ وہان نہ جاوے اور اگر شہر مین ہووے اور وہان وبا آوے تو
وہانسے نکلے نہین اور صبر کرے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون
یعنے وبا ایک بیماری ہی مانند غدہ اونٹ کے کہ موہنہ مین نکلتا ہی جو
مسلمان کہ اوسمین مرے شہید ہی اور جو کوئی ٹہرا رہے شہر مین حالت وبا
مین مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کرے اور جو کوئی بہاگے
وبا سے مانند اوس کسیکے ہی کہ جہاد سے بہاگا اور حاصل یہہ کہ بہاگنا
وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہی یہہ ہی بیان سفر کے فایدونکا اور اسی جگہہ
سے نیت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو ثواب پاویگا
والا ہیچ ہی اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچہا ہی یا برا یا مباح سفر اچہا یہہ ہی کہ
کہ واسطے اعمال آخرت کے ہو یعنے مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطے حاصل
کرنے حاجات دنیویہ کے ہو کہ زندگانی مین ضروری ہین اور موجب خاطر
جمعی اور حضور دل کی ہین وہ بہی داخل ہی اعمال آخرت مین اور طلب کرنا
زیادتی کا اسمین قبیل دنیا سے ہی اور مدار نیت پر ہی پس

[illegible] اور خبر گیری فقرا کے اعمال اخروی

ہی نہ لینے اگر یہہ زیادہ ملاحت سے ہو اور مسکن محتاج کے لیئے واسطے سنانے اور

دکھلانے لوگون کے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات

مین ہی اور حرام مین نیت اعتبار نہین رکہتی اور مرتکب ہونا حرام کا جائز نہین

یعنے محتاج وغیرہ کے لیئے نکلا ہی یا تجارت کے لیئے نکلا ہی اور نیت اسمین اچھی ہی

معتبر ہوگی اور اگر قصائی وغیرہ کے لیئے نکلے اور کہے کہ نیت میری یہہ ہی کہ یہہ

مال فقرا کو کھلاونگا یہہ نیت کچھہ کام نہ آویگی ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہیئے

اور ہمیشہ سیر و سیاحت مین رہنا تشویش مین ڈالنے والا دل کا ہی مگر بیچ

حق قوتون کے اور اکثر سیاح بیکار اور گدا پیشہ ہوتے مین اور اسکے

فائدون مین سے نہایت فائدہ یہہ ہی کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیئے کہ سفر

ارادہ نیک رکہنے والیکا واسطے طلب علم اور دیکہنے بزرگون کے ہو تاکہ آنکھہ

دل کی کہلے اور طریق عمل و فکر کا ہاتھہ لگے اور بعد اسکے اقامت یعنے وطن مین

یا ایک شہر مین سکونت اختیار کرنی بہتر ہی **فصل دوسری بیچ آداب**

مسافرون کے وقت نکلنے سے پہرنے تک جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیئے کہ

اول حقوق لوگون کے اور قرض قرضخواہونکے ادا کرے اور اگر امانتین

لوگونکی رکہتا ہو تو اونکے سپرد کرے اور نفقہ اہل حقوق کا یعنے بیوی

بچون وغیرہ کا ہر دے اور خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچاوے اور خرچ راہ

اسقدر ساتھہ لے کہ محتاجون پر بہی فراخ ہو اور چاہیئے کہ سفر مین خوش خلق

بسبب اخلاق نیک ظاہر کرے کہ نہایت تجربہ آدمی کے خلق کا سفر ہی مین ہوتا ہی

[illegible] نہایت قدم محبت مین اور قابل صحبت کے ہی وطن مین بہی ہو سکیگا

Marfat.com

بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ وطن مین راضی [illegible]
سخت ترش رو کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثون کی ہی اور دخل [illegible]
دشوار ہوتا ہی اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے کہ تین آدمیون سے سخت کام
نہ چاہیئے روزہ دار سے اور بیمار سے اور مسافر سے اور تمام حسن خلق مسافر
اسمین ہی کہ ساتھہ کرایہ کرنیوالیکے احسان کرے اور رفیقونکا مددگار رہے جسقدر
سے کہ ممکن ہو خواہ سواری سے ہو خواہ کہانے سے خواہ اور چیز سے اور کبہی ساتھہ
خوش طبعی کے بہی خاطر انکی خوش کرتا رہے لیکن بے مداخلت فحش و گناہ کے
کہ خوش طبعی بہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جملہ آداب
سفر سے یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کرے تنہا نہ نکلے سفر کے لیئے کہ سفر تنہا مشکل ہی
اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے اَلرَّفِیقُ ثُمَّ الطَّرِیقُ لیکن چاہیئے کہ رفیق
(اول رفیق بعد اسکے راہ چل)
ایسا شخص ہو کہ مدد کرے اسکی دین مین اگر دین کی بات کوئی بہول جاوے
تو یاد دلادے اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کرے اوسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنے
کے ہی یعنے اگر رفیق دین دار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین دین دار ہوگا اور
پہچان دوست کی یہی ہی کہ مدد کرے دین پر اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر
رہنے سے اور کمتر جماعت سفر کے تین آدمی ہین لیکن اگر چار ہون تو بہتر ہی حدیث مین
آیا ہی کہ خَیْرُ الْاَصْحَابِ اَرْبَعَۃٌ اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگے تو دو آدمی
(بہتر ہین یار رفیق چار)
اگر کسی کام کو جاوینگے یعنے کہانا دانا لینے کو تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دلگیر ہوگا
کہ سفر جگہہ وحشت و محنت کی ہی اور اگر ایک جاویگا کام کو تو وہ دلگیر ہوگا کہ
قضاء حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہی کہ
دو کا کام کو جاوینگے تو دو آپسمین باتین کرتے رہینگے اور دو [illegible]

Marfat.com

اپ لین کہ یہہ زیادہ مین حاجت ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کہ زیادہ حاجت سے
ہوتا ہی رفاقت مین اہتمام اسکے حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیئے کہ جماعت
مین ایک شخص کو امیر کرین کہ یہہ رفع کرتا ہی معنی تثنیہ یعنے دو ہونیکو کہ اَلسَّلَامَۃُ مَعَ
فِی الْوَحْدَۃِ وَالْآفَاتُ فِی الْاِثْنَیْنِ یعنے جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہی کہ
کوئی اسکے راے مین برابر شریک نہین اور یہہ بہی ہی کہ عقلین لوگون کی بیچ
اختیار کرنے منزلون کے اور معین کرنے راہون کے اور امور سفر کے مختلف ہوتی ہین
پس اگر حاکم ایک نہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور مین فساد اور خلل
پڑیگا اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہی نزاع وفساد کو اور چاہیئے کہ امیر ایسے
کو کرین کہ بہت خوش خلق اور بہت مہربان ہو اور عاقل وپختہ کار ہو اور
شیوہ احسان وایثار کا رکھتا ہو اور نظر اسکی منحصر اوپر مصلحت رفقا کے ہو
عبد اللہ مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کے سفر مین ابو علی نے
کہا کہ ای عبد اللہ تو امیر ہوگا یا مین کہا مینے تم ہو کہا ابو علی نے کہ اطاعت حکم کی
اور فرمانبرداری امر میری کی لازم گنّا تو مینے کہا کہ یونہین کرونگا پس ہمیشہ
اٹھانا اسباب کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتے تھے اور مجھکو کسی خدمت مین
مشغول نہ ہونے دیتے تھے ایک شب مینہ برسنے لگا تمام شب میرے سر پر چادر
لیئے کہڑے رہے کہا مینے اللہ اللہ کچھہ تو خدمت مجھے بہی کرنے دو کہا کہ
مینے نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم گنّا اور مجکو امیر اپنا جاننا پس پشیمان ہوا مین
کہ کاشکے انکو امیر نہ جانتا مین اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ رخصت کرے شہر کے
رفیقون کو اور گہر کے لوگون کو اور دوستون کو اور وقت
رخصت کے آپس مین ایک دوسرے سے ہر کے لیے دعا

Marfat.com

کرین اور مقیم مسافر کو کہے فی حِفظِ اللہِ وَکَنَفِہٖ وَزَوَّدَکَ
التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَوَجَّھَکَ لِلْخَیْرِ حَیْثُ تَوَجَّھْتَ اور
مسافر مقیم کو کہے اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَاتِکُمْ
وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکُمْ اور چاہیے کہ اہل و مال کو اور ہر چیز کو کہ
متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالی کے کرے اور دعا کرے علی العموم کرے خاص
کر کر بعضوں کے لیے نکرے آیا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مال بانٹ
رہے تہے کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکے ساتھہ ایک بیٹا تہا نہایت مشابہ
ساتھہ اوسکے امیر المؤمنین عمر نے پوچہا کہ یہہ کون ہی اوسنے کہا قرابت رکھتا ہی
کہ مینے کسیکو کسیکے ساتھہ ایسا مشابہہ نہین دیکھا ہے اوسنے کہا کہ ای امیر المؤمنین
یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تہا اور اس لڑکیکی ماں حمل سے تہی اوسنے
کہا کہ تو جاتا ہی اور مجکو اس حالمین چھوڑتا ہی مینے کہا کہ جو کچہہ کہ تیرے پیٹ مین
ہی اسکو خدا تعالی کے سپرد کرتا ہون مین پس یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سے پہر کر
آیا مین تو اسکی ماں مرگئی تہی ایکدن بیٹہا تہا مین اور لوگون سے باتین کر رہا تہا کہ
ناگہان اوسکی گور پر ایک آگ یعنی روشنی دیکھی مینے لوگونسے مینے کہا کہ یہہ کیا ہی
لوگون نے کہا کہ یہہ گور ہی تیری بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکھتے مین ہم
کہا مینے کہ واللہ وہ صایم الدہر اور قایم اللیل تہی یعنے یہہ روشنی اسیکے سبب سے
ہی پہر اوسکی گور پر گئی ہم دیکھا کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی کہ اوسکی گور پر روشن
ہی اور یہہ بیٹا ہاتہہ پانو مار رہا ہی ایک ہاتف غیبی نے آواز دی کہ یہہ امانت تیری ہی
کہ سپرد خدا کے کی تہی تو نے اگر اسکی ماں کو سپرد کرتا تو تو اوسکو بہی پاتا کہ جو کوئی خدا کو
امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جب آوے آپ سفر سے تو بہی

پہلے سفر کے دو رکعت نماز استخارہ کی پڑہے کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ کرتا ہی انجام اوس کام کا بخیر ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کیسے ہی استخارہ اوسکا پہلے شروع کرنے سے کسی کام مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اپنے اصحاب کو تعلیم کرتے تہے استخارہ جیسے کہ تعلیم کرتے تہے سورہ قرآن کی یعنے بہت اہتمام کرتے تہے اسکے سکہانے مین اور اگلے بزرگ ہر کام مین استخارہ لازم گنتے تہے اور کیفیت استخارہ کی یہہ ہی کہ دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین سورۂ فاتحہ یعنے الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب فارغ ہو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ

یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہسے ساتہہ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنی اوپر پانے خیر کے

بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ

بواسطہ قدرت تیرے کے اور مانگتا ہون مین تجہسے مطلب اپنی فضل تیرے سے کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی اور نہین قدرت رکہتا مین اور

وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ

اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہی پوشیدہ باتونکا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی

لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ

میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر

لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ

میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پہر برکت دے میرے لیے اسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میرے لیے

دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ

دین میرے مین اور انجام کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسے اور پہیر مجکو

Marfat.com

عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به ف حدیث

اوسنے اور حکم کر اور مہیا کر میری لیئے بہلائی جہان کہین ہووے پہر راضی کر مجکو ساتہ اوسکے

شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کرے کسی کام کا وہ دو رکعت پڑہے سوائے

فرض کے اور پہر یہہ دعاء مذکورہ پڑہے اور مراد کام سے وہ کام ہی کہ مباح ہو اور

تردد رکہتا ہو اوسکے کرنے نکرنے مین مثل سفر کرنے اور بنانے عمارت

اور کرنے نکاح اور مانند اسکے نہ مانند کہانے اور پینے متعارف کے اسمین

استخارہ نہین چاہیئے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوے کرنے واجب

اور مستحب مین اور چہوڑنے حرام و مکروہ کے مین پس استخارہ پڑہنے سے

جو بات اسکے حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی یہہ حضرت

شیخ نے مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی اور وقت سفر کے چار رکعت اور پڑہے

حدیث مین آیا ہی کہ خلیفہ نہین چہوڑتا ہی بندہ اپنے اہل مین کوئی خلیفہ کہ

دوست زیادہ ہو خدا تعالی کے نزدیک چار رکعت سے کہ ادا کرے اپنے

گہر مین اوسوقت کہ باندہے کپڑے سفر کے پڑہے اوسمین یعنے ہر رکعت مین

سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کے کہے اللّٰہم انی

یا اللہ تحقیق مین

اتقرب بہن الیک فاخلفنی اہلی و مالی

نزدیکی حاصل کرتا ہون بسبب ان رکعتون کی طرف تیرے پس کارساز ہو تو میرا پیچہے میرے میری اہل مین اور میرے مال

پس جو کوئی یہہ پڑہتا ہی حق تعالی نگاہ رکہتا ہی اوسکے اہل و مال کو اور حفاظت کرتا ہی گرد گرد

و بیچ اوسکے اوسوقت تک کہ پہر کر آتے تمام ہوا مضمون حدیث کا اور جب گہر کے دروازے پر آوے

یعنی باہر نکلنے کے لیئے تو کہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول

نکلتا ہون مین ساتہ نام اللہ کے بہروسا کیا مین نے اوپر اللہ کے

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ

اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی اے میرے پالنے والے پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیرے اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں

اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ اور جب قدم راہ پر رکھے کہے

یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہالت کروں میں یا جہالت کیجاوے مجہہ پر

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ بِكَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ

یا اللہ ساتھہ نام تیرے کے چلا میں اور تجہی پر بہروسا کیا میں نے اور ساتھہ تیرے چنگل مارا میں نے اور طرف تیری متوجہ ہوا میں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ فَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِيْ

یا اللہ تجہی پر اعتماد ہی مجکو اور تجہی سے امید ہی مجکو پس کفایت کر مجکو اوس چیز سے کہ فکر میں ڈالتی ہی مجکو اور جس چیز

التَّقْوٰى وَوَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اور یہہ دعا ہر منزل میں پڑھے جسوقت

تقوی اور متوجہ کر مجکو واسطے خیر کے جدہر کہ متوجہ ہوں میں

کہ نکلے اوس منزل سے اور جب گہوڑے پر سوار ہو کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

سوار ہوتا ہوں میں ساتھہ نام اللہ کے اور ساتھہ مدد اللہ کے

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ

بہروسا کیا میں نے اللہ پر اور نہیں ہی بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ بزرگ کے جو کچہہ چاہا اللہ نے ہوا اور

يَشَأْ لَمْ يَكُنْ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اسکو اور نہ تہی ہم واسطے اوسکی طاقت پانیوالے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَى الْاُمُوْرِ اور مقصود ان علوم سے

یا اللہ توہی سوار کرنیوالا ہی پشت سواری پر اور مدد تجہی سے مدد چاہی جاتی ہی امور پر

یہہ ہی کہ بیچ وقت سفر کے الہی ساتھہ حق تعالی کے کرتا رہے

اور سلوک اوس سیر کرے اور نفس کی حالت اور مشغول ساتھہ اوسکے رہے اور وصلہ آوے فقیر

یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کے سفر کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کو سفر
کرتے تھے اور چاہیئے کہ وقت صبح کے سفر کرے حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت نے حق تعالی برکت دے میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کے
یعنے جو کام اسمین کرین برکت پاوین اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح
کو کرے کہ یہہ وقت برکت کا ہی اور چاہیئے کہ بعد از طلوع ہونے فجر روز
جمعہ کے سفر نکرے کہ جمعہ کی نماز چھوڑ کر جانا بہتر نہین اور جملہ آداب
سفر سے یہہ ہی کہ جبتک دن گرم ہنو اوترے نہین کہ سنت اسیطرح ہی
اور اکثر رات کو راہ چلا کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ رات کو چلا کرو
کہ راہ رات مین لپٹی جاتی ہی یعنے مسافت تھوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن
یہہ اس صورت مین ہی کہ خوف خطر ہنو اور رفیق بہت ہون اور جب بلندی
پر چڑھے تو تکبیر یعنے اللہ اکبر کہے اور جب نشیب مین آوے تو تسبیح یعنے
سبحان اللہ کہے اور جب قریب پہنچے منزل کے تو کہے اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ
یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے

خَیْرَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَیْرَ اَھْلِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْمَنْزِلِ
بھلائی اس منزل کی اور بھلائی اسکی رہنے والونکی اور پناہ مانگتا ہون تجھسے برائی اس منزل کی سے

وَشَرِّ مَا فِیْہِ ط اَللّٰھُمَّ اَصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ شِرَارِھِمْ اور جب اترے
اور برائی اوسچیز کے سے کہ اسمین ہی یا اللہ پھیر مجھسے برائی انکی بریون کی
منزل پر تو چاہیئے کہ دو رکعت نماز کی ادا کرے اور کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
پناہ مانگتا ہون ساتھ کلمون اللہ کے

التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. اور جب رات
کے پورے ہین ایسے کلمے کہ نہین تجاوز کرتا انسے بھلا اور نہ برا برائی اوسچیز کے سے کہ پیدا کی
ہو تو کہے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ
ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے برائی سے تیری

Marfat.com

وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ

اور برائی اوسچیز کیسے کہ پیدا کی گئی تجھین ہی یعنے سانپ وغیرہ اور برائی اوسچیز کیسے کہ چلتی ہی تجھپر اور پناہ مانگتا

أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ

برائی شیر کیسے اور اژدہا کالی کیسے اور ہر طرح کے سانپ کیسے اور بچہو کیسے اور برائی

الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ

شہر کے رہنے والون کیسے اور برائی جننے والے کیسے اور بیٹے کیسے اور واسطے اسکے ہی وہ چیز کہ سکونت

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کہا جبیر نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چاہتا ہی تو

سننے والا جاننے والا ہی

ای جبیر کہ جب نکلے تو سفر مین یہہ کہ ہو ویتو بہتر یارون اپنے سے ہیئت مین یعنی

صورت و حالمین اور بہت زیادہ انکا از روے توشہ کے یعنے بہت مال

والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاویتو عرض کیا مینے کہ

ہان چاہتا ہون فدا ہوون تیرے ماں باپ میرے فرمایا آنحضرت نے

کہ پس پڑہ یہہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب

الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورہ کو ساتھ بسم اللہ کے

اور ختم کر قرارة اپنی ساتھ بسم اللہ کے یعنے سب چھہ ہونگی کہا جبیر نے اور

تہامین غنی بہت مال والا پس تہامین کہ نکلتا سفر مین پس ہو جاتا مین بہت

تباہ حال یارون سے ہیئت مین اور کمتر اونسے توشہ مین یعنے باوجود کثرت

مال کے بد ہیئتہ اور مفلس ہوجاتا تہا مین بسبب ضایع ہونے مال کے اور بے برکتی کے

پس ہمیشہ ہو نین جیسے کہ سیکہین مینے یہہ سورتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے اور مداومت کی انکے پڑہنے کی بہترین انکسے ہیئتہ مین اور زیادہ ترین

انکسے توشہ مین یہانتک کہ پہرتا ہون سفر اپنے سے

نقل کی یہہ ابو یعلی نے اور منزل پر اوتر کر پڑہے اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی معقل بن یسار صحابی سے
روایت ہی کہ جسنے یہہ دعا پڑہی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے
کہ دعاء بخشش کی کرتے ہین اوسکے لئے اور اگر مرتا ہی تو شہید مرتا ہی یہہ
روایت ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہی اور صحیح مسلم
مین روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر
ہوکر عرض کیا کہ آجکی رات ایک بچہو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹہائی فرمایا
آگاہ ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر
ما خلق تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوتر کر یہہ پڑہے تو نہین
ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے یہہ روایت مشکوۃ مین ہی
اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت کی ہی حضرت علی سے کہ وہ نقل کرتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس
پکڑے دونو بازو اپنے گہر کے دروازے کے اور پڑہے گیاران بار قل ہو اللہ احد
ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہانتک کہ پہرے یہہ روایت تفسیر در المنثور
مین ہی اور اور بہت دعائین تفصیل سے کتاب حصن حصین وغیرہ مین منقول ہین
جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز و شب مین محافظت
اور احتیاط سے رہے دن مین تنہا نہ چلے اور قافلہ سے الگ نہو تا کہ کوئی گہات
مین ہو یا ہمراہی سے رہ جاوے اور رات مین جاگتا رہے اور بیخبر نہ سووے
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین سوتے تو بازو اپنا
نیچے سر کے رکہ کے لیٹتے اور جب آخر شب مین سوتے تو بازو کہڑا کرکے

سر ہتیلی پر رکہہ کر سوتے تہے کہ اسمین بہت غفلت نہین ہوتی سونے
مین اور جلدی جاگ اوٹہتا ہی اور مستحب ہی کہ رات کو نوبت بہ نوبت
جاگتے رہین اور جب کوئی دشمن یا درندہ راتمین یا دنمین قصد ایذا کا
کرے تو آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پڑہے اور پناہ ساتہہ خدا کے ڈہونڈے اور توکل اوسپر
کرے اور مدد اوستے چاہئے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اگر سوار ہو
تو سواری پر رحم کرے اوسکی طاقت سے زیادہ بوجہہ نہ رکہے اور موہنہ
پر نہ مارے کہ ہر جاندار کے موہنہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سووے
نہین تلگران ہو یعنے نیند کی حالت مین بوجہہ بہت ہو جاتا ہی بدنکا پس
سووے نہین اور اگر تہوڑی سی دیر اوتر لیا کرے سواری پرسے تو
اسمین بہت مہربانی اور رحم ہی اوسپر اور بعضے اگلے بزرگ وقت کرایہ کے
شرط کر لیتے تہے کہ سواری پرسے اوترینگے نہین اور اسکے مقابلہ مین کرایہ
زیادہ دیتے تہے اور بعد ازان اوتر لیتے تہے کہ اسمین احسان ہی جانور
پر ہی اور کرایہ کو دینے والے پر ہی یعنے شرط کی تہی کہ اوترینگے نہین اور
اسکے عوض مین کرایہ ہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے جو اوترے رحم کر کر
جانور پر تو احسان جانور پر ہی ہوا اور اوسکے مالک پر ہی اور جو کوئی جانور پر
زیادتی کریگا روز قیامت کے اوسسے پوچہا جاویگا اور چاہیے کہ مکاری سے
کرایہ مین قصہ جہگڑا نکرے کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال سے
ہی اور چاہیئے کہ زیادہ اوس چیز سے کہ شرط کی ہی نہ لادے جانور پر اگرچہ فقہانے
شی قلیل مین تو سہل کیا ہی یعنے اجازت دی ہی ولیکن طریقہ اہل ورع کا

Marfat.com

یہہ نہین ہی اسیلئے کہ احتیاط اسمین ہی اسیلئے کہ جرات کرلی تہوڑی سی زیادتی
پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کیطرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل شبہ سے
نہ پرہیز کرے حرام مین پڑجاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ چیزونکی حاجت
بہت پڑتی ہی مانند مسواک و کنگہی و مانند انکیکے ہمراہ رکہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مسافرت مین سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگہی اور مقراض اور
قارورہ ہمراہ لیتے تہے اور سرمہ لگانا نزدیک سونیکے سنت ہی فرمایا ہی آنحضرت
نے کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونیکے اسیلئے کہ وہ زیادہ کرتا ہی بینائی
کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنے پلکون کو اور ہر آنکہہ مین تین تین سلائیان لگاو
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ داہنی آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین
دو لگاوے اور صوفیہ نے چہاگل اور رسی کو زیادہ کیا ہی یعنے یہہ بہی رکہتے
ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جس فقیر کے ساتہہ چہاگل اور رسی نہین ہی دلیل
ہی اوسکے نقصان دین پر اور رکہنا اسکا واسطے احتیاط طہارت پانیکے
اور دہونے کپڑیکے ہی یعنے چہاگل اسیلئے ہی کہ پانی محفوظ و پاک رہے
اوسمین اور رسی واسطے خشک کرنے دہوئے ہوئے کپڑونکے
اور واسطے پانی کہینچنے کے ہی اور متقدمین یعنے صحابہ اور تابعین نے
اکتفا تیمم پر بہی کیا ہی اور کپڑے زمین پر خشک کرلیتے تہے اور یہہ نہایت
تجرید ہی پس چہاگل اور رسی رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور
بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کرے سنت قدیمہ کو اور جو چیز کہ مدد کرے سنتون
کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط طہارت ظاہری مین خوب ہی جب تک
نہو سبب فوت ہونے اوس عمل کی کہ افضل ہی اوسسے اور اگر سبب فوت ہونے

ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اوسنے تو خوب نہین ہی وہ احتیاط اسلیئے کہا ہی علما نے
کہ عالم کو بچنا چاہیئے کہ آپ کپڑے دہووے اگر قدرت دہلانے کی رکہتا ہو اسلیئے
کہ اس مدت مین مشغول علم مین نہین ہوئیگا کہ افضل اعمال ہی اور بعضے کہ واسطے
وضو کے راہ دور دراز جاتے ہین تا جاری پانی پر پہنچین حقیقت مین عبث کرتے
ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر و فکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ مخالف
عمل صحابہ اور متقدمین کے ہی کہ اونکو صاف کرنا دلکا ضرورتر تہا ستہرا کرنے
بدن کیسے یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات بعد از کہانیکے ہاتہہ نہ دہوتے تہے
اور پانوکے تلوسے ہاتہہ کو صاف کر لیتے تہے بسبب اسکے کہ بحال مستغرق
ہوتی تہے اوقات آنکی عمل قلبی مین اور فرصت ہوتی تہی اسکی کہ مقید ہون
ہاتہہ دہونیکے اور جملۂ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ حالت پہرنیکے طرف وطن کے
ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنے منزل کے پہنچے تو پہلے آنیکے کسیکو گہر مین بہیجے او
یکایک چلا آوے کہ حدیث مین اوسنے منع کیا ہی آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم جب
تشریف لاتے سفر سے تو اول مسجد مین آتے اور دو رکعت ادا کرتے بعد ازان
گہر مین آتے اور چاہیئے کہ اسطے گہر والون کے اور اقربا اور دوستون کے تحفہ
لاوے بحسب مقدور کے کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث ازدیاد محبت کا ہی
اور جملۂ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ باطن کے ہی یہہ ہی کہ نیت سفر مین کار
آخرت کی ہو یا اوس خیر کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب بادنیٰ دین کا
ہو تو کرے اور جب رغبت اپنے دلکی متغیر پاوے تو توقف کرے یا پہر آوے
اور چاہیئے کہ جب شہر کے داخل ہونیسے قصد دیکہنے بزرگون اور سکیکا ہو اور کوشش اونکے
کہ انسے طلب فائدہ کی کرے اگرچہ ایک بات آہو اور قصد فائدہ کی غیر طلب کرنیسے نفع اوٹہانا

اوسکا اور قصه خرافی اور جو کچهه که سفر مین دیکهے عجایب و غرایب اوسکو بهی
بیان نکرے اور یهه نهایت ریاضت هی اور اگر بیان بهی کرے تو بقدر
حاجت کے کرے اور کسی تقریب سے کہے اور کسی شهر مین زیاده سات یا دس
دن سے قیام نکرے مگر یهه که جس شیخ کی زیارت کو گیا هو وه حکم کرے زیاده
رهنے کا اور اگر کسی ثواب دار سے ملے تو زیاده تین روز سے اوسکے هان
نه ٹهرے که یهه حد هی ضیافت کی مگر که اوسکو جدائی تیری ناگوار هو اور
مُصر هو زیاده رهنے کے لیئے اور اگر قصد کسی شیخ کی زیارت کا کرے
تو زیاده ایک روز و شب سے نرهے یعنے اسلیئے که بزرگونکو تکلیف دینی
اچهی نهین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نهو که اوس سے برکت سفر
کی جاتی رهتی هی اور جس شهر مین جاوے اول وهانکے بزرگونکو دیکهے ساتهه ترتیب
فضیلت کے یعنے اول بهت بڑے بزرگ سے ملے پهر اوس سے کم درجه والے سے پهر
اوس سے کم سے اور اگر بزرگ گهر مین هو تو اوسکے دروازیکو نه کهٹکهٹاوے اور
تکلیف نکلنے کی اوسکو نه دے بلکه منتظر بیٹها رهے تا وه آپ نکلے اور جب وه
نکلے تو ادب سے اوسکے آگے بیٹهے اور بغیر پوچهے بات نکرے اور اگر پوچهے تو بقدر
سوال کے جواب دے اور اوس سے مسئله بغیر اوسکی رضا کے نه پوچهے اور جس شهر و
گانوین آوے وهانکے صلحا کی قبور کی زیارت کرے اور اگر یهه نه جانے تو وهانکے
رهنے والون سے پوچهه لے اور بدون ضرورت کے اپنی حاجت کسی سے ظاهر نکرے
اگرچه جانتا هو که وه قبول کریگا اور راه مین همیشه ذکر و فکر مین مشغول رهے اور
بهتر یهه هی که ذکر دلمین کرے لوگونکو سناوے نهین اور اگر کوئی اوس سے کچهه بات پوچهے
تو ذکر کو ترک کرے اور جواب دے بعد ازان پهر ذکر کرنے لگے که اسکی بهت خوبی

Marfat.com

اپنے حال کے پوشیدہ کرنے مین برخلاف نفس کے اور اگر اسکو خدمت صلحا اور فقرا
کی ہاتھہ لگے تو سفر نکرے کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس اسکو تئین سفر کرنا کفران
نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نکی اور سفر بیفائدہ اختیار کیا اور جب سفر مین
کچھہ تقصیر و نقصان معاینہ کرے اسچیز مین کہ شہر مین رکھتا تھا جانے کہ یہہ سفر
علتی ہی پس پھر آوے اور چاہیئے کہ ارادہ کرنیوالا سفر کا اول خواہش نفسانیکو
اپنے مین سے دور کرے تا سفر مین خوار نہو ورنہ جو تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ
خوار ہی اور جملہ آداب سفر سے بلکہ واجبات اسکے سے یہہ ہی کہ پہلے سفر کی رخصتین
شرع کی کہ احتیاج ہوتی ہی انکی سفر مین اور پہچاننا قبلہ کا اور اوقات نماز کا
اور مانند انکے اس قسم کے علم سے کہ متعلق ہی ساتھہ سفر کے سیکھلے تا سفر اسکا
باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق ٭ باب ساتواں بیچ امر معروف اور نہی منکر
کے اور اس باب مین سات فصلین ہین فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور
نہی منکر کے جان کہ امر معروف اور نہی منکر فرائض مین سے ہین بموجب آیتون اور
حدیثون اور اقوال صحابہ کے ولیکن فرض کفایہ ہین نہ فرض عین اگر ایک شخص
مسلمان تو ان سے بجا لاوے تو ساقط ہوجاتا ہی اوروں سے جیسی کہ حکم فرض کفایہ کا
ہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اللہ تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تھے تم بہترین امت نکالے گئے واسطے لوگون کے
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ٭
کہ حکم کرتے ہو تم اچھی باتونکا اور منع کرتے ہو بری باتون سے اھ ٭ ٭
اچھا ہونا اس امت کا بیان کیا ساتھہ امر معروف اور نہی منکر کے اور یہہ بھی فرماتا ہی
وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ
مدد کرو اوپر نیکی اور تقوی کے اور نہ مدد کرو اوپر گناہ کے

Marfat.com

وَالعُدْوَانِ اور قرائین مانند انکے اینین دلالت کرتی والی امر معروف اور نہی منکر کی بہت سی آئی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ کلام بنی آدم کا سب باعث ضرر کے ہین مگر امر معروف اور نہی منکر اور ذکر حق تعالی کا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے ساتھہ ایک جماعت صحابہ کے خطاب کیا اور فرمایا کہ کیسا حال ہوگا تمہارا اوسوقت مین کہ سرکشی کرینگی عورتین تمہاری اور فسق کرینگے جوان تمہارے اور ترک کروگے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہہ ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان سوگند اوس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ قبضہ قدرت اوسکیکے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزین واقع ہونگی کہ سخت تر اور بدتر اسّے ہین کہا صحابہ نے سخت تر اسّے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیسا ہوگا حال تمہارا اوسوقت کہ معروف کو منکر دیکھوگے اور منکر کو معروف کہا صحابہ نے کہ یہہ بہی ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان اسّے بہی زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جسوقت کہ امر کروگے تم ساتھہ منکر کے اور منع کروگے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنی یہہ حدیث بڑی ہی ساری حدیث بیان فرمائی اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ اوترتی ہی لعنت اوس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہہ کہ ظلم کرتے ہین لوگ اور وہ دفع نکرے اوس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا منع کرنیسے عذر نہین ہوتا ہی اسلیئے کہ اگر عاجز ہی تو چاہیئے کہ اوسپر حاضر نہو اور اسی جگہہ سے اختیار کیا ہی اگلے بزرگون نے عزلت کو جیسے کہ بیچ [illegible] عزلت کے گذرا اور ممنوع حاضر ہونا قصداً ہی اور اگر حاجت ضروری ہو اوسکے سامنے گذرے تو معذور ہی اور معنے عجز اور قدرت

ہا

Marfat.com

کے ظاہر ہونگے یعنے ضرورۃً یا اتفاقاً کیا اور یہہ منع نہین کر سکتا تو عاجز ہی اور اگر قصداً کیا
تو یہہ عاجز نہین ہی بلکہ گویا قدرت رکہتا ہی اور اس صورتمین ماخوذ ہوگا نہ پہلی
صورتمین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ
نے پوچہا کہ یا رسول اللہ آیا ہلاک ہوتا ہی وہ گانو کہ جسمین صلحا ہوتے مین فرمایا
ہان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے فرمایا بسبب سہل جاننے اور سکوت کرنے اونکے گناہ
سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی ایک فرشتہ کو اپنی فرشتون
مین سے کہ فلانے شہر کو اوسکے رہنے والون پر مار یعنے اولٹ دی کہا اوس
فرشتہ نے کہ ای رب میری اوسمین ایک بندہ ہی تیرے بندون سے کہ ہرگز تیرا
گناہ نہین کیا ہی حکم آیا کہ اوسپر بہی مار کہ ہرگز موہنہ اوسکا متغیر نہین ہوا ہی بسبب
گناہ خلق کے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی عذاب کریگا ایک گانو
والونکو کہ اوسمین اٹہارہ ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اونکا مانند عمل انبیا کے ہوگا
بسبب ترک کرنے اونکے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث مین آیا ہی کہ
وہ لوگ کہ حکم کرتے ہین اچہی باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتون سے اور
محبت رکہتے ہین للہ اور بغض رکہتے ہین للہ وہ بہشت کے بالاخانونمین ہونگے
کہ وہ اوپر ہین شہدا کے بالاخانون سے اور ہر بالاخانہ کے تین تین لاکہ
دروازے ہونگے یاقوت وزمرد کے اور ہر ایک کا انمین سے تین تین سو حورون
سے نکاح کیا جاویگا جبکہ آنکیطرف نظر کریگا وہ کہینگی کہ یاد رکہتا ہی تو کہ فلانے وقت
مین حکم اچہی بات کا اور منع بری بات سے کیا تہا تو نے اور یہہ جزا اوسکی ہین اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ افضل شہدا وہ شخص ہی کہ حاکم ظالم کو حکم کرے اچہی
بات کا پس مارا جاوے اوسمین منزل اوسکی بہشت مین درمیان حضرت

Marfat.com

حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہما کے ہو گی ف حضرت حمزہ چچا
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت جعفر بہائی حضرت علی رضی اللہ عنہما
کے یہہ دونو صاحب شہید ہوئے ہین اور بڑی بزرگی رکہتے ہین پس انکی ساتہہ
ہو گا یہہ شخص بہی ۱۲ اور اقوال صحابہ کے بہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کی فضیلت مین بیشمار ہین حذیفہ بن الیمان رض سے پوچہا لوگون نے کہ درمیان
زندون کے مردہ کون ہی فرمایا وہ شخص ہی کہ انکار نکرے گناہ کا ساتہہ ہاتہہ
اور زبان اور دل کے یعنے چاہیئے یون کہ گناہ کی چیز کو ہاتہہ سے مٹا دے ورنہ
ہو سکے تو زبان سے منع کرے اور یہہ بہی نہو تو دل سے تو برا جانے اور جسنے
کچہہ بہی نکیا انمین سے وہ بمنزلہ مردہ کے ہی اور یہہ بہی حذیفہ نے فرمایا کہ نزدیک
ہی کہ لوگون پر ایک زمانہ اویگا کہ مردار گدہے کا انکے آگے محبوب تر ہوگا اوس
مسلمان سے کہ امر و نہی کرے اونکو اور حضرت امیر المومنین عمر رض سے منقول ہی
کہ نہ انکار کرنا گناہ کا ساتہہ ہاتہہ کے سبب اونکے نہ ہونے دل کا ہی اور آیا ہی کہ کعب احبار
نے ابو مسلم خولانی سے پوچہا کہ قدر اور مرتبہ تیرا تیری قوم مین کیسا ہی کہا اچہا ہی
کہا توریت غیر اسکے کہتی ہی کہا ابو مسلم نے کہ کیا کہتی ہی کہا کعب نے کہ
توریت یہہ کہتی ہی کہ جو کوئی امر کرے ساتہہ معروف کے اور منع کرے منکر سے مرتبہ
اوسکا اوسکی قوم مین خوار و بیقدر ہوتا ہی اونکے آگے کہا ابو مسلم نے کہ سچ کہتی ہی
توریت اور جہوٹ کہتا ہی ابو مسلم ف حاصل کعب کے قول کا یہہ ہی کہ توریت
سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرنیسے لوگ بغض رکہتے ہین
اور خوار و ذلیل جانتے ہین پس تم جو کہتے ہو کہ لوگ مجکو اچہا جانتے ہین تو معلوم ہوا
تم امر معروف اور نہی منکر نہ کرتے ہوگے پس ابو مسلم نے اقرار کیا اپنے قصور کا کہ توریت

Marfat.com

بیچ کہتی ہی مین قاصر ہون اسمین اور واقع مین بہت اچہا نہین اگرچہ لوگ کبھی اچہا جانینگا اور حاصل یہہ کہ امر معروف اور نہی منکر واجب ہی باوجود قدرت کرنیکے کہ اسپر اور ادنی درجہ اسکا یہہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ایک شخص قوم مین سے اسکو اختیار کرے تو سب سے ساقط ہوجاتا ہی **فصل دوسری بیچ شرایط محتسب کے** یعنے امر معروف اور نہی منکر کرنیوالے کے جملہ شرایط محتسب کے سے یہہ ہی کہ وہ مکلف ہو یعنے عاقل اور بالغ ہو پس احتساب دیوانہ پر اور لڑکے پر واجب نہین دیوانہ تو ظاہر ہی کہ وہ صلاحیت اسکی نہین رکہتا رہا لڑکا وہ بہی چونکہ مکلف احکام شرعیہ کا نہین ہی اسپر بہی واجب نہین لیکن جایز ہی اسلیئے کہ فعل کے ممکن ہونیکے لیئے نری عقل و تمیز کافی ہی پس لڑکے مراہق کو کہ نزدیک بالغ ہونیکے پہنچا ہو پہنچتا ہی کہ انکار منکر کا کرے لوٹ شراب کو اوندہا دیوے اور باجون کو اور کہیل کی چیزونکو توڑ ڈالے اور کسیکو نہین پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے اسلیئے کہ وہ اہل ثواب عبادت کا ہی اگرچہ اہل ولایت نہین ہی اور احتساب ایک قسم ہی عبادتون مین سے اور اسیلئے غلامونکے لیئے اور عوام رعیت کے لیئے ثابت ہی اگرچہ انمین معنے ولایت کے نہین مین لیکن نرا ایمان کافی ہی بیچ ثبوت مثل اس ولایت کے مانند قتل کرنے مشرک کے اور باطل کرنے اسباب اوسکے چہین لینے ہتیارون اوسکے اسلیئے کہ لڑکا اور بالغ برابر مین اسمین اور منع کرنا فسق سے بیچ حکم منع کرنیکے کفر سے ہی اور جملہ شرایط محتسب کے سے ایمان ہی اسلیئے کہ احتساب نصرت اور مدد کرنی دین پر ہی اور جو کہ دشمن دین کا ہو اہل نصرت اور مدد کرنی دین کا کیونکر ہوگا پس کافر اہل احتساب سے نہین ہوگا لیکن فاسق کو پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرے اسلیئے کہ یہہ فی نفسہ ایک

عبادت ہی خواہ آپ بموجب اوسکے عمل کرے یا نکرے اور عمل کرنا دوسرا ایک
عبادت دوسری ہی حدیث مین آیا ہی کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم امر نکرین ساتھہ معروف کے یہانتک کہ عمل نکرین ہم
اوسپر اور منع نکرین ہم منکر سے جبتک کہ پرہیز نکرین ہم اوس سے فرمایا کہ امر کرو ساتھہ
معروف کے اگرچہ سب اچھی باتین نکرو اور منع کرو یعنے بُری باتون سے اگرچہ سب سے
پرہیز نکرو ولیکن احتساب کبھی طرح پر ہی کبھی ساتھہ وعظ و نصیحت کے ہی اور
کبھی ساتھہ قہر و مارنے کے جیسے کہ آگے معلوم ہوگا اور فاسق کو نہین پہنچتا ہی کہ
وعظ و نصیحت کرے اوسجگہہ مین کہ فسق اوسکا معلوم ہو نہ اس سبب سے کہ حرام
ہی بلکہ اس سبب سے کہ یہہ نفع نہین رکھتا اور فائدہ اوسپر مترتب نہوگا ولیکن
قہر و زجر مانند اوندہا دینے شراب کے اور توڑ ڈالنے کھیل کی چیزونکے اور مانند اسکے
واجب ہی اور بعضون نے شرط کی ہی عدالت یعنے نیکوکاری احتساب مین اور دلیل
پکڑتے ہین ساتھہ دلیلون نقلی اور عقلی کے نقل تو یہہ آیۃ اللہ تعالی کی ہی أَتَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اور دلیل انکی یہہ آیۃ ہی لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
لوگونکو ساتھہ نیکی کے اور بھولتے ہو اپنی نفسونکو ـ کیون کہتے ہو تم وہ چیز کہ نہین کرتے تم
اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات گذرا
مین ایک قوم پر کہ ہونٹ اونکے آگ کی مقراضون سے کاٹتی ہین فرشتے کہا مینے کہ کون
ہو تم ای جماعت مردونکی کہا کہ ہم وہ جماعت ہین کہ لوگونکو امر معروف اور نہی منکر
کرتے تھے اور آپ نکرتے تھے اور یہہ بھی حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی حضرت
عیسے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای بیٹے مریم کے اول اپنے تئین نصیحت
کر جب آپ نصیحت قبول کرنیوالا ہووے تو بعد اوسکے

لوگونکو کرو اگر نہ شرم رکھہ مجہسے اور جواب ان دلیلونکا یہہ ہی کہ یہان کار ہی بسبب
ترک کرنے عمل کے نہ بسبب حکم کرنے اسلیکے پس حاصل یہہ ہی کہ جیسے کہ
لوگونکو حکم کرو آپ بہی کرو نہ یہہ کہ اگر آپ نکرو تو اورونکو بہی نکہو اسلیئے کہ شک
نہین ہی کہ امر کرنا غیر کو دلالت کرتا ہی اوپر قوة علم کے اور مواخذہ عالم سخت تر
ہی اسلیئے کہ ملامت آنکہون والے پر کہ کنوئین مین گر پڑے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت
اندہے کے اگر اوسکے اختیار مین ہو رہی حدیث عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی پس نہین
اسمین منع ہی نصیحت کرنے غیر کیسے بغیر نصیحت قبول کرنے اپنے کے پس معلوم
ہوا کہ یہہ خوب نہین ہی اور یہہ بہی ہی کہ اوسمین کہا کہ شرم رکہہ اور اسے لازم
نہین آتا کہ حرام ہو بلکہ مناسب و خوب نہین ہی اور اسمین شک نہین کہ
ترک کرنا عمل کا اور حکم کرنا ساتہہ اوسکے ہر چند کہ عبادت ہی لیکن چونکہ مقتضی ترک
کرنے ایک عبادت دوسری کا ہی خالی قباحت سے نہین بموجب عرف کے اور عقلی
دلیلون مین سے ایک تو یہہ دلیل ہی کہ ہدایت غیر کی شاخ ہی آپ ہدایت قبول کرنیکی
اور اسطرح سیدہا اور درست کرنا غیر کا شاخ ہی استقامت اور صلاحیت نفس
اپنی کی اور جو کہ آپ صالح نہین ہی وہ دوسرے کو کیونکر صالح کریگا اور سیدہا
ہونا سایہ کا باوجود کجی لکڑی کے محال ہی یعنے ٹیڑہی لکڑی کا سایہ سیدہا کیونکر
ہوگا اور یہہ دلیل وہمون قوت خیالیہ سے ہی نہ دلیلون عقلیہ سے اور قیاس
معقول کا ساتہہ محسوس کے ہی اور جملہ دلیلون عقلیہ سے یہہ ہی کہ اگر امر کرنا غیر کا
ساتہہ ترک کرنے عمل کے جائز رکہین ہم بملاحظہ اسکے کہ وہ فی نفسہ ایک عبادت ہی
اور عمل عبادت دوسری پس جائز ہوئ جیسے کہ اگر کوئی کہے کہ مین وضو کرتا ہون
اور سحر کہاتا ہون ہر چند کہ نماز نہ پڑہون اور روزہ نرکہون اسلیئے کہ وضو کرنا اور سحر

Marfat.com

کہانا ہی بنفسہ ایک عبادت ہی اور نماز و روزہ عبادت دوسری حال آنکہ یہہ بات نامشروع
و نامقبول ہی اور یہہ دلیل بہی فاسد ہی اسلیئے کہ وضو اور سحری کہانی بغیر قصد
نماز روزہ کے عبادت نہین ہی اور غرض وضو سے نماز ہی اور سحر کہانیسے
روزہ پس بغیر اسکے مقبول نہین ای پر امر کرنا غیر کو مقصود اوسکے عمل بنفس
اپنی کا نہین ہی تا بغیر اسکے درست نہو اور جملہ دلیلون سے یہہ ہی کہ اگر ایک مرد
ایک عورت سے زنا از راہ جبر کے کرے اور عورت اپنے اعضاء کو کہلا رکہے
اور مرد اوس حال مین اوسپر احتساب کرے اور کہے کہ اپنے اعضا کو ڈہانک
لے کہ کہولنا ستر کا نامحرم کے آگے حرام ہی شک نہین ہی کہ یہہ احتساب مضحکہ
ہوگا اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ برائی اس احتساب کی اس جہت سے نہین
ہی کہ وہ منع کرنا ہی فعل حرام سے بلکہ یہہ امر بذاتہ مستحسن ہے اسلیئے کہ ڈہانکنا ستر کا
واجب ہی اور واجب بسبب ارتکاب حرام دوسرے کے حرام نہین ہوتا لیکن برائی اور
قباحت اسکی اس جہت سے ہی کہ مرد نے اس حالت مین ترک ضروری چیز کا کیا اور
مشغول ہوا اوس چیز مین کہ ضروری نہین ہی اور یہہ موجب نفرت طبیعت اور
انکار عقل کا ہی مانند نفرت طبیعت کے اوس کسی سے کہ ہمیشہ زنا کرے لیکن کہانا
غصب کیسے پرہیز کرے اور گواہی جہوٹی دے اور غیبت سے باز رہے پس نہین
کہتی ہین ہم کہ پرہیز کرنا اسکا طعام غصب کیسے اور باز رہنا اسکا غیبت سے
نامشروع ہی بلکہ کہتے ہین ہم کہ عذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام بہی
کہاوے اور زنا بہی کرے زیادہ ہوتا ہی اوس کسی سے کہ ایک چیز کرے اون دو چیزون
مین سے ایسے ہی ثواب اوس کسیکا کہ دوسرے کو حکم کرتا ہی اور آپ بہی عمل کرتا ہی زیادہ ہی
اوس کسیکے ثواب سے کہ ایک ہی اختیار کرے فقط اور جملہ دلیلون عقلی سے یہہ ہی کہ اس تقدیر

احتساب کافر کا ہی مسلمان پر جائز ہوا اسلیئے کہ کہنا کافر کا مسلمانوں کو کہ زنا مت کر فی نفسہ حق ہی اور کرنا اوسکا کفر کو منافی اسکے نہین ہی حالانکہ کہا ہی علمانے کہ احتساب کافر کا مسلمان پر جائز نہین اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ منع کرنا احتساب کا فر کا مسلمان پر اس جہت سے نہین ہی کہ کلام اسکا فی حد ذاتہ حق نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ احتساب متضمن ایک طرح کی حکومت اور تحکم کو ہی اور کافر کو مسلمان پر حکومت ہی نہین وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۞ اور نہین مقرر کی اللہ نے واسطے کافرون کے مومنون پر راہ ۞ لیکن فاسق چونکہ مسلمان ہی مستحق حکومت کا ہی فی الجملہ پس نہین کہتے ہم کہ کافر کو خود اور عذاب دیا جاویگا آخرت مین بسبب کہنے اپنے کے مسلمان کو کہ زنا مت کر اس حیثیت سے کہ وہ نہی ہی زنا سے اور جملہ شرائط احتساب سے یہہ ہی کہ قادر ہو محتسب احتساب پر اور احتساب آخر کا دل سے ہی کہ دل سے برا جانے اسلیئے کہ جو خدا کو دوست رکھیگا اوسکی نافرمانی کو بالضرور برا جانیگا اور اوسکے نیچے اور مرتبہ نہین ہے یعنے ادنی درجہ اسمین یہہ ہی کہ دل سے تو برا جانے اور یہہ بھی نہو تو بڑا نقصان ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بددینون سے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے ساتھہ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے ساتھہ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہین ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائی کا یعنے رائی کے دانہ برابر بھی مہ ایمان نہین رکھتا انتہے ۱۲ یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا کہ وہ مشکوۃ مین ہی اور اوسکے جزو اخیر پر سید جمال الدین نے لکھا ہی کہ یہہ اسلیئے ہی کہ جسنے دل سے بھی برا نہ جانا تو وہ راضی ہوا خلاف شرع پر پس ہوگا یہہ کفر ۱۲ اور منع

کرنا گناہ کا بسبب عزت تعصب کے ہی یعنی جسکو عزت اور حمیت دین کی ہوگی وہ
منع کریگا اور فاسق بے حیا کو کیا پروا ہی اسکی اور جو بیچارہ کہ قدرت نرکہے
منع کی اوسکو سوا صبر کے کچھہ چارہ نہیں کیا کرے ٥ روز و شب با خلق خدا
عربدہ نتوان کرد + جاننا چاہیئے کہ مراد عجز سے ہی عجز ظاہری نہیں ہی بلکہ خوف
پہنچنے فتنہ کا بلکہ نہ نفع دینا امر و نہی کا ہی بیچ معنی عجز کے ہین پس یہان کتنی ہی
احتمال ہونگے اول یہہ کہ جانے کہ بات میری نفع کریگی اور خوف کسی آفت کا بہی
نہین ہی پس اسصورت مین تو احتساب واجب ہی اسلیئے کہ یہان پوری قدرت
حاصل ہی دوسرے یہہ کہ جانے کہ نفع نہین کریگی بات میری اور خوف
ضرر کا بہی ہی اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب ہرگز بلکہ حرام ہوتا ہی
بعضی جگہہ و لیکن چاہیئے کہ اوس جگہہ حاضر نہو مگر کہ حاجت ضروری رکہتا ہو
یا زور لیجاوین اور جلاوطن ہونا لازم نہین ہی مگر یہہ کہ جبر کرین گناہ پر اور
مجال بہاگنی کی ممکن ہو اور تیسرے یہہ کہ احتساب نفع نکرے لیکن خوف ضرر کا
ہی نہو پس اس صورت مین بہی واجب نہین ہی اسلیئے کہ غرض احتساب سے دفع کرنا
گناہ کا ہی سو وہ ہونیکا نہین لیکن اگر واسطے اظہار شعار اسلام کے کرے تو
مستحب ہی چوتہے یہہ کہ نفع کرے بلکہ ضرر لاحق ہو جیسے کہ شیشہ شراب کا یا
مزامیر کو توڑ ڈالے و لیکن جانتا ہی کہ سر میرا توڑ ڈالینگے پس احتساب اس
صورت مین بہی واجب نہین ہی لیکن حرام بہی نہین ہی بلکہ کمال دین اور
تقوی کا یہہ ہی کہ اسقدر ضرر خدا تعالی کی راہ مین اوٹہا وے اور حدیث
شریف مین کلمۃ الحق کہنے کی آگے بادشاہ ظالم کے فضیلت بہت واقع ہوئی ہی
ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بعضے حاکمون سے ایک بات سنی

Marfat.com

منکرات
جنبہ سے

ہمنے جانا ہینے کہ انکار کرو ہمین اور جانتا تہا ہین کہ مجکو مار ڈالیگا پس مارے جانا
مانع نہ تہا اوسکی نصیحت کو ولیکن دیکہا ہینے کہ نفس میرا اوس کہنی مین عجب پیدا
کریگا پس ڈرا مین کہ مبادا بغیر اخلاص کے مارا جاؤن لیکن اگر کوئی ظالم تلوار ہاتہ
مین لیئے ہوے بیٹہا ہو اور اوسکے ہاتہ مین پیالہ شراب کا ہو اور محتسب جانے کہ
بمجرد کہنے کے قتل کر ڈالیگا تو احتساب یہان کوئی وجہ نہین رکہتا بلکہ حرام ہی یا
یہہ کہ منع کرنا ایک کا گناہ سے سبب گناہ کرنے دوسرے شخص کا ہوگا تو یہان
بہی احتساب نکرے اسلئے کہ غرض احتساب سے منع کرنا خاص زید و عمرو کا نہین
ہی بلکہ باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب یہہ حاصل نہو تو احتساب کرنا بیفایدہ
ہوگا اور رعایت کرنی مرتب منکرات کی لازم ہی کہ دیکہے کہ جس منکر کو تغیر کرتا
ہی مرتبہ اُسکا اس منکر سے کہ بسبب احتساب کے پیدا ہوتی ہی کیسا ہی یعنے جسکو
تغیر کرتا ہی اگر مرتبہ اسکا کم ہی اوس سے یا برابر ہی تو احتساب نکرے اور اگر زیادہ
ہی وہ بہ نسبت اسکے تو کرے اور گمان اس باب مین حکم یقین مین ہی پس اگر گمان
غالب پہنچنے ضرر کا ہو تو حکم یقین مین ہی اور بیچ صورت شک اور توہم کے اختلاف
ہی اور معتبر خوف مین سلامتی طبع اور اعتدال خلقت ہی یعنے بیچ مقدمہ امر معروف
اور نہی منکر کے خوف اسکا معتبر ہی کہ معتدل المزاج اور معتدل الخلقت ہو اسلیئے
کہ بزدل آدمی تہوڑی سی چیز سے ڈر جاتا ہی اور متہور امور شاقہ پر جرات کر بیٹہتا ہی
پس معتبر شجاعت ہوگی کہ مرتبہ توسط کا ہی پس مرد شجاع کو خوف ہو تو اوسکا اعتبار
ہی اور نہین تو نہین اور یہی معتبر ہی کشتی کے سوار ہونے مین یعنے بعضے تو نہایت ڈرتے
ہین کشتی کے سوار ہونیسے اور بعضے کچہ ڈر نہین رکہتے اگر ہوا مخالف بہی ہو تو کشتی مین
بیٹہتے ہین پس اسمین بہی اعتبار متوسطون کا ہی کہ جب ہوا موافق مین نہین ڈرتے پس اگرچہ ایسا ہی کام جانے

ایسے لوگ ڈرین ڈوب جانے سے اور گمان غالب ہو اونکو ڈوب جانیکا تو اعتبار ہی اور یہہ معذور ہونگے نزد وہ لیکن بعضون نے کہا ہی کہ جسپر غالب ہے بزدلی بہتر نہین اوسکو سوار ہونا کشتی پر واسطے حج اسلام کے اور مختار اول ہی ہی اسلیئے کہ دفع ہونا بزدلی کا ساتہہ عادت ڈالنے اور تجربہ کے ممکن ہی واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ بیچ ضرر اور مکروہ کے کہ متوقع ہی پہنچنا اوسکا اقتساب مین احوال مختلف ہی بعضون کو بات سخت مکروہ معلوم ہوتی ہی اور بعضونکو مارنا اور گالی دینا علی ہذا القیاس اور چیزین بنا بر اختلاف فی ضعون اوعادتون کے اور تفاوت حال ہر ایک کے بیچ عزت وحرمت کے او تفصیل بیان کرنی اسکی مشکل ہی ولیکن نہایت اسکی یعنی قاعدہ کلیہ اسکا یہہ ہی کہ کہا ہی علمانے کہ مکروہ نقیض مطلوب کی ہی یعنی ایک تو ایسی چیزین ہین کہ جنکی خواہش رکہتا ہی آدمی اور انکے مقابلہ مین مکروہ ہی کہ اوسکو برا جانتا ہی اور مطالب خلق کے دنیا مین چار چیزین ہین ایک تو علم اور وہ متعلق ہی ساتہہ روح کے اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتہہ بدن کے اور تیسرے ثروت اور وہ متعلق ساتہہ مال کے ہی اور چوتھے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتہہ لوگون کے دلونکے اور معنی جاہ کے ہین مالک ہونا لوگونکے دلون کا جیسے کہ معنی ثروت کے مالک ہونا درہمونکا ہی اور جیسے مالک ہونا درہمونکا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلونکا واسطہ ہی حاصل ہونے مقاصد کا اور تحقیق چارو کے معنون کی اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکہتا ہی اور حاصل یہہ کہ دنیا دی خالی ان چار چیز و نسے نہین ہی اور طلب کرنا انکا یا تو اپنے لیئے ہی یا واسطے اور دوستونکا اور جب مطلوب یہہ ہوتے تو مکروہ نہونا انکا ہوگا اور نہ ہونا انکا تو ساتہہ

رہنے انکے ہو بعد حاصل ہونیکے یا ساتھہ ممکن ہونے حصول اور انتظار اوسکے زمانہ
آیندہ مین اور جائز نہین ہی ترک کرنا احتساب کا اس قسم اخیر مین مگر وقت حاجت
اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی **ف** حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہہ
پہلی قسم تو یہہ ہوئی کہ مکروہ یہہ ہی کہ وہ چیزین حاصل مین اور جانتا ہی کہ اگر احتساب
کرونگا تو وہ چیزین جاتی رہین گی پس اسصورتمین ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر
یہہ ہوئی کہ وہ چیزین ہنوز حاصل نہین لیکن ممکن اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اسصورتمین ترک
کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی ۱۲ بیان مفصل اسکا یہہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضرور
دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیوالیکے شہر مین کوئی اور ہو نہین یا ہو لیکن سب مطیع
اور تابع اوسکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو راہ حاصل
کرنے علم کی بند ہو جائیگی اگر اسصورتمین احتساب ترک کرے تو جائز ہی اور بغیر ضرورت کے
جائز نہین اور اگر بیمار ہو اور معالجہ مین انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی تاخیر مین ضرر شدید ہوگا
اور کوئی طبیب بہتر اوس سے نہین اگر اسصورتمین بری بات سے منع نہ کرے تو جائز ہی اور اگر
ایک شخص ہو عاجز کسب اور سوال سے اور توکل مین یقین قوی ہووے نہین اور سوا ایک شخص کے
کوئی ہی نہین کہ اوسکو کچھہ دیوے اور جانتا ہی کہ اگر احتساب اوسکو کرونگا تو راہ رزق کی
بند ہو جاویگی اور مارے بہوک کے ہلاک ہو جاونگا اور یا رزق حرام مین پڑونگا تو اسمین بھی
اگر بری بات سے منع نہ کرے تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر درپی اسکی ایذا کے ہون اور
اسکے دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہین سوا اسکے کہ آگے سلطان یا حاکم کے جاہ رکھتا ہو اور
حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سب صورتمین اگر ظن غالب کہ قریب یقین کے ہو
حاصل ہو تو شاید کہ ترک کرنے احتساب کی اجازت ہو لیکن چاہیے کہ اپنے دلکو مفتی ٹھہراوے اور دونو
ضررونمین سے ایک ضرر کو دوسرے کے ساتھہ وزن کرے یعنے ایک ضرر تو یہی ان چیزونکے

Marfat.com

پہنونے کا اور ایک ضرر ہی ترک کرنے احتساب کا ان دونوں کو تولے جونسا غالب ہو
اوسکی رعایت کرے اور مد نظر اسکو رکہے اور دین کو بہانہ حاصل کرنے دنیا کا نکرے
کہ حقتعالی کو نظر نیت پر ہی اگرچہ نظر لوگونکی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت کرنا اسکا
بسبب دین کے ہو اسکو مدارت کہینگے اور اگر بسبب نفس کے ہو اسکو مداہنت کہینگے
واللہ الموفق ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا اور قسم
پہلی کہ اسمین فوت ہونا مطلوب کا حاصل ہی اور سکوت احتساب سے اسمین جائز ہی یہہ
بیچ علم کے ہوگا اسلیئے کہ کسیکو قدرت نہین ہی علم کے کہو دینے کی کسی سے بخلاف
کہو دینے صحت اور ثروت اور جاہ کے کہ انکو کہو دے سکتین ہین اور یہہ ہی ایک
سبب ہی سببون بزرگی علم کا اسلیئے کہ باقی اور دائم ہی دین و دنیا مین جیسا کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا شعر فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی مِنْ قَرِیْبٍ + وَاِنَّ
(بلاشبہ مال فنا ہو جاویگا عنقریب اور تحقیق)
الْعِلْمَ مُلْکٌ لَا یَزَالُ + اور فوت ہونا صحت کا بسبب ضرب دکھدینے والی کے
(علم ملک لا یزال ہی)
ہی اور فوت ہونا ثروت کا بسبب لوٹ لینے گہربار کے اور چہین لینے کپڑون کے ہی
اور اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب لیکن استحباب سے خالی نہین اور احتساب ان
جگہون مین نشانی کمال دین اور نہایت یقین کی ہی اور فوت ہونا جاہ کا بسبب ضرب
کے ہی اگرچہ دکھدینے والی نہو بلکہ بسبب گالی دینے کے اور پہینکدینے پگڑی اور مانند انکے
بہی ہو سکتا ہی اور یہان بہی سکوت کرنیکی اجازت ہی اسلیئے کہ محافظت کرنی
مروت و آبرو کی بہی حکم کی گئی ہی شرع مین لیکن تری جاہ اور بلندی مرتبہ کی محافظت
کرنی محض زاید اور نفسانیۃ ہی مثلا ایک شخص ہو کہ ہرگز بغیر سوار ہونیکے گہوڑے پر
اور بغیر پہنے لباس تکلف کے بازار مین نہین نکلا ہی اور احتساب
مین خوف پیادہ پا کرنے اور پہنانے لباس غیر معمولی کا ہو تو

Marfat.com

یہہ عذر نہین ہی بیچ ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے کہ یہہ فضولیان ہین اور
اسیطرح خوف غیبت اور اہانت کرنیکا زبان سے ساتھہ جاہل اور احمق کہنے کے اور نسبت
کرنیکے ساتھہ ریا اور نفاق کے عذر نہین ہی اسلیئے کہ اگر ایسے امور کا اعتبار ہو تو اصل
واجب ہونے احتساب ہی کی جاتی رہی اور خالی ہونا احتساب کا ایسے امور سے
ممکن نہین ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا یَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اور اگر منع
(اور نہین ڈرتی ملامت ملامت کرنیوالونکیسے فقط)
غیبت سے کرے اور جانتا ہی کہ وہ اور لوگونکی غیبت چھوڑینگے نہین اور اسکی بھی غیبت
کرنیکے تو منع نکرے اسلیئے کہ اسمین زیادہ گناہ ہوگا لیکن اگر جانے کہ اسکی ہی غیبت
کرینگے اور لوگونکی غیبت سے باز آوینگے تو منع کرے کہ اسمین شیوہ ایثار کا ہی یہہ تمام
بیان تہا بیچ خوف کرنیکے اپنے نفس کے مکروہات سے اور جہان کہ خوف ہو پہنچنے مکروہ کا
اپنے اقربا اور دوستونکو اسمین بھی اجازت ہی ترک کرنے احتساب کی بلکہ اولی ہی
اسلیئے کہ حفاظت لوگونکی پہنچنے مکروہ کیسے مقدم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جاننا چاہیے
کہ بعضون نے احتساب مین اذن امام کو بہی شرط گردانا ہی اور ہر کسیکے لیئے عوام
الناس مین سے ثابت نہین رکہا ہی ولیکن صحیح یہہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہین
ہی اسمین اسلیئے کہ آیتین اور حدیثین دلالت رکہتی ہین علی العموم پر اور خاص کرنا ساتھہ
شرط اذن امام کے مکابرہ ہی اور یہہ بات اصل کچہہ نہین رکہتی اور اگر کہین کہ
احتساب ایک قسم ہی حکومت کی اور اسلیئے کافر کو نہین پہنچتا کہ احتساب کرے
مسلمانون پر اسکا جواب یہہ کہینگے ہم کہ اسقدر حکومت ثابت ہی ہر ایک کے لیئے
دین و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا دین کا اور سکہانا احکام شرعی کا ہی
اور معلوم کروانا و سکہانا دین و احکام شرعی کا کیونکر موقوف ہو اذن امام پر اور تحقیق
کہ احتساب کے لیئے کئی مرتبے ہین اول تعریف یعنی معلوم کروا دینا اور دوسرے وعظ یعنی

Marfat.com

کرلی اور تعیر سے سب و تعنیف یعنی برا اور سخت کہنا جیسے کہے ای جاہل
ای احمق اور مانند انکیکے اور جو ہتے منع کرنا زبردستی مانند توڑدالنے کہیل کی
چیزونکے اور راو دہا دینے شراب کے اور چہین لینے کپڑے غصب کے اور پانچوین
ڈرانا اور تہدید کرنا ساتہہ ضرب و عذاب کے اور جو احتساب کہ موقوف ہی اوپر
اذن امام کے یہہ مرتبہ پانچوان ہی اسلیئے کہ اسمین احتیاج ہی مددگارونکی اور
لڑنے مارنیکی ای پر تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہین کہ موقوف ہونا انکا اوپر
اذن امام کے کچہہ معنی نہین رکہتا اور جاہل کہنا اور احمق کہنا کلام سچا ہی اور سچ
سب جگہہ مقبول ہی ای بار خدایا کچہہ نہین ہنی مگر یہہ کہ یہہ مرتبہ پنجین مرتبہ پانچوین کو
لینے مثلا اول نصیحت کرتا تہا اور انجام کو نوبت تہدید کی پہنچی تو پہر اسمین بہی
حاجت اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم اور حکایتین اگلے بزرگونکی بیچ احتساب امرا اور
بادشاہونکے بہت ہین پس موقوف ہونا اسکا اونکے اذن پر نہوگا **فصل تیسری** بیچ
شرائط او سچز کے کہ اوسمین احتساب جاری ہو جملہ شرائط اوسکے سے یہہ ہی کہ وہ چیز منکر
ہو اور مراد منکر سے ہی منع کی گئی شرع مین حاصل یہہ کہ منکر عام تر ہی معصیت سے
اور احتساب مخصوص نہین ہی ساتہہ معصیت کے پس جو کوئی دیکہے لڑکے یا دیوانہ کو شراب
پیتے تو اوسپر واجب ہی کہ شراب کو پہینک دے اور اوسکو منع کرے اور اسیطرح
اگر دیکہے کہ دیوانہ چارپایہ سے یا دیوانی سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منع کرنا
اوسکا حالانکہ یہہ چیزین معصیت نہین ہین دیوانہ اور لڑکیکے حق مین اور یہہ بہی
ہی کہ احتساب منحصر نہین ہی کبیرہ گناہونمین بلکہ صغیرہ مین بہی جاری ہوتا ہی اور جملہ
شرائط او سچز کیسے یہہ ہی کہ وہ چیز موجود ہو فی الحال پس اس گناہ مین کہ گذر گیا احتساب نہین
ہی ہر ایک شخص کے لیئے عوام الناس مین سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور احتساب نہین ہی اوسچیز مین

Marfat.com

کہ احتمال کبھی ہو واقع ہونیکا شاید کہ وہ واقع نہو اور اسیطرح اگر مجلس کہیں
آراستہ اور قیاس و قرینہ سے معلوم کرے کہ یہان شراب بہی آویگی اگر وعظ و
نصیحت کرے تو جایز ہی یعنے واجب نہین اور اگر مجلس کے لوگ منکر ہون تو
نصیحت بہی نکرے کہ اسمین بدگمانی ہی اور اگر قرینہ نہایت ظاہر و قوی ہو
بسبب عادت قدیمی کے مانند بیٹھنے کے اوپر دروازہ حمام عورتونکے تو جایز ہی
کہ منع کرے ہر چند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیئے بیٹھے ہون لیکن احتمال قوی
یہہ ہی کہ اونکے گھورنے اور لگاوٹ کرنیکے لیئے بیٹھے ہین اور شاید کہ یہہ سا یہہ تفاوت
احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنے مثلا ایک شخص زناکار وہان بیٹھا ہی تو قرینہ
قوی برائی کا ہوگا اور اگر کوئی متقی بیٹھا ہوگا تو احتمال قوی اسکا ہوگا کہ کسی
اور کام کے لیئے بیٹھا ہو اور ایسا ہی حکم ہی بوتل شراب کا اور ظن غالب اسمین بمنزلہ یقین
کے ہی اور جملہ شرایط احتساب کے یہہ ہی کہ منکر ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور
حکایتین اگلے بزرگونکی اسمقدمہ مین بیچ حقوق مسلمانون کے لکھی گئین اب کلام اسمین
ہی کہ ظاہر ہونیکی اور پوشیدہ ہونیکی کیا حد ہی لکھا ہی علمانے کہ جو کوئی اپنے گھر کے اندر
گناہ کرے اور دروازہ گھر کا بند کرلے تو روا نہین ہی کہ اوسکے گھر کے اندر آوین مگر
کہ گھر کے باہر نشان گناہ کی ظاہر ہون مانند آواز مزامیر کے اور آواز مستونکے کہ وہ آواز
ایسی ہو کہ لوگ کوچہ کے سب سنین تو اسصورتمین احتساب واجب ہی اور اگر ایک دیوار کے
پیچھے سے بو شراب کی آتی ہو اگر قرینہ سے معلوم کرے کہ ان شرابون کی بو ہی کہ جو
گرگر اچھی طرح رکھی گئی ہین قصد انکے اوندہانیکا نکرے اور اگر جانے کہ یہہ بو شراب کے پینے کے
سبب سے ہی اسمین اختلاف ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جایز ہو احتساب اسمین اور کسی شخص کو دیکھے کہ شیشہ بغل کے
نیچے یا دامن کے نیچے چھپائی لیئے جاتا ہی ہر چند کہ وہ فاسق ہو جایز نہین کھولنا اوسکا یہانتک کہ ظاہر

Marfat.com

نہو ساتہہ علامت کے اور نسبب ترے فسق اوسکے دلیل نہین پکڑنی چاہیے اور یہہ
شراب ہی ہی اسلیئے کہ فاسق بہی احتیاج رکہتا ہی سرکہ وغیرہ کی شاید وہی لئی جاتا
ہو اور چہپا کر لیجانے سے یہہ قیاس نکرنا چاہیئے کہ شراب ہی ہی اسلیئے کہ چہپانیکے بہت
سے باعث ہوتے ہین اور اگر اوسکی بو پہیلی ہوئی ہو تو جائز ہی کہولنا اوسکا اور
اسیطرح مزامیر اگر کپڑیکے نیچے ہو اور شکل اوسکی معلوم ہوتی ہو تو اوسکو بہی کہولنا جائز
ہی اسلیئے کہ مقصود جانا ہی ساتہہ حس حاسہ کے کہ ہو اور یہہ جائز نہین ہی کہ طلب
کہولنے کی کرے اور کہے کہ کہول کہ تیرے کپڑیکے نیچے کیا ہی کہ یہہ تجسس ہی اور معنے
تجسس کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو بغیر طلب
اوسکیکے تو وہ تجسس نہین ہی اور تجسس حرام و ممنوع ہی ساتہہ آیۃ قرآن کے
وَلَا تَجَسَّسُوا الخ اور جملہ شرائط اس چیز کیسے یہہ ہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے
یعنے اتفاق ہوا اماموںکا اوسکی برائی پر اور جسمین اختلاف ہو اوسمین احتساب
نہین ہی پس حنفی کو نہین پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے بیچ کہانے بیٹرہ گوہ
اور حرج کے اور مانند انکیکے اون چیزونمین سے کہ اونکے مذہب مین حلال ہین اور نہ
شافعی کو پہونچتا ہی کہ حنفی پر اعتراض کرے اون چیزونمین کہ ہمارے مذہب مین
جائز ہین مانند پینے نبیذ کے کہ جو نشہ نکرے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند
انکیکے لیکن حنفی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو آیا ہر ایک کو پہونچتا ہی
کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہین مختار یہہ ہی کہ پہونچتا ہی اسلیئے کہ یہہ اپنے
اعتقاد مین خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اوسکو مذہب اوسکا لازم کروا دے کہ
باوجود اعتقاد حرمت کے جرأت کیون کی تو نے اوپر اس تقدیر اگر ایک
مرد بہرا ہوا اور اوسکی بیوی ہو کہ اوسکے باپ نے عقد کیا ہو یعنے لڑکپنے مین

Marfat.com

اور اوسکو بسبب قراین کے معلوم ہوا ہو اور وہ اوس عورت سے بقصد زنا کے جماع کرے یعنے لڑکپنے مین باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے اسلیئے کہ وہ اپنے اعتقاد مین گنہگار ہی جماع کرنے مین اور اگر بلحاظ اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد مین حق ہی احتساب کرے تو بہی جائز ہی اور ایک جماعت علما کی اسیرہی کہ احتساب مختلف فیہ مین ہرگز نہین اور یہہ مسائل نفقہیہ مین ہی اور اعتقاد کے مسائل مین مانند خطا معتزلہ اور رافضیون اور مانند انکیکی بیچ مسائل اعتقادیہ اپنے کے پس احتساب اسمین واجب ہی ہر چند کہ اپنے گمان مین حق پر ہین لیکن چاہیئے کہ بغیر مدد حاکمون اور بادشاہونکے احتساب و اعتراض نکرے کہ وہ بہی شبہات اور دلیلین فاسدہ رکہتے ہین ساتہہ اسکے مقابلہ کرینگے اور نوبت نزاع و فتنہ کی پہنچے گی اور مقصود حاصل نہین ہوگا لیکن اگر حاکم بادشاہ کا ہوگا تو احتساب اوسیر بغیر مناظرہ کے متصور ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہین کرسکین گے

فصل چوتہی بیچ درجون احتساب کے جاننا چاہیئے کہ احتساب کے کئی درجے ہین

اسلیئے کہ مقصود اسے منع کرنا ہی ظاہر ہونے گناہ سے کہ باعث حق کے غضب کا ہی پس اگر منع اسکا ساتہہ نرمی و وعظ و نصیحت کے ہو تو احتیاج نہین ہی جنگ و جدل کی بلیت چو کاری بر آید بلطف و خوشی چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی * درجہ اول احتساب کا معرفت ہی یعنے جاننا معصیت کا اسلیئے کہ اگر معلوم نہوگا تو منع کرنا اسکا کیونکر ہوگا لیکن چاہیئے کہ معلوم کرنا اسکا ساتہہ تجسس کے نہو کہ تجسس حرام ہی پس نہین چاہیئے کہ لوگونکی گہر کی دیوار پر کان کہی تا آواز باجیکی سنے اور نہین چاہیئے کہ اوسکے گہر پر ہاتہہ پہنچاوے تا شکل مزامیر کی معلوم کرے اور نہ اوسکے ہمسایہ سے پوچہے اور اگر پہلے ہی بغیر تجسس کے دو گواہ عادل یعنے نیک گواہی دین کہ فلانا اپنے گہر مین شراب پی رہا ہی تو جائز ہی کہ اوسکے گہر مین

جاوین اور جیسے شراب کے لوردالین اور اگر ایک گواہ عادل یا دو غلام گواہی دین تو اوسمین خلاف ہی اور مختار یہہ ہی کہ قبول نکرین کہ معتبر نصاب قبول شہادت کی ہی قبول روایت کی اسلیئے کہ ڈہانکنا مسلمانونکے عیبونکا بہرحال اولی ہی کہتے ہین کہ نقش حضرت لقمان کی چہاپ کا یہہ تہا سَتْرُ مَا عَايَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ اِذَاعَةِ مَا ظَنَنْتَ یعنے چہپانا اوس عیب کا کہ دیکہے تو بہتر ہی اوسکے افشا کرنیسے جبتک کہ گمان کرتو اور درجہ دوسرا احتساب کا تعریف ہی یعنے معلوم کروانا منکر کا اوسکو کہ جسپر احتساب کرتا ہی اسلیئے کہ ہوسکتا ہی کہ گناہ کی جرات کی ہو بسبب جہل کے اور چاہیئے کہ معلوم کروانے مین شیوہ حلم و خلق کا ملحوظ رہے کہ مقصود اِسّے بہت حاصل ہوتا ہی اور سختی اور زجر مین ایذا ہی اور ایذا دینی مسلمانونکو بہت حرام ہی علی الخصوص جبکہ نسبت ہو کسیکو طرف جہل و حمق کے خصوصاً امر دین مین تو ایسی ایذا پاتا ہی کہ زیادہ اوسّے متصور نہین چنانچہ اسیلیئے جن لوگون پر کہ غصہ غالب ہی مناظرین یعنے بحث علمی مین خصوصاً وقت ملزم ہونیکے نہایت غصہ مین آجاتے ہین اور یہہ اسی سبب سے ہی کہ منسوب ہونیسے طرف جہل کے ایذا پاتے ہین اور شرمندہ ہوتے ہین اور یہہ تمام ایذا پانی اس سبب سے ہی کہ جہل ایسا عیب ہی کہ دفع کرنا اسکی برائی کا ممکن ہی بسبب اچہی طرح حاصل کرنے علم کے اور سرایت کرتا ہی بہت سے امور دینی اور دنیوی مین بخلاف عیوب ظاہر کے مانند بدصورتی اور مانند اسکے اسلیئے کہ اختیار مین نہین ہین اور ضر انمین کمتر ہی اور ایک وجہ دوسری شرافت علم کیسے یہہ ہی کہ جس کسیکو طرف نقصان علم کے نسبت کرین اگرچہ وہ چیز حقیر ہو مانند علم شطرنج کے مثلاً ایذا پاتا ہی اور نسبت کرنیسے طرف علم کے خوش ہوتا ہی غرض حاصل یہہ کہ آگاہ کرنا مسلمانونکی خطاپر کہ دین مین ہو لازم گن اور اپنے کو اونکی ایذا سے نگاہ رکہہ اور یہہ حکم امور دین مین ہی اور غیر امور دین مین کسیسے کچہہ مت کہہ اور ردّ نکر کسیکی بات کو کہ اکثر لوگ اس قبیل

کہے ہین کہ ہتھے علم سیکہین اور تیرے ہی دشمن و مدعی ہون اور جو کوئی کہ علم کو غنیمت
نہ گنے اور سّے علم کی بات نکہہ کہ اسمین بیعزتی علم کی ہی آیا ہی حدیث شریف مین کہ
طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورۃ پر اور ... کینے والا علم کا نزدیک غیر اہل
اسکیکے مانند اس شخص کے ہی کہ جواہر اور موتی اور سونا سور کے گلیمین ڈالے نہتے اور اگر
بنظر غور ملاحظہ کرینتو تو تم پاویگا ایسے شخص کو کہ قابل نصیحت اور صحبت کے ہو اور آدمی
قابل کمی مین مانند پتلی آنکہہ کے ہین بہ نسبت تمام اعضا کے خداوندا ہمکو ہمارے نفس کے شر سے
اور لوگونکے شر سے محفوظ رکہہ اور لوگونکو ہی ہمارے شر سے دور رکہہ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ
الرَّحِيْمُ اور درجہ تیسرا احتساب کا نہی یعنے منع کرنا ہی ساتہہ وعظ و نصیحت کے
اور ڈرانیکے عذاب خدا سے اور یہہ طریق جاری ہی بیچ حق جاہل اور متجاہل کے یعنے جو کہ
گناہ کو جانے اور پہر اوسپر جرأت کرے مانند ظالم اور شرابی اور غیبت گو
اور زانی کے کہ سب قباحت ان امور کی جانتے ہین اور پہر اوسپر اصرار
کرتے ہین اور طریق انکے نصیحت کرنے اور ڈرانیکا یہہ ہی کہ احادیث اور اقوال
صحابہ کے کہ ان چیزون کے حق مین وارد ہوئے ہین ذکر کرین اور حکایتین اگلے
بزرگون کی اور عادتین متقیو نکی بیان کرین تا کہ تاثیر کرین انمین لیکن اس طریق
مین ہی چاہیئے کہ شیوہ مہربانی و نرمی کا ملحوظ رہے اور گناہ لوگون کے مانند
گناہون اپنے کے جانے کہ مسلمان سب ایک ہی ہین لیکن جاننا چاہیئے کہ یہان
وعظ و ڈرانا ایک آفت عظیم ہی کہ عالم وقت تعریف یعنے معلوم کر دینے
گناہ کے اور وعظ کرنیکے اپنے نفس کو عزیز جانتا ہی بسبب علم کے اور اپنے
غیر کو ذلیل بسبب جہل کے بلکہ قصد اسکا اسمین یہ اظہار کرنا اپنے علم کا اور
ذلیل کرنا غیر کا ہوتا ہی اور یہہ جگہہ لغزش کی ہی اسلیئے کہ لغزش ہنکیون

اور عباد تو نہین اتنی ہی کہ دیسی کتا ہو نہین نہین داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ اولیا اللہ مین سے ہین لوگون نے کہا کہ کیا کہتے ہو اوس شخص کو کہ امرا
اور بادشاہون کے پاس جاوے اور اونکو امر معروف اور نہی منکر کرے
فرمایا کہ ڈرتا ہون نہین کہ اوسپر کوڑے بازی ہو کہا لوگون نے کہ یہہ تو بہی
کرتی ہی اسکو امر و نہی پر یعنے جسکا ارادہ امر معروف اور نہی منکر کا ہوتا ہی
وہ اوسسے ڈرتا نہین بلکہ اور مضبوط ہوتا ہی اوسمین بنظر حصول ثواب
کے کہا داؤد نے کہ ڈرتا ہون تلوار سے یعنے اگر کوڑے بازیکو بہی
خیال مین نہ لایا تو مارا جاویگا تلوار سے کہا لوگون نے کہ یہہ بہی قوی
کرتی ہی اوسکو کہا کہ پس دکہہ پوشیدہ سے کہ عجب ہی امن مین نہین
ہوگا اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک امیر کو کچھہ برا
کام کرتے دیکھا مینے چاہا مینے کہ اسکو منع کرون اور گمان قتل کر ڈالنے
کا تہا لیکن مانع میرے حق مین خوف قتل کا نہ تہا بلکہ ڈرا مین کہ مبادا النفس
میرا مخطوظ ہو اور یہہ فعل اخلاص سے خالی ہو **ف** کوئی ان تقریرون
اور حکایتون سے یہہ نہ سمجھہ لے کہ وعظ و نصیحت کرنی نہ چاہیئے بلکہ مراد
حضرت شیخ رحمہ اللہ کی یہہ ہی کہ اسمین نیت خالص پیدا کرے اسلیئے کہ اسکی
بڑی فضیلت آئی ہی چنانچہ حضرت شیخ نے بہی اوپر کیا کچھہ اسکی تاکید و فضیلت
بیان کی ہی اور اور آیات و احادیث صریح دلالت کرتی ہین اسکی خوبی اور
کثرت ثواب پر ط اور درجہ جو تہا برا کہنا اور سخت و سست کہنا اور ترش روئی
کرنی ہی اور یہہ اس صورت مین ہی کہ منع کرنیسے ساتہہ مہربانی و نرمی کے عاجز ہوجاوے اور
وعظ و نصیحت فائدہ مند نہو اور دیکھے کہ اصرار گناہون پر اور متنبہ ہونا ساتہہ نصیحت کے

Marfat.com

کرتے ہین اور یہہ طریق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علی نبینا و علیہ الصلوۃ کے
قصہ سے سمجہا جاتا ہی کہ اونہون نے اول وعظ و نصیحت کی سبب سنے نا ترکی تو
فرمایا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُونَ ؕ
اف تمہارے لیے اور اوس چیز کے لیے کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بت کیا پس نہین سمجہتے تم
اور سخت اور برا کہنے سے فحش مُراد نہین ہی یعنے زنا اور مقدمات زنا کے طرف نسبت
کرے بلکہ چاہیئے کہ کچہہ اسطرح برا کہے کہ خالی سچ سی نہو مثلا کہے ای فاسق اور
ای جاہل اور ای احمق خدا سے ڈر اور اپنے تئین اپنے ہاتہہ سے ہلاکت کر
اور مثل اسکے کچہہ سچ کہی اور اسمین سچ یون ہوا کہ جو کوئی فاسق ہی احمق پہلے
ہی اگر احمق نہوتا تو گناہ نہ کرتا اسلیئے کہ اسمین ترک کرنا شکر نعمت آفریدگار کا
ہی کہ سب نعمتین ظاہر و باطن کی اسیکی طرف سے ہین اور گناہ سبب ہے
عذاب آخرت کا کہ نہایت سخت عذاب ہی کہ اسّے زیادہ کوئی عذاب نہین ہی اعاذ
نا اللہ منہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عاقل
وہ شخص ہی کہ مخالفت کرے اپنی نفس کی اور عمل کرے کہ بعد موت کے کام آوے
اور احمق وہ شخص ہی کہ تابع ہو خواہش نفس کا اور چاہیئے کہ قدر ضرورت سے زیادہ برا
نہ کہے بلکہ اگر جانے کہ برا کہنے سے باز نہین آنیکا تو غصہ اور کراہیت سے زیادہ کچہہ اور
نہ کرے اور درجہ پانچوان بگاڑنا منکر کا ہاتہہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے فراہیر وغیرہ کے
اور لونڈہا دینے شراب کے اور اوتار لینے ریشمی کپڑے کے بدن سے اور نکال دینے کے
غصب کیئے ہوئے سے اور نکال دینے جنبی کے مسجد سے اور یہہ طریق بیچ تغیر گناہ زبان
و دل کے متصور ہوگا اور جو گناہ کہ متعلق زبان و دل کے ہین اونکا بگاڑنا ہاتہہ سے
ممکن نہین اور اگر نکالنا اونکا بغیر فعل ہاتہہ کے فقط زبانی ہی کہنے سے ممکن ہو تو احتیاج

ہاتھہ کے فعل کی نہین اور چاہیے کہ اس طریق مین بہی بغیر ضرورت کے کچھہ نکرے اور حد اعتدال سے تجاوز نکرے پس داڑہی پکڑ کر دروازے پر نہ لے آوے اور پانو پکڑ کر باہر نہ کہینچ لاوے اگر ہاتھہ پکڑنا ممکن ہو اور ریشمی کپڑے پہاڑ نہ لیوے بلکہ سیندا در ٹنکے کہول کر اوتارے اور کہیل کی چیزین یعنے مزامیر وغیرہ جلانہ دے کہ توڑنا اسکا کافی ہی اور اگر پہینکدینا شراب کا بغیر توڑنے اوسکے باسن کے ممکن ہو تو احتیاج باسن کے توڑنیکی نہین ہی اور اگر بغیر توڑنے باسن کے پہینکنا شراب کا ممکن نہو اوسکے توڑ ڈالنے مین قیمت اوسکی نہین بہرنی آویگی اور اگر موہنہ شیشہ کا تنگ ہو اس سبب سے شراب دیر مین گریگی اور وہم ہی غلبہ فاسقون کا تو مقید اوسکے الٹنیکا نہو بلکہ شیشہ کو توڑ ڈالے اور اگر خوف غلبہ کا نہو ولیکن اسمین ضایع کرنا وقت کا ہو تو توڑ ڈالے کہ ضایع کرنا وقت کا اسمین سبب ملاحظہ فاسقون شراب کے جائز نہین واللہ اعلم اور چہٹا درجہ تہدید اور ڈرانا ہی اسطرح کہ کہے چہوڑ دے چہوڑ دے ورنہ تیرا سر توڑ ڈالونگا اور گردن تیری مارونگا اور مانند انکیکے اور مقدم کرنا تہدید کا کرنے فعل پر لازم ہی اسلیے کہ اگر غرض اسمین حاصل ہوجاوے تو احتیاج نہین ہی اسے زیادہ کی ولیکن چاہیے کہ تہدید ساتھہ ایسی چیز کے نہ کرے کہ کرنا اوسکا جائز نہو جیسے کہ کہے کہ باز آ ورنہ تیرا گہر لوٹ لونگا یا تیرے بیٹے کو مار ڈالونگا اور مانند انکیکے بلکہ اگر ایسی باتین ساتھہ قصد کرنیکے کہے تو گنہگار ہوتا ہی اور اگر بے قصد کہے تو دروغ گو ہوگا اور جائز ہی جو کچھہ نیت مین ہو اوسے زیادہ کہے بسبب مبالغہ کے منع کرنے مین اگر جانے کہ مبالغہ سے باز آویگا اور یہہ اگرچہ جہوٹ ہی لیکن اسقدر اس مصلحت کے لیے جائز ہی جیسے کہ دو مسلمانون کی صلح کروانے مین جہوٹ بولنا جائز ہی پس یہہ بہی اسیکے حکم مین ہی

اور درجہ ساتوان مباشرت ضرب کی ہی ساتھہ ہاتھہ اور پانُون اور غیر انکیلیے
اور چیز مین کہ اُسمین احتیاج ہتہیار جنگ اور مددگارونکی نہو اور یہہ جائز ہی ہر شخص
کو بشرط ضرورت کے اور منحصر ہونیکے قدر حاجت پر بیچ دفع منکر کے اور اسمین بہی
شیوہ سہولت کا لازم ہی اور چاہیئے کہ ایسی جگہہ نہ مارے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ
آٹھوان احتساب کا یہہ ہی کہ تنہا قادر نہو اور محتاج مدد کرنے مددگارونکا ہو اور
ہتیار جنگ کے جمع کرے اور قتل قتال اور مقابلہ اُسمین واقع ہو اور اوس مرتبہ
مین اختلاف ہی اسمین کہ بغیر اذن امام کے ثابت ہی یا نہین ایک جماعت ایسی
ہی کہ بغیر اذن امام کے ثابت نہین اسلیئے کہ اسمین تحریک فتنے و فساد کی ہی اور دوسری
جماعت کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے **فصل پانچوین بیچ آداب محتسب کے**
جو کچھہ کہ ذکر کیئے گئے درجے احتساب کے اُنمین ہی تفصیل آداب محتسب کی تہی اور
یہان مقصود ذکر کرنا کل آداب اور اصول اُنکے کا ہی اور مجمل آداب محتسب کے منحصر مین
بیچ علم اور ورع اور نیک خلقی کے یعنے محتسب مین ہونا ان چیزونکا ضرور چاہیئے اما پر
علم تو خود ضرور ہی تا جگہین احتساب کی اور حدین اور جگہین جاری ہونے
احتساب کی جانے اور قید ورع کی اسلیئے ہی کہ تا مخالفت علم سے اسکو باز رکہے اسلیئے
کہ ہر عالم عامل نہین ہوتا پس ضرور ہی ہونا ورع کا تا احتساب مین کمی زیادتی نکرے
اور اگر پرہیزگار نہین ہوتا تو ہر چند کہ جانتا ہی کہ یہہ نکرنا چاہیئے لیکن پہر کرتا ہی
اور یہہ بہی ہی کہ اگر ورع نہو تو کلام و وعظ اسکا مقبول و مؤثر نہین ہوتا بلکہ
ساتھہ استہزا اور تمسخر کے لوگ پیش آتے ہین اور وہ سبب زیادہ جرءت کرنے گنہگارونکا
ہوتا ہی گناہ پر اور نیک خلقی اصل اور بنیاد ہی احتساب کی اور تنہا علم اور ورع بغیر
خلق نیک کے کافی نہین ہی مقصود مین اسلیئے کہ وعظ کرنا بطلق نرمی

اور مہربانی کے بہت دخل رکہتا ہی تاثیر مین اور حقیقت مین تمام ورع خلق نیک مین
ہی اسلیئے کہ جسپر صفت غضب کی غالب ہی اوپر ضبط کرنے خواہش نفس کی قادر نہین
ہی اور اوسے انصاف اور دین کی باتون کا ہونا محال ہی **بیت** چو مرکب دیو
تاخت خشم از کمین ٭ نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین ٭ پس ارکار احتساب کا اُن
تین صفتون ذکر کی گئی بڑی حدیث مین آیا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر نہ کرے
مگر وہ شخص کہ نرم اور حلیم اور رفیق ہو اور جملہ آداب محتسب سے یہہ ہی کہ صابر ہو ہر طرح
کی ایذا پر کہ لوگونکی طرف سے پہنچے اسلیئے کہ قایم ہونا احتساب پر بغیر صبر کے ممکن نہین
ہی اور ہمیشہ نظر آخرت کے ثواب پر رکہے اور خلق سے عزت طلب نکرے اور دل میں
انکی رضا اور تعریف کے نہو کہ طلب کرنا رضاء خلق کا گناہ ہو نہین ساتہہ طلب کرنے
رضاء حق کے جمع نہین ہوتا اور محتسب کو چاہیئے کہ علاقے دنیا کے کم کرے تا طمع
اسکی خلق سے کم ہو کہ باوجود طمع کے امر معروف ممکن نہین بعضے مشایخ سے منقول
ہی کہ اونہون نے بلی پالی تہی اور محلہ کے قصاب سے اوسکے لیئے چہیچڑے لے آیا کرتے
تہے ایکروز قصاب سے کوئی گناہ کی بات دیکہی پس اول گہر مین آئے اور بلی کو
نکال دیا بعد ازان قصاب کو اوس گناہ کی بات سے منع کیا قصاب نے
کہا کہ بعد اسکے تیری بلی کے لیئے چہیچڑے کون دیگا اون بزرگ نے کہا کہ مینے
اول بلی کو دور کیا بعد ازان تجکو احتساب کیا حاصل یہہ کہ جب اول انقطاع
طمع کرے تو تب احتساب بن آتا ہی اور بیچ واجب ہونے نرمی اور مہربانی
کے حکایتین اگلے بزرگون کی بہت آئی ہین آیا ہی کہ مامون خلیفہ کو ایک شخص
نے وعظ کیا ساتہہ نہایت سختی کے مامون نے کہا کہ ای مرد حقتعالی نے

تجہسے بہتر کو یعنے موسی علیہ السلام کو بہیجا طرف بدتر کے تجہسے یعنے فرعون کیطرف واسطے دعوت اسلام کے

اور حکم فرمایا نرم گوئی کا اس آیۃ مین فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر
او یخشی ط اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور
کہا یا رسول اللہ مجکو اذن دیجیے زنا کرنیکا حاضران مجلس نے فریاد کی یعنے ڈانٹا
اور چلاے کہ ای بیخبر یہہ کیا بات ہی کہ کہتا ہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ فریاد مکرو
پہر اوسکو اپنے سامنے بلایا اور بٹہایا اور فرمایا کہ آیا دوست رکہتا ہی تو کہ تیری
مان سے لوگ زنا کرین عرض کیا اوسنے کہ میری جان فدا ہووے تمپر سے یا رسول اللہ
دوست نہین رکہتا مین یہہ بات بعد ازان فرمایا کہ اگر تیری بیٹی سے زنا
کرین لوگ تو دوست رکہتا ہی تو اور اسیطرح اور تمام محرمونکا نام لیکر پوچہا
اور وہ شخص کہتا تہا کہ نہین دوست رکہتا مین یا رسول اللہ میری جان قربان
ہو تمپر سے پس حضرت نے دست مبارک اوسکے سینہ پر رکہا اور کہا خداوندا
اسکے دلکو پاک کر اور اسکے سترکو نگاہ رکہہ یعنے زنا سے پس وہ شخص اوٹہا اور پہر کبہی
خیال زنا کا اوسکے دلمین نگذرا اور تمام عمر مین کوئی چیز اوسکے آگے بدتر زنا سے نہتی ف
یہہ جو حضرت نے کئی بار پوچہا کہ آیا دوست رکہتا ہی تو تو ظاہر اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جیسے اپنی محرمونکے
زنا کو ناگوار رکہتا ہی ایسیہی اجنبی عورۃ کے زنا کو ناگوار جان کہ وہ بہی تو کسیکی محرم ہوگی اسکا محرم کیونکر گوارا
رکہیگا اوسکو پس ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند اور آیا ہی کہ ایک بزرگ راہ مین اپنے یارو
ساتہہ چلے جاتے تہے ایک شخص کو دیکہا کہ ازار اوسکی ٹخنون سے نیچے ہی اونکے یار دوڑے
کہ اوسپر سختی کرین اون بزرگ نے اونکو منع کیا اور فرمایا کہ چہوڑ دو کہ مین اسکو کفایت
کرتا ہون بعد ازان اوسکی طرف گئے اور کہا کہ ای بہائی میرے تجہسے مین ایک حاجت رکہتا
ہون وہ اونکیطرف متوجہ ہوا اور کہا ای چچا کیا فرماتے ہو فرمایا اگر ازار اپنی بہت اونچی کرو تو
بہتر اور پاکیزہ تر ہو کہا اوسنے بسر و چشم فرمانا آپکا اور میرے حق مین احسان ہوا آپکا بعد ازان

کہ اگر تم سختی کرتے تو جہل اوسکو زیادہ تر ہوتا اور غرض حاصل نہین ہوتی محمد بن
زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عائشہ بعد غروب آفتاب کے مسجد سے
باہر نکلے ناگاہ راہ مین ایک غلام کو دیکہا قریش مین سے کہ مست پڑا ہی اور ایک
عورت کو گلے سے بہینچے ہوئے ہی اور وہ عورت فریاد کر رہی ہی اور لوگ اوسکے
سر پر جمع ہین اور مار رہی ہین اوسکو عبد اللہ نے اوسکی طرف دیکہا اور پہچانا اوسکو
اور لوگون کو اوسکے سر پر سے ہٹایا اور کہا کہ چہوڑ دو اسکو اور کہا ای میرے
بہتیجے کیا حال کہتا ہی تو غلام شرمندہ ہوا عبد اللہ نے غلام کو اپنی طرف کہینچا
اور اپنے گہر مین لے آئے اور اپنے غلامون سے کہا کہ اسکو اپنے پاس سُلاو جب نشے سے
وہ ہوش مین آیا تو رات کے ماجرے سے اوسکو آگاہ کیا اور نصیحت اوسکو کی غلام نے
سر جہکایا اور رویا اور کہا کہ عہد کرتا ہون کہ پہر کبہی اس کام کے نہین پہر نیکا عبد اللہ نے
اوسکے سر کو بوسہ دیا اور کہا اَحْسَنْتَ یَا بُنَیَّ کہتے ہین بعد اسکے وہ عبد اللہ کی خدمت
مین رہا اور حدیثین اونسے سنکر لکہتا تہا اور یہہ سب کچہہ بسبب برکت نرمی و مہربانی
عبد اللہ کے ہوا عبد اللہ نے کہا لوگ امر معروف کرتے ہین لیکن معروف انکا منکر ہو جاتا ہے
سب کا موئمنین نرمی کیا کرو کہ مطلوب اپنا پاؤ اور آیا ہی کہ ایک مرد ایک عورت سے
چمٹ گیا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک چہری تہی جو کوئی اوسکے پاس جاتا وہ اوسکو
زخمی کر دیتا سب عاجز آئے کسیکو مجال اسکی نہ تہی کہ عورت کو اوسکے ہاتہہ سے چہڑاوے
ناگاہ بشیر بن حارث کہ اولیا مین سے تہے وہانسے گذرے اور اپنا مونڈہا اوس شخص کے
مونڈہے پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور بشیر چلے گئے لوگ اوس شخص پر جمع ہوئے دیکہا کہ
بیخود پڑا ہی اور پسینہ مین ڈوبا ہی پوچہا لوگون نے کہ کیا ہوا اور کیونکر گر پڑا تو کہا اوس
شخص نے کہ مین کچہہ نہین جانتا سوا اسکے کہ ایک شیخ نے مونڈہا اپنا میرے مونڈہے پر مارا اور کہا

Marfat.com

کہ خدا دیکہتا ہی کیا کرتا ہی تو پس اوسکی ہیبت سے پانو میرے سست ہو گئے اور گر پڑا مین نہین
جانتا مین کہ وہ شیخ کون تہا کہا کہ بشیر بن حارث تہا کہا اوسکے بعد ہیبت سے مجکو دیکہنے کیسا دیکہ
کہتے ہین کہ تپ اوسکو چڑہی اور بعد ستادن کے جان حق تسلیم کی اور جیسے کہ اگلے بزرگون کی
عادت نرمی اور مہربانی کرنیکی تہی ویسیہی عادت سختی کرنیکی بہی تہی خصوصاً ظالم بادشاہون
اور امرا اور دنیادارون پر چنانچہ کتنی ایک حکایتین اگلے بزرگون کی اسمقدمہ مین نقل
کیجاتی مین آیا ہی کہ مہدی خلیفہ طواف مین تہے اور لوگونکو بیت اللہ سے ایکطرف
ہٹاتے تہے نوکر اونکے یعنے اونکے طواف کرنیکے لئے اہتمام کرتے تہے جیسے
امراء کے آگے کیا کرتے ہین عبد اللہ بن مرزوق حاضر تہے اوچہلے اور چادر مہدی
کی اپنی طرف کہینچی اور کہا کہ ہوش مین آ کہ کیا کرتا ہی تو کہ کیا تجکو تیرے ذکر دین نے بڑا
حقدار اس بیت کا بہ نسبت تمام لوگون کے کہ قریب و بعید سے آئے ہین باوجودیکہ خدا تعالی
فرماتا ہی سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ مہدی نے جب عبد اللہ کا مونہہ دیکہا تو پہچانا
اونکو کہ عبد اللہ اونکے آزاد غلامونمین سے تہے کہا آیا عبد اللہ بن مرزوق ہی تو کہا
عبد اللہ نے کہ ہان اونکو پکڑ لیا اور بغداد مین لائے چاہا کہ اونکو عذاب کرین لیکن مگر وہ
جانا ایسا عذاب کہ اونکو تمام خلق مین رسوا ہووین پس گہوڑون کے طبیلہ مین اونکو بند کیا
اور ایک گہوڑا بدذات کٹکہنا اونپر متعین کیا لیکن حقتعالی نے اوس گہوڑیکو تابعدار
اونکا کیا بعد ازان ایک حجرہ مین اونکو بند کیا اور کنجی اپنے پاس رکہی بعد تین روز
کے دیکہا لوگون نے کہ عبد اللہ ایک باغ مین پہر رہے ہین پکڑ کے لے آئے اونکو مہدی نے پوچہا کہ
کسنے نکالا تجکو کہا اوسنے قید کیا تہا جسنے مجکو یعنے اللہ تعالے نے کہا مہدی نے کہ مار ڈالتا ہون مین
تجکو عبد اللہ ہنسے اور کہا کہ کیون نہین مارتا تو اگر تو مالک موت و حیات کا ہی یعنے میرے مارنیکا اور جلانیکا اللہ
ہی مالک ہی تیرا کیا مقدور ہی پہر اونکو قید مین کیا جبتک کہ مہدی زندہ تہا وہ قید رہے بعد

Marfat.com

اوسکے مریدکے عبداللہ نے خلاصی پائی اور مکہ مین آئے اور سو اونٹ قربانی کرنے نذر مانے تھے وہ نذر پوری کی اور آیا ہی کہ ہارون رشید ایک مجلس مین تھے ایک عورۃ کو فرمایا کہ عود بجادے جب اوسنے بجایا تو ہارون رشید کو پسند نہ آیا عورۃ نے کہا ای امیر المومنین یہہ عود میرا نہین ہی فرمایا کسیکو کہ عود اسکا لے آوے شخص گیا اور عود لیکر آتا تہا کہ ناگہان راہ مین ایک شیخ کو دیکھا کہ گٹھلیان کہجور کی چن رہے ہین اوسنے کہا ای شیخ رستہ چہوڑو شیخ نے سر اوپر اوٹہایا دیکھا کہ اوسکے ہاتھ مین عود ہی چہین لیا اور زمین پر مارا شیخ کو کوتوال کے پاس پکڑ کر لیگئے اور کہا کہ اسکو پہرہ مین رکہہ تا امیر المومنین یعنے ہارون کو خبر کر دین کوتوال نے کہا کہ آج بغداد مین کوئی شخص زاہد زیادہ انسے نہین ہی امیر المومنین نے انکو کس لیئے پکڑ بلایا ہی اوس عود والے نے کہا تجکو اسسے کیا کام ہی تو انکو رہنے دے پہر وہ شخص ہارون پاس گیا اور کہا ای امیر المومنین مین عود لیئے آتا تہا اور ایک شیخ راہ مین بیٹہا تہا اوسنے عود کو زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہہ بات سنی تو آنکہین مارے غصہ کے سرخ ہوگئین مجلس کے ہمنشینون نے کہا کہ فرمایئے تو اسکو گردن مارین ہم کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو اوسکو تا اوسسے مناظرہ یعنے بحث و گفتگو کرین ہم خادم شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ تجکو امیر المومنین بلاتا ہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ مین سوار ہونیمین سے نہین ہون مجکو پیادہ چلنا بہتر ہی پس وہ خلیفہ کے دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی نوکرون نے کہ شیخ آیا ہی خلیفہ نے کہا کہ اسکو یہان نہین بلانے کے ہم کہ بعضی چیزین یہان خلاف شرع ہین خلیفہ اوٹہکر اور جگہہ جاکر بیٹہا اور شیخ کو بلوایا شیخ کی بغل مین گٹہلیان کہجورون کی بہری ہوئی تہین لوگون نے کہا کہ انکو پہینکدو کہ خلیفہ کے سامنے چلتے ہو

Marfat.com

شیخ نے کہا کہ یہہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالی لوگون نے کہا کہ اجکی رات
کا تیرا قوت ہم دینگے شیخ نے کہا کہ تمہارا کہنا میرے کام کا نہین ہی جب شیخ
خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا اور بیٹھے خلیفہ نے پوچھا ای شیخ کیا تم نے
کہا کہ یہہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ صریح نام عود کا لی
صاحب شرع کے آگے شیخ نے کہا کہ مینے تیرے باپ دادا کو دیکھا ہی کہ یہہ
آیت سر منبر پڑہا کرتے تہے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي
الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ یعنے اللہ تعالی حکم فرماتا ہی
کرنے عدل و احسان کا اور دینے قرابتیونکا اور منع کرتا ہی بیحیائیون اور
خلاف شرع سے کا پس مینے ایک چیز خلاف شرع دیکہی اوسکو توڑ ڈالا
مینے تجکو اسمین کیا ستایا ہی خلیفہ نے کہا واللہ خوب کیا شیخ باہر نکلے
خلیفہ نے اونکے پیچہے ایک تہیلی زر کی بہیجی اور خادم کو کہدیا کہ دیکہنا کہ
اگر شیخ لوگون سے کہے کہ مینے خلیفہ سے یون کہا اور اونہون نے مجہسے یون کہا
تو یہہ تہیلی اونکو مت دینا اور اگر کچہہ نکہے تو دیدینا خادم جب باہر آیا تو دیکہا
شیخ اپنی اسی پہلی وضع پر گہٹلیان کہجورونکی چن رہے ہین اور کسیسے کچہہ نہین کہتے
ہین تہیلی آگے شیخ کے لیگئے اور کہا ای شیخ یہہ تجکو خلیفہ نے دی ہی لے لے شیخ نے کہا
کہ لیجا کہ یہہ میرے کام کی نہین اور یہہ بیتین پڑہین شعر اُرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي
يَدَيْهِ هُمُومًا كُلَّمَا كَثُرَتْ لَدَيْهِ + إِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعْهُ
مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ + اور یہہ بہی آیا ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کے ایک شخص
پر احتساب کیا کرتا تہا اور مامون کیطرف سے مقرر نتہا جب خلیفہ نے سنا تو فرمایا کہ حاضر کرو اوسکو جب حاضر
کیا اوسکو خلیفہ نے کہا کہ کیون بغیر ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی تو خلیفہ اوسوقت کرسی پر بیٹہا تہا

ایک کتاب پڑہ رہا تہا کتاب اوسکے ہاتہ سے زمین پر گر پڑی تہی اور اوسکو خبر
نہ تہی محتسب نے اوسکی بات کا جواب ندیا اور کہا اوٹہا ورنہ مجکو کہہ تا مین اوٹہا لون
دو تین بار یہہ کہا خلیفہ نہ سمجہا کہ کیا کہتا ہی پوچہا کہ کیا کہتا ہی تو محتسب نے کہا کہ تیرے
نیچے نام خدا کا پڑا ہی اوٹہا خلیفہ نے جب دیکہا تو شرمندہ ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا
کہ بغیر ہمارے حکم کے احتساب کیون کرتا ہی تو حال آنکہ اسکو حق تعالی نے سپرد کیا ہی
ہمارے کہ ہم اہلبیت مین اور ہمارے حق مین فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ فِی الْاَرْضِ
اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط
یعنے وہ صحابہ اور اہلبیت یا مطلق مسلمان ایسے ہین کہ اگر قوت دیوین ہم انکو زمین
مین تو قایم کرین وہ نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو اور حکم کرین ساتہ معروف
کے اور منع کرین منکر سے ط محتسب نے کہا کہ سچ کہتا ہی تو اسیطرح ہی جیسے
کہا تو نے لیکن حقتعالی اور جگہہ فرماتا ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُہُمْ
اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنے مومن مرد اور مومن
عورتین بعض اونکے دوست ہین بعض کے حکم کرتے ہین اچہی باتونکا اور منع
کرتے ہین بری باتون سے ط اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا یعنے مومن واسطے مومن کے
مانند بنیاد کے ہی کہ مضبوط کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو یہہ کتاب خدا کی اور سنت
رسول کی ہی اگر اطاعت اونکی کرتا ہی تو تو شکر کر میرا کہ مددگار ہون مین تیری اس
امر مین اور اگر تکبر کرتا ہی تو تو تو جان اور وہ ذات پاک کہ کام تیرا اوسکے ہاتہ ہی اب
کیا کہتا ہی تو مامون کو یہہ بات اوسکی خوش آئی اور کہا کہ تجہ جیسے کو جایز ہی کہ
احتساب کرے کہ جو کچہہ کرتا ہی تو کہ ہمنے یہی حکم دیا حکایت شیخ ابو الحسین نوری

Marfat.com

قدس اللہ سرہ کی مشہور ہی کہ ایک کشتی مین بیٹھے تھے اور مٹکی شراب کی کہ
واسطے معتضد باللہ کے لوگ لاتے تھے سبکو توڑ ڈالا مگر ایک مٹکا نہ توڑا
اونکو حاضر کیا آگے معتضد کے کہ ایک بادشاہ ظالم تہا اور تلوار اوسکی اوسکے
کلام پر سبقت کرتی تھی اور وہ لوہی کی کرسی پر بیٹھا تھا اور ایک لٹھہ لوہی
کا ہاتھہ مین رکھتا تھا کہا تجکو کسنے محتسب کیا ہی اونہون نے کہا کہ جسنے تجکو بادشاہ
کیا معتضد نے سر نیچے جھکایا بعد ایکساعت کے سر اوٹھایا اور کہا کہ تجکو کیا باعث تہا
اس عمل پر کہ کیا تونے شیخ نے فرمایا کہ باعث اسپر تھی شفقت تجھپر اور خلق پر کہ تجکو
گناہ سے بچایا مینے اور خلق کو تیری متابعت سے کہا کہ اس مٹکے کو کیون
چہوڑا تونے فرمایا کہ وقت توڑنے مٹکون کے آنکھہ میرے دیکھے بیچ مشاہدہ
جلال حق کے اور خوف مطالبہ اسکیکے تھی اور ہیبت خلق کی اور دبدبہ تیرا
مجہسے اوٹھہ گیا تہا اگر اوس حالت مین تمام روی زمین مٹکا ہوتا تو توڑ ڈالتا مین
ناگہان میرے دلمین ایکطرح کا تکبر پیدا ہوا کہ تجہہ جیسے شخص پر ایسی جرأت کی
مینے پس اپنے تئین باز رکہا مینے کہ کار خدا مین نفس کو دخل نہو معتضد نے کہا کہ تجکو
حاکم مطلق کیا مینے جو کچھہ چاہیے تو کر شیخ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین اسوقت
تک مین غیرت دین سے اور غیرت حق سے امر کرتا تہا اب امر میرا اوپر شرط کے ہوا
یعنے تیرے حکم پر پس مین نہین دوست رکھتا اسکو حکم فرما اپنے ملازمین کو کہ
مجکو ساتھہ سلامتی کے نکالدین اور تیرے قلمرو سے باہر نکالدین پس وہ نکل گئے جبتک کہ دور
معتضد کا تہا وہ بغداد مین نہین آئے رحمت کرے اللہ اوپر اور یہہ بھی آیا ہی کہ ہارون رشید
حج کے لیئے آتے تھے جب کوفہ مین پہنچے تو چند روز اوسمین قیام کیا بعد ازان ارادہ
کوچ کیا اور لوگ شہر کے اونکے دیکھنے کے لیئے باہر نکلے اور بہلول دانا بھی نکلے اور ایک گوڑی پر بیٹھہ گیا اور

لڑکے اونکے گرد جمع تھے ناگہان ہودج خلیفہ کا نمودار ہوا بہلول نے آواز بلند سے
پکارا کہ ای امیر المؤمنین ای امیر المؤمنین ہارون نے نقاب سامنے سے اوٹھائی اور
کہا لبیک اے بہلول یعنے فرمایئے کیا فرماتے ہو فرمایا بہلول نے کہ ای امیر المؤمنین میںنے
سُنا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے پھرے تھے اور اونٹنی پر سوار تھے نہ مار
پیٹ تھی اونکے آگے اور نہ ہٹو ہٹو اور نہ بڑہے جاؤ بڑہے جاؤ یہہ طمطراق تیرے ساتھ
کیسی ہی ای امیر المؤمنین تواضع کر تواضع اور تکبر کو چھوڑ ہارون رشید رو یا یہانتک
کہ آنسو اوسکے زمین پر گرے اور کہا ای بہلول کچہہ اور نصیحت کیجیئے رحمت کرے
خدا تعالی تمپر کہا بہلول نے ای امیر المؤمنین جس شخص کو کہ خدا تعالی نے
مال دیا اور جمال دیا پس خرچ کیا مال اپنا اور پارسائی کی ساتھہ جمال اپنے کے
حقتعالی اوسکو بیچ خالص دیوان اپنے کے جملۂ ابرار سے لکھتا ہی کہا ہارون
نے کہ خوب کہا تمنے ای بہلول کچہہ مانگو تا دون مین تمکو کہا جو کچہہ مجکو دیتے ہو وہ
اوسکو دو کہ اوسنے از راہ ظلم کے لیا ہو مجکو اسکی حاجت نہین کہا ہارون نے
ای بہلول اگر تجہپر کچہہ قرض ہووے تو ادا کرو مین کہا ای امیر المؤمنین یہہ تمام
علما کوفہ بیچ جمع ہین اتفاق رکہتے مین اسپر کہ ادا قرض ساتہہ قرض کے جائز نہین
یعنے تو نے جو از راہ ظلم کے مال لوگونکا لیا ہی تو وہ قرض اونکا تجہپر ہوا اوسنے
تو چاہتا ہی کہ مین قرض اپنا ادا کرون پس قرض سے قرض کیونکر ادا کرون کہا
ای بہلول کچہہ تو قبول کر کہ تیرے ایکدن کا قوت ہو بہلول نے سر آسما کی طرف
اوٹھایا اور کہا ای امیر المؤمنین ہم اور تو سب بندی خدا کے ہین محال ہی کہ تجکو یاد کرے اور
ہمکو فراموش ہارون نے نقاب موہنہ پر ڈالی اور چل کہڑے رہے اور بہت سخت کلمے بیچ رد سلاطین
کے خط سفیان ثوری رحمۃ اللہ کے ہین ہین کہ ہارون رشید کو لکہا تہا اسکو نقل کرتے ہین

ہم اور فصل کو ساتھ اسکے ختم کرتے ہین ہم ایا ہی کہ جب ہارون خلیفہ ہوا اور امر
خلافت کا سپرد اوسکے ہوا تو علما اور صلحا سب مبارکبادی دینے کے لیئے اوسکے
پاس آئے اور اوسنے دروازے خزانون کے کہول دیئے اور ہر ایک کو انعام واکرام
خوب سا دیا اور ہارون پہلے خلیفہ ہونیکے ہمنشین زاہدون اور عابدونکا رہتا تہا
اور سفیان ثوری سے بہائی چارہ رکہتا تہا اور سفیان نے جب خبر اوسکی
خلافت کی سُنی تو اوسنے ملاقات ترک کی اور صورت اوسکی نہ دیکہی ہارون
مشتاق انکی ملاقات کا تہا چاہا کہ انکو اپنے پاس طلب کرے اور اونسے حدیث
سُنے ایک خط سفیان کو لکہا مضمون اوسکا یہہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ
خط ہی بندۂ خدا ہارون رشید کیطرف سے طرف سفیان دینی بہائی اپنے کے
ای برادر بعد اسکے ای بہائی میرے تو جانتا ہی کہ حقتعالی نے بیچ بہائی چارہ
کرنیکے آپسمین کیا فضیلت رکہی ہی اور ہمکو جیسا کہ رابطہ برادریکا تہا ویسا ہی محکم ہی اور
نسبت ارادت کی کہ تمہاری خدمت مین رکہتا تہا اب بہی باقی ہی اگر یہہ
بہاری بوجہہ سلطنت کا کہ حقتعالی نے میری گردن پر رکہا ہی نہوتا تو تمہاری
ملازمت مین حاضر ہوتا جان کہ کوئی میرے دوستونمین سے ایسا نہین ہی کہ جسنے
مجکو نہین دیکہا او مبارکبادی نہین دی اور مینے بہی خزانے اموالکے اونپر کہولدیئے
ہین اور ہر ایککو انعام واکرام دیا اور تم نہ آئے اشتیاق ملاقات کا بہت ہی اور یہہ
خط بسبب شوق کے لکہا ہی اور تم جانتے ہو کہ مومن کی ملاقات مع محبت کی کیا کچھ
فضیلت آئی ہی امید ہی کہ مجرد دیکہنے خط کے جلدی آؤ اور بعد اسکے توقف نہ کرو والسلام جب خط تمام ہوا
تو ہارون نے آدمی کو بلایا کہ بہیجے اور کوئی بسبب تیز مزاجی سفیان کے جرأت نہین کرتا تہا کہ اوسکے سامنے جاوے ایک شخص
عباد نام اونکو خط دیا اور کہا کہ کوفہ کو جا اور بیچ مسجد کے کہ بوجہہ ... سفیان ثوری کو تلاش کرکے یہہ خط میرا دینا اور جو کچھ اونسے

تو سنے تو ذرہ ذرہ یاد رکہنا اور مجہسے انکو کہنا عباد کہتا ہی کہ قبیلہ بنی ثور
مین پہنچا مین اور مسجد مین گیا دیکہا مینے کہ سفیان اوسمین بیٹہے ہین اور
ایک جماعت نے گرد اونکے حلقہ باندہا ہی اسطرح کہ گویا جو ہین کہ انکو بادشاہ
ظالم کے آگے لائے ہین اور اوسنے اونکے قتل کا حکم دیا ہی جب نظر سفیان
کی مجہپر پڑی تو گہبرا کر اوٹہہ کہڑے رہے اور کہا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنْ طَارِقٍ يَطْرُقُنَا إِلَّا طَارِقًا
يَطْرُقُ بِخَيْرٍ اور اونکے اس کلمہ نے میرے دلمین بڑی تاثیر کی پہر مین مسجد کے
باہر آگیا جبکہ مین باہر آیا تو سفیان نماز مین مشغول ہوئے مینے گہوڑا
مسجد کے دروازے پر باندہا اور اندر آیا کسینے اوسکے ہمنشینون مین
سے میری طرف نگاہ نکی اور مارے ہیبت کے سر اوپر نہ اوٹہا سکا اور مجہکو
بیٹہنے کا اشارہ نکیا پس بیٹہا مین مجلس ہی اوسکی ہیبت نے گہیرا جو انکی نظر سے
اونکو دیکہا مینے اور کہا مینے کہ سفیان ثوری یہی ہین کہ نماز پڑہ رہے ہین لوگون
نے کہا ہان یہی ہین خط اونکی طرف ڈال دیا مینے وہ اوچہلے اور بہاگے گویا کہ سانپ
مسجد کی محراب مین سے نکلا ہی پہر ہاتہہ پر کپڑا لپیٹا اور خط کو پکڑا اور اُن لوگونکی طرف
کہ اونکے پیچہے بیٹہے تہے خط کو ڈالدیا اور کہا کہ پڑہے تم مین سے کوئی اس خط کو کہ کیا ہی
کہ مین پناہ ڈہونڈتا ہون ساتہہ خدا کے اس سے کہ چہوؤن مین اوس چیز کو کہ چہوا ہی اوسکو
ایک ظالم نے جب خط سن چکے تو کہا کہ اس خط کی پشت پر لکہو لوگون نے کہا کہ ای اباعبداللہ
وہ خلیفہ ہی اگر ایک اور کاغذ پر لکہین ہم تو بہتر ہو کہا لکہہ اسیکی پشت پر اگر یہہ
کاغذ وجہ حلال سے کمایا ہی تو جزای خیر پاویگے اور اگر وجہ حرام سے ہی تو عذاب دیا جاویگا
اور مین پہیر اسیلئے لکہوا تا ہون کہ تا جس چیز کو کہ ظالم نے چہوا ہی ہمارے پاس نہ رہے کہ ہمارے دین کو

خراب مکر سے کہا لوگون نے کہ کیا لکھین ہم کہا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط
ہی بندہ مردہ سفیان بن سعید ثوری کا طرف بندہ کے کہ مغرور ہی ساتہہ آرزون
کے کہ نام اوسکا ہارون رشید ہی کہ سلب کی گئی ہی اوسسے حلاوت ایمان کی اسیر
بعد اسکے جان کہ لکھتا ہون مین تجکو اور معلوم کرواتا ہون تجکو کہ مینے قطع کیا تجسے
ملاپ تیرا اور بیزار ہوا مین تیری دوستی سے اسلیئے کہ تونے آپ اپنے اوپر گواہ کیا
مجکو اور حاضرین مجلس کو اس مضمون پر کہ لکھا تونے کہ کہولے مینے دروازے بیت المال
کے مسلمانونکے لیئے اور خرچ کیا مینے مال اونپر بغیر حق کے اور صرف کیا مینے غیر مصرف
مین اور اکتفا نکیا تونے اس خطا پر کی تونے بلکہ مجکو بہی گواہ کیا تونے جان کہ مین
اور یار میرے گواہی دینگے فردا قیامت کو آگے خدا تعالی کے اوسپر کہ کی تونے اے
ہارون صرف کیا تونے مال مسلمانونکا بغیر رضا اونکے آیا راضی ہتے تیرے اس فعل سے
فقرا اور مسکین اور مولفۃ القلوب اور مجاہدین فی سبیل اللہ ومسافر آیا راضی تہے حافظ
قرآن اور اہل علم اور یتیم اے ہارون لپیٹ دامان اپنا اور تیار ہو جواب اس سوال
کے لیئے اور تدبیر کر اس بلا کے لیئے کہ اوترے تجپر اوسوقت کہ کہڑا کرین تجکو آگے
حاکم عادل جل جلالہ کے اے ہارون سلب کی گئی تجسے حلاوت علم وزہد کی اور لذت قرآن
کی اور ہمنشینی نیکونکی اور راضی ہوا تو اسپر کہ ظالم ہو تو اور اور ظالمونکا پیشوا ہو وے تو
اے ہارون تخت پر بیٹہا تو اور چادر تکبر کی اوڑہی تونے اور اپنے دروازے پر پردہ غرور
کا کہینچا تونے مشابہت رب العالمین کے ساتہہ پیدا کی تونے ظالمونکو اپنے دروازہ پر بٹہایا
تونے نا لوگون پر ظلم کرین اور داد ہی انصاف کی نہ دین اور آپ شراب پیوین اور لوگون پر حد
شراب کی مارین آپ زنا کرین اور خلق پر حد قایم کرین آپ چوری کرین اور چورونکی ہاتہہ کاٹین جانتا
ہی تو کہ گناہ ان سبکا تجپر ہوگا ای ہارون یاد کر اوس ساعت کو کہ کہا خداے تعالی نے احشروا الذین

جمع کرو ان لوگون کو

Marfat.com

ظلم ہوا اپنے تیرے ہاتھہ اور گردن پر طوق ہوگا اور ظالم گرد تیرے ہونگے اگر ظلم کیا ہوگا
اور تو آ گے اونکے پیشوا اونکا ہوگا اور نیکیان تیری اوروں کی ترازو مین ہونگی
اور تیری ترازو مین بلا پر بلا اور ظلم پر ظلم ہوگا کان رکھہ میری نصیحت پر
اور یاد کر میری وصیت کو کہ مینے تیری نصیحت مین کچھہ چھوڑا نہین ہی ای
ہارون خدا سے ڈر اور رعیت کی رعایت کرنے مین کوشش کر حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی محافظت کر اور سرداری کو سنوار کہ ملک دست
بدست چلا جاتا ہی اگر اوروں پر باقی رہتا تو تجھہ تک نہ پہنچتا بعضے لوگون نے
ایسا کام کیا کہ اونکی آخرت مین مفید ہوا اور بعضو نکو دنیا مین اور بعضون نے
ایسا کام کیا کہ اونکے دین دنیا کو نقصان کیا اے ہارون تو اوس قبیل کا
ہوا کہ دین دنیا کو نقصان پہنچایا تو نے چاہیئے کہ بعد اسکے مجکو خط نہ لکھنا تو کہہ
جواب نہین لکھنے کا مین السلام عباد خط کا لیجانیوالا کہتا ہی کہ جب وہ خط تمام ہوا
تو بغیر لپیٹے ہوے میری طرف پھینکدیا اور مُہر کی نہ خط کو لیا مینے اور اپنے مین تاثیر بڑی
پائی مینے اور دل میرا دنیا سے سرد ہوگیا اور کوفہ کے بازار مین جا کر پکارا مین کہ ہی کوئی
کہ خرید سے ایسے بندہ کو کہ بھاگا ہی خدا سے طرف خدا کے لوگ درہم اور دینار لائے کہا مینے کہ یہہ
میرے کام کے نہین ایک جبہ چاہتا ہون صوف پرانا اور کملی پشمینہ کی لوگ خرقہ
لائے لباس خلیفہ کا مینے بدلنے اوتار ڈالا اور پہنا اور لوگون پر دا کہ اور ہارون
کے دروازے پر پیادہ پا اور ننگے پاؤن آیا مین جو کوئی کہ مجکو دیکھتا تہا ٹھٹھا کرتا تہا اور
کہتا تہا کیا حال ہی تیرا پس ہارون کے مکان مین آیا مین جب مجکو دیکھا اوسنے تو اوٹھا اور بیٹھا
پھر اوٹھا اور اپنے سر اور موہنہ پر طمانچے مارنے شروع کیے اور واویلا کرنی شروع کی اور کہا انتفع
الرسول وعفا بالمرسل کہا مینے کہ مجکو دنیا سے کیا کام ہی وہ خط جسطرح میں لیا خلیفہ
فا مدیکے اور نا ممید اپنے سے واکا

Marfat.com

پہنچا دیا جسنے خلیفہ نے نامہ کو پڑھنا شروع کیا اور آنسو حسرت کے آنکھوں سے برسنے
لگے اتنا رویا کہ تمام لباس اوسکا تر ہو گیا مجلس کے ہمنشینوں نے کہا ای امیرالمومنین
سفیان نے تجپر بہت جرات کی اور کلام زیادہ حد سے کیا اوسکو سزا دے
اور قید کر کہ اوروں کو عبرت ہووے ہارون نے کہا چھوڑ دو اے بندوں دنیا کے
مغرور وہ شخص ہے کہ تمہاری خوش آمد پر مغرور ہووے اور بدبخت وہ شخص ہی کہ
تمہاری بات سُنے چھوڑ دو سفیان کو ساتھہ کار اوسکے راوی کہتا ہی کہ بعد
اسکے ہمیشہ خط سفیان کا ہارون کے سامنے رہتا تہا اور بعد ہر نماز کے پڑہتا
اور روتا تا دم مرگ یہی معمول رہا رحمت کرے اللہ اوسپر یہہ تہی سیرت علما کی
اور عادت اگلے بزرگوں کی بیچ امر معروف اور نہی منکر کے بادشاہوں پر اور
تہا توکل اونکا اوپر فضل رب العالمین کے اور نہ پروا کرنی اونکی ظلم ظالموں سے
اور راضی ہونا اونکا قضا و قدر رب العزت پر اور چونکہ نیت اونکی خالص اور ارادہ
صادق تہا بالضرور اُنکے کلام میں ایک تاثیر تہی اور چونکہ اسوقت میں عالموں کی
زبانکو طمع نے بند کر دیا ہی سوا ایسے کلام کے کہ موافق ہو اقوال و احوال سلاطین کے
نہیں کہہ سکتے ہیں اور ہرگز حقگوئی ساتھہ طمع کے جمع نہیں ہوتے ہیں بیت طمع بند
دفتر حکمت بشوئے ٭ طمع بگسل و ہرچہ دانی بگوئے ٭ کہتے ہیں علما کہ خرابی
رعیت کی بسبب خرابی بادشاہوں کے ہی اور خرابی بادشاہوں کی بسبب خرابی علما کے
اور خرابی علما کی بسبب غالب ہونے حب مال و جاہ کے ہی اور جسپر کہ حب دنیا غالب ہوگی
احتساب اوسکا اوپر اراذل و چہوٹونکے ممکن نہیں چہ جائیکہ بادشاہوں اور بڑوں پر
واللہ المستعان علی کل حال خدایا خداوندا ہر ایک کو خصلت نیک نصیب فرما خدایا
نیکی دے اور بدی سے دور رکہ خدایا ہمکو ہمیشہ چہوڑ یعنے ہمکو فکر اور سوچ بچار اپنے امور کا

آپ نے رہیے بلکہ تو مددگار و کارساز ہمارا ہو کہ ہمسے کچھہ نہین ہو سکتا اِنَّکَ اَنْتَ
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِیْمٌ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۞ فصل

چهٹی بیچ منکرات کے کہ برتی جاتی ہین عادات مین جان کہ حصر کرنا تفصیلون جزئیات منکرات کا مشکل ہی لیکن اس فصل مین مجملات اونکے بیان ہوتے ہین کہ انسے تفصیلین انکی بطریق قیاس کے نکال سکتے ہین دوسرے یہہ کہ جاننا چاہیے کہ جو کچھہ کہ مکروہ ہی منع کرنا اوسے مستحب ہی اور سکوت کرنا اوسپر مکروہ اور جو کچھہ کہ حرام ہی منع کرنا اوسکا واجب ہی وقت قدرت کے اور سکوت اوسپر حرام اور جہان کہ مطلق منکر کہا ہی علمانے یا منکر محظور یعنے ممنوع مراد اوس سے حرام ہی اور تمام منکرات کہ یہان مذکور ہین منکرات مسجدون اور بازارون اور راہون اور حمامون اور ضیافتون کے ہین آئی پر منکرات مساجد کے ازانجملہ وہ ہین کہ لوگ نماز مین بے احتیاطی کرتے ہین اور تعدیل ارکان اور طمانینت رکوع اور سجود مین بجا نہین لاتے ہین اور یہہ مکروہات سے ہین بموجب مذہب امام اعظم کے اور مفسدات نماز سے ہین بموجب مذہب امام شافعی کے پس منع کرنا انسے بموجب مذہب اونکے واجب ہو اور بموجب مذہب ہمارے مستحب **ف** تعدیل ارکان اور طمانینت سے مراد ہی ٹہرنا رکوع اور سجود مین بقدر تسبیح کے تا اعضا اپنے ٹہکانے پر آجاوین پس یہہ واجب ہی رکوع اور سجود مین اور اسیطرح بعد رکوع کے اور دونون سجدونکے بیچ مین ٹہرنا اوسیطرح مذکور کے واجب ہی بحسب تحقیق علمای محققین کے پس اسکا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہی اور نماز بہت ناقص ہوتی ہی اسکے ترک کرنے سے واجب ہی کہ اوس نماز کو پہر کے پڑہیگا اور جو کوئی کسیسے نماز مین کچھہ دیکھے مانند نجاست کپڑیکے اور ٹیڑہے ہونیکے قبلہ سے اور مانند اسکیکے اور اسپر سکوت کرے تو اوسچیز مین شریک ہوتا ہی کہ حدیث مین اسیطرح وارد ہوا ہی بلکہ ہر گناہ وقت قادر ہونیکے اسکے منع کرنے

پر یہی حکم رکہتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ سننے والا غیبت کا کہ سنکر سکوت کرے
بیچ حکم کرنیوالے غیبت کے ہی اور جملہ منکرات مسجد کے سے غلط پڑہنا پکار کر قرآنکا
ہی اور منع کرنا اوسنے اور سکہانا صحیح کا واجب ہی اور اگر کوئی مسجد مین معتکف
ہو اور اکثر اوقات اوسکی بیچ سکہانے صحت قرآن اور منع کرنے منکرات مسجد کے
صرف ہو اور مشغول ہونیسے ساتہہ نفل اور ذکر اور فکر کے باز رہے تو بہتر ہی اور ثواب
اسمین زیادہ ہی کہ فائدہ اوسکا اورونکو پہنچتا ہی اور فائدہ نوافل کا اپنی ہی نفس کے
لیئے ہی اور فضیلت عبادت متعدی کی عبادت لازمی پر بہت ہی اور جو کوئی
قرآن پڑہنے مین خطا بہت کرے اگر قابلیت سیکہنے کی اور قدرت اوسپر
رکہے تو چاہیئے کہ اوسکو پڑہنے سے پہلے سیکہنے کے منع کرے کہ پڑہنا قرآن کا
ساتہہ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان اوسکی صلاحیت سیکہنے کی نہین رکہتی ہی اور
اکثر خطا ہی کرتا ہی تو چاہیئے کہ بہت نہ پڑہے اور قدر ضرورت پر اور اسقدر پر کہ جائز
ہو اوسنے نماز اقتصار کرے اور اگر خطا اوسکی کم اور صحت بہت ہی تو بس اگر زیادہ
قدر ضرورت سے پڑہے تو مضائقہ نہین لیکن چاہیئے کہ آواز پست سے پڑہے
بلند سے نہ پڑہے تا دوسرا نہ سنے اور اگر اوسکو منع کرے تو بہی ایک وجہ رکہتا ہی
ولیکن اگر شوق اسکا ساتہہ قرارت کے اور انس اسکو ساتہہ قرآن کے بہت ہی اگر
وہ پڑہے اور اوسکو منع نکرے تو مضائقہ نہین واللہ اعلم اور جملہ منکرات مسجد سے
جلد جلد کہنا موذنونکا ہی اذان کو اور دراز کرنا ہیچ مد کلمات اذان کے اور پہر
جانا اونکا قبلہ سے ساتہہ تمام بدن کے وقت کہتے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح
کے حالانکہ مستحب فقط پہیرنا مونہہ ہی کا ہی اور اسیطرح منکرات سے ہی کہنا اذان فجر
کا پہلے صبح سے کہ اوسنے نماز و روزہ سے خراب ہوتی ہین عوام سے کہ جو وقت پہچاننے

Marfat.com

نہین اور یہہ چیزین سب مکروہات سے ہین اور جملہ مکروہات مسجد سے پہننا خطیب
کا ہی لباس سیاہ کو کہ ریشم اوسمین غالب ہوا ور باندھنا خطیب کا تلوار سنہری
کو یعنے جسکی کوتہی یا قبضہ وغیرہ سونیکا ہو کہ پہننا انکا حرام ہی اور منع کرنا واجب
اور ہرا سیاہ بغیر ریشم کا ہو تو حرام و مکروہ نہین ہی ولیکن ترک کرنا اسکا اولی
ہی حدیث مین آیا ہی کہ دوست ترین کپڑونکا خدا تعالی کے نزدیک کپڑا سفید
ہی اور جنہونے کہ سیاہ کپڑے کو مکروہ اور بدعت کہا ہی مراد اوسکی یہہ ہی کہ صحابہ
کے وقت مین معمول نہ تہا اسکا پہننا اور ہر بدعت حرام نہین ہی بلکہ حرام وہ بدعت
ہی کہ سنت کو تغیر کرے اور جملہ منکرات مسجد سے کلام واعظونکا ہی یعنے جو کہ
قصہ اور حدیثین جہوٹی بناکر بیان کرین اور قصہ خوان کہ جہوٹ کہے فاسق
ہی اور منع کرنا اوسکو واجب ہی اور اسیطرح جو واعظ کہ بدعتی اور سستی کرنیوالا ہو
امور دینی مین اور اکثر کلام اوسکا اشعار اور بدعت ہو تو حاضر ہونا اوسکی مجلس
مین جایز نہین مگر بقصد منع کرنیکے جایز ہی کہا ہی علمانے کہ بہت نقصان
کی چیز صحبت عالم فاسق اور صوفی جاہل اور واعظ سستی کرنیوالے کی ہی اور
چاہیئے کہ کلام واعظ کا منحصر نہ بیان کرنے امید وعفو کے ہو کہ یہہ سبب دلیر
کرنے لوگونکا ہی بلکہ امید اور خوف دونو بیان کرے جیسا کہ طریق کلام مجید
کا ہی بلکہ خوف اور شدید بہت نافع ہی اور نہایت مرتبہ خوف اور امید کا یہہ ہی
کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رض نے فرمایا کہ اگر روز قیامت کے ندا کرین کہ تمام
لوگ دوزخ مین داخل ہون مگر ایک شخص تو امید رکہتا ہون کہ وہ ایک مین ہوون اور اگر کہین کہ سب لوگ
بہشت مین داخل ہون مگر ایک تو ڈرتا ہون کہ وہ ایک مین ہوون اور جملہ منکرات مسجد سے حلقہ باندھنا اور جمع ہونا واسطے
[illegible] اور [illegible] ہی وہ چیز کہ اوسمین غرض دنیا اور جہوٹ بولنا [illegible]

عادت طبیبون غیر حاذق اور فریب اہل تعویذات کے ہین حرام ہین مسجد مین
اور غیر مسجد مین اور منع کرنا اسکا واجب ہی اور جو کچہہ کہ اس جنس کا ہنڈی مانند
بیچنے دواؤن کے بغیر فریب کے اور بیچنے کتابون اور کہانون کے حرام نہین ہی
اگر لوگون پر جگہہ تنگ نکرین اور نماز مین تشویش ندین ولیکن اولی یہہ ہی کہ
نکرین یہہ ہی اور شرط اسکے مباح ہونیکی یہہ ہی کہ کبھی ہو اور اگر کسی کو دوکان
ٹہراوین تو حرام ہی بہت سی چیزین ہین کہ تہوڑا سا اسکا مباح ہی اور اگر بہت
ہو تو حرام ہو جاتا ہی جیسے کہ گناہ صغیرہ کہ اگر ہمیشہ کرین تو کبیرہ ہو جاتا ہین یہہ کلام
حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفیہ مین یون لکہا ہی کہ بیچنا اور مول لینا
اور کہانا کہانا اور سونا مسجد مین غیر معتکف کو جایز نہین ہین اور جملہ منکرات مسجد
داخل ہونا دیوانون اور لڑکونکا ہی مسجد مین ف پوچہنا پانوکا بیچ مسجد کے کہ ہی ممنوع
مین اور پوچہنا پانونکا بوریے سے نہین درست او مسجد مین بیٹہہ کر کچہہ لکہنا باجرت
یا اور کسب کرنا اور لڑکونکو پڑہانا کچہہ اجرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے
اوسپر کہ نفل پڑہے عیدگاہ مین اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نماز جنازہ پڑہے
مسجد مین اسلیئے کہ یہہ مکروہ ہی اور سوال کرنا مسجد مین نہین درست ہی اور بہت گناہ
ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنیوالونکو اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر
سائل لوگونکی گردنون پر سے پہلانگ نہ جاوے اور نمازیونکے آگے سے نہ گذرے
تو مکروہ نہین ہی دینا اوسکا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تہوکنا اور رینٹ کرنا
اور پکار کر بولنا بہت برا ہی اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین گہر سا ہمسایہ کو
اور مکروہ ہی کلام دنیا کا کرنا بلا ضرورۃ مسجد مین کتاب اشباہ النظائر مین لکہا ہی کہ
کلام مباح کرنا مسجد مین لیجا عملونکو کہاتا ہی جیسے آگ لکڑیونکو جلاتی ہی اگر زبہ کر چکا

متوجہ اللہ کی طرف رہے اور مکروہ ہی چڑہنا مسجد کی چھت پر مگر مرمت کے لیئے جائز ہی اور اسیلیے جبکہ گرمی بہت ہو تو مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہین جماعت سے چھت کے اوپر مگر جبکہ تنگ ہو مسجد تو نہین مکروہ ہی چڑہنا اوسکی چھت پر اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ لوگوں کی گردنون پرسے پہلانک کر جاوے اور مکروہ ہی بیٹہنا مسجد مین مصیبت کے لیئے تین دن تک باہم ماتم اپنے اور غیر مسجد مین اجازت ہی مردونکے لیئے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہہ مسایل نصاب الاحتساب مین ہین اوسیطرح کتاب اشباہ والنظائر مین بہی لکہا ہی کہ مسجد مین تعزیت کے لیے بیٹہنا مکروہ ہی پس یہہ جو یہان رسم ہی کہ جسکا کوئی مرگیا تو مسجد مین دوڑا گیا پہول کرنے کے لیئے یہہ بات خلاف شرع ہی اسلیئے کہ مسجد مین مطلق تعزیت کے لیئے جبکہ بیٹہنا مکروہ ہوا تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ وہان بیٹہہ کر سیپارے ہاتہو مین ہوتے ہین اور فاسق فاجرون بلکہ ہندوونکی بہی تعظیم کے لیئے اٹہہ کہڑے ہوتے ہین اور درمیان مین پڑہنے کے کلام دنیا کے کرتے جاتے ہین بغیر حالت پڑہنے کلام اللہ کے کلام دنیا کرنا مسجد مین مکروہ ہی چہ جائیکہ کلام اللہ کے پڑہنے مین اور سوائے انکے بہت سی خرابی کی باتین ہوتی ہین چنانچہ نصاب الاحتساب مین کوئی تیئیس ۲۳ وجہین ایسی مجلس تعزیت کی کراہت کی لکہی ہین جسکا نام رکہا ہی لوگونے کہ یہہ مجلس ثواب کی ہی سبحان اللہ مجلس کرین اپنے نام ونمود کے لیئے اور بیٹہہ کر مرتکب طرح طرح کے گناہون کے ہون اور پہر متوقع ہون ثواب عظیم کے ذرہ غور تو کرین کہ کرتے کیا ہین اور کہتے کیا ہین بہرحال اتباع سنت ہر خیر مین عجب خیر ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے میری سنت کو دوست رکہا اوسنے مجہکو دوست رکہا اور جسنے مجہکو دوست رکہا وہ میرے ساتہہ ہوگا جنت

ق

Marfat.com

مین لیں ای بہائیو ایسی سعادت حاصل کرنیکی تلاش کرو اور اپنے دلکی باتین نکالی
ہوئی چھوڑ دو اللہم ارزقنا وایاکم اتباع حبیبک صلی اللہ علیہ وسلم ٭ اور منکرات
بازار کے ازانجملہ جھوٹ بولنا ہی معاملات مین اور چھپانا عیب اوس چیز کا ہی کہ بیچی جاتی
ہی اور جسکو معلوم ہو کہ خریدنیوالا دروغگو ہی تو لازم ہی کہ بیچنے والیکو آگاہ کر دے
والا یہہ بہی خیانت مین شریک ہوگا اور جو کوئی کہ مسلمانکے مال ضایع ہونیکو
روا رکھے تو وہ گنہگار ہی اور ایسیہی تفاوت گز کا اور پیمانہ کا اور ترازو کا
منکرات سے ہی اگر آپ احتساب نکر سکے تو حاکم کو خبر کر دے اگر قدرت رکہتا ہو
اور جملہ منکرات سے بیچنا باجونکا ہی قسم ڈہول کا اور طنبورہ اور مانند اسکے
اور بیچنا شکلون حیوانات کا یعنے کہلونونکا مانند بلی اور کتے وغیرہ کے روز
عید کے اور اسیطرح بیچنا سونے چاندی کے باسنونکا اور بیچنا ریشمی کپڑونکا
اگر معلوم ہو کہ مردونکے لیے بیچتے ہین اور اسیطرح بیچنا پرانے کپڑیکا کہ اوسکو
دہو دہلا کر آراستہ کیا ہو فریب دینے کے لیئے اور مانند اسکے اور باقی چیزونکو
اسپر قیاس کرلین اور منکرات راہونکے ازانجملہ یہہ ہی کہ شارع عام مین دکان
نہ بناوین اور نہ درخت لگاوین کسیکے مکانکے متصل اور اور جو چیز کہ راہ کو
تنگ کرے اور راہ چلنے والونکو ضرر پہنچاوے وہ منکر ہی اور اسیطرح باندہنا
جانور کا راہ پر کہ سبب تنگی راہ اور انکتنے لوگونکا ہو ممنوع ہی اور اگر بقدر
ضرورۃ کے ہو تو جایز ہی کہ ہر شخص اسکا محتاج ہی حاصل یہہ کہ قاعدہ کلیہ
یہہ ہی کہ جسچیز مین ضرر اور ایذا لوگونکی ہی کرنا اوسکا شارع عام مین منکر ہی اور منع کرنا اسکے واجب ہی اور شارع عام
وہ راہ ہی کہ مخصوص سا تہہ کسیکے نہو اور اگر کوئی شخص کہتا رکہے کہ راہ پر رہتا ہی اور ایذا دیتا ہی لوگونکو تو منع کرنا
اوسکا واجب ہی اور منکرات حمامونکے ازانجملہ یہہ ہی کہ حمامکے دروازے پر صورتین حیوانونکی کہڑی ہون وہ اگر قادر ہو تو

درختون وغیرہ کی ممنوع نہین اور جملہ منکرات سے کہولنا سترونکا ہی اور دیکہنا
اونکا اور جملہ منکرات سے ہی اوندہے پڑہانا اور حمامی کو اپنے پر ملنا لینا واسطے
دہونے اعضا اور رانون کے کہ یہہ مکروہ ہی اگرچہ کوئی چیز حائل ہو اور اگر خوف
شہوت کا ہو تو حرام ہی اور یہہ جو بعضی جاے رسم ہی کہ حمامی تہمت کے اندر
ہاتہہ ڈال کے چوتڑ ہے اور کوہلے وغیرہ ملتا ہی یہہ بہت ہی برا ہی اسلیئے کہ جن
اعضا کو دیکہنا حرام ہی اونکو ہاتہہ لگانا بہی حرام ہی اور جملہ منکرات سے دہونا
ہاتہہ اور ازار اور پاسنون نجس کا ہی اوس حوض مین کہ پانی اوسکا تہوڑا ہو اگر مالکی
ہو کہ اونکے مذہب مین جائز ہی اور اگر حنفی اور مالکی مثلا جمع ہون تو احتساب
نہ کرے اور جملہ منکرات سے جمع ہونا پانی اور صابون اور مانند اسکے کا ہی کہ
سبب پانو کے پہسلنے کا ہو اور منکرات ضیافت از انجملہ فرش ابریشم کے اور استعمال برتن چاندی
کے پاسنونکا ہی اور از انجملہ بجانا باجونکا اور حاضر ہونا عورتون کا بیوالیونکا ہی
خصوصا وقت خوف شہوت کے اور از انجملہ جمع ہونا ہی عورتونکا کوٹہون پر واسطے
دیکہنے مردونکے کہ یہہ سب حرام ہین اور جو کوئی ان چیزونکو تغیر نہ کر سکے تو چاہیے کہ وہان
جاوے ہی نہین اور اگر فرش بچہا ہو تو منکر نہین کہ پایمال ہوتا ہی اور از انجملہ
منکر اسکا طعام حرام او زمین اور فرش غصب کے ہین اور حاضر ہونا ظالم کی
مجلس مین اور از انجملہ حاضر ہونا مبدعتی کا ہی کہ کلام کرے ساتہہ بدعت کے اور حاضر
ہونا اسکا ہی کہ فحش بکے اور از انجملہ اسراف کرنا طعام مین اور مکان مین اور فرش
مین اور مانند اسکے مین جان کہ مال مین دو چیزین ہین ضایع کرنا اور اسراف کرنا
ضایع کرنا تو تلف کرنا مال کا ہی بغیر فایدہ معتدبہ کے مانند جلانے کپڑون ریشمی کے
بغیر ضرورت کے اور پہاڑ ڈالنے انکے اور پہینکدینے مال کے اور اسکے حکم مین

Marfat.com

ہی صرف کرنا مال کا عورتون نوحہ کرنیوالیون پر اور گویون پر اسلیئے کہ ان چیزون مین فایدہ ہی لیکن چونکہ وہ فایدہ حرام ہی شرعاً گویا فایدہ ہی نہین اور اسراف کبھی ضایع کرنیکو بھی کہتے ہین اور کبھی مال کے صرف کرنیکو مباحات مین ساتھہ مبالغہ اور زیادتی کے مثلاً ایک شخص عیال رکھتا ہی اور اوسکے پاس سو دینار ہین اور وہ اون سبکو مہمانی مین خرچ کرڈالے تو مسرف ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا
اور نہ فراخ کر تو اوسکو کل فراخ کرنا یعنی خرچ کرنیمین پس بیٹھیگا تو ملامت کیا گیا محتاج

یہہ آیت ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ مدینہ مین تھا اوسنے تمام مال بانٹ دیا تھا کچھہ عیال کے لیئے بھی نہ رکھا تھا اور قرآن مین ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ
تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بھائی شیطانون کے

اور یہہ بھی فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا
اور وہ کوئی کہ جب خرچ کرتے ہین نہین اسراف کرتے اور نہین تنگی کرتے

اور اگر کوئی شخص تنہا ہو اور توکل رکھتا ہو تو جایز ہی کہ تمام مال تصدق کرے لیکن عیالدار کو یہہ جایز نہین اور اگر توکل اہل و عیال کا صادق ہو اور وہ راضی ہون اوسپر تو شاید کہ جایز ہو اور قصہ حضرت صدیق اکبر کا دلیل ہی اسپر یعنے وہ تمام مال جہاد کے لیئے حضرت کے آگے لے آئے تھے پس اونکے اہل و عیال راضی ہونگے اسپر اونکے لیئے جایز ہوا واللہ اعلم یہہ ہی بیان تھوڑسے منکرات کا اور تمام منکرات کا بیان کرنا ساتھہ اصول و فروع اونکے مشکل ہی اور موقوف ہی اوپر بیانات کرنے تفصیلون شرع کے واللہ الموفق والمعین

فصل ساتوین بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین مطلب پہلے کے فرزند کو پہنچتا ہی کہ باپ پر احتساب کرے اور ایسیطرح غلام کو آقا پر اور بیوی کو خاوند پر اور شاگرد کو استاد پر اور رعیت کو حاکم پر و لیکن جو احتساب کہ پہنچتا ہی وہ دو درجہ اول ہی کا ہی یعنے اقسام احتساب مین سے یعنے معلوم کروا دینا اور نصیحت کرنا ساتھہ نرمی مہربانی کے اور ادب

Marfat.com

بُرا کہنے اور سخت کہنے اور تہدید کرنے اور مارنے سے جائز نہین لیکن احتیاط ہی بیچ درجہ
پانچوین کے کہ بگاڑ ڈالنا ہاتہہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے باجونکے اور پھینکدینے شرابکے
اگر باعث باپ کے ایذا کا ہو اور مختار یہہ ہی کہ اگر ایذا پانا اسکا بسبب محبت گناہ کے
ہو تو جائز ہی اور اگر بسبب ضرر مال شے کے ہو تو نہین جائز اور یہہ بیچ حق فرزند اور
باپ کے ہی اور غلام اور آقا اور بیوی اور خاوند انہین کے حکم مین ہین اور رعیت جو
بادشاہ کے لیئے کرے تو سواے معلوم کروانے اور نصیحت کرنیکے جائز نہین اسلیئے کہ
بُرا کہنا اور سختی کرنی باعث فوت ہونے حشمت سلطنت کے ہی اور یہہ مضر ہی
تمام خلائق کو اور اوستاد اگر عمل نکرتا ہو مقتضاے علم اپنی پر تو جائز ہی احتساب
شاگرد کو ساتہہ مقتضاے علم کے کہ اوسنے سیکہا ہی مسئلہ سعی کرنی بیچ
حفاظت کرنے مال مسلمانون کے بقدر طاقت کے واجب ہی اسلیئے کہ یہہ جملہ
حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اسمین دفع کرنا ایذا کا ہی اور اولی یہہ جواب سلام
اور مانند اوسکے سے اور چہپانا گواہی کا وقت ضائع ہونے مال کسی مسلمان کے جملہ
ممنوعات سے ہی اور اگر اوسمین کچہہ ضرر ہو اوسکے مال مین یا جاہ مین کہ ضروری
ہی تو سکوت اس صورت مین جائز ہو کہ اوٹہانا ضرر کا واجب نہین ہی لیکن ہان
ترجیح دینا اور مقدم کرنا حاجات خلق کا اپنی حاجت پر مستحب ہی اور ثمرہ کمال دین
اور نہایت اسلام کا ہی لیکن واجب نہ اسکا تمام خلق پر موجب ضرر اور حرج کا
ہی مثلا اگر جانور کسیکی زراعت مین چہوٹا ہوا دیکہے اور اوسکے نکالنے مین
شدت اور رنج ہو تو واجب نہین ہی اوٹہانا رنج و مشقت کا لیکن اگر کچہہ
رنج ہو اور نہ اخبر کرنا اوسکے مالک کو مانند اوسکے کفایت کرے تو ترک کرنا اوسکا
جائز نہین اور اگر رنج اوٹہانے اوسنے ضرر کے اپنے نفس پر منفعت کثیر کسی مسلمان کو

حاصل

حاصل ہو تو بہی ترک نکرے مثلا اگر بیچ اوٹہانے ضرر ایک درہم کے ضرر سو درہم کا
کسی مسلمان سے دفع ہوتا ہی تو چاہیئے کہ اوٹہاوے اس ضرر کو اور ترک نکرے مسئلہ
بیچ واجب ہونے اوٹہانے مال کسی مسلمان کے راہ مین سے اختلاف ہی لکہا ہی علمانے کہ
حق یہہ ہی کہ تفصیل ہی اسمین کہ اگر پڑی ہوئی چیز ایسی جگہہ مین ہو کہ اگر نہ اوٹہاوے
تو ضایع نہین ہوگی جیسے کہ ایسی مسجد مین ہو کہ مقرر ہین آنیوالے اوسکے اور سب امین
اور دیندار مین تو واجب نہین ہی اوٹہانا اوسکا اور اگر ضایع ہونیکی جگہہ مین
ہو پس اگر اوسکے اوٹہانے مین رنج و مشقت بہت ہو یا چار پایہ ہو کہ محتاج گہاس دانہ
اور طویلہ کا ہو تو بہی لازم نہین ہی لینا اوسکا اور اگر مانند سونے اور کپڑیکے ہو کہ اوسمین
سوائے تعریف کے مشقت نہو تو چاہیئے کہ اوٹہا لیوے کہ اوٹہانا اسقدر مشقت کا
بیچ حقوق مسلمانی کے آسان ہی اور اگر نہ اوٹہاوے تو بہی جایز ہی بلاحظہ اسکے کہ لازم کرنا
مشقت کا اور اوٹہانا محنت کا واسطے حق دوسریکے واجب نہین ہی مانند سفر کرنیکے طرف
شہر اور کے واسطے ادا گواہی کے اور حاصل یہہ کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اوسمین کمال شدت اور
محنت ہی پس اسصورتمین اوٹہانا اسکا لازم نہین ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ محنت اوسمین
نہایت کم ہی پس اسصورتمین اوٹہانا اوسکا لازم ہی اور اور مرتبے متوسط مین اور امر اسجگہ سپرد
کیا گیا ساتہہ عقل اور فتوے قلب کے ہی جسچیز مین کہ سلامتی اپنے دین کی پاوے وہ کرے اور چاہیئے کہ
ملحوظ رضا حق ہو نہ خواہش نفس **ف** اس مال کو شرع مین لقطہ کہتے ہین کہ راہ مین سے پڑا ہوا
پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور تعریف اوسکو کہتے ہین کہ معلوم کرواوے
یعنے کہتا رہے اس جگہہ کہ جہان وہ چیز پائی ہی اور مجمعون مین کہ کسیکی چیز
ہمنے پائی ہی پس بسبب مال کے اوٹہانے مین تعریف لازم ہے
اور تعریف اتنی مدت تک کرے کہ جانے کہ نہین طلب کرینگا اوسکو مالک اوسکا

بعد اسکے اور جو چیز نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہان تک کہ خوف ہوا وسکے
خراب ہو جانیکا اور اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اگر مالک ملجاوے تو دیدی اوسکو
والا بعد تعریف کرنیکے مدت معلومہ تک اپنے خرچ مین لاوے اگر فقیر ہی اور اگر
غنی ہی تو اللہ دیدے پہر جب مالک آویگا اگر وہ چاہے اجازت دے ثواب ہوگا
اوسکو اور چاہے ضمان لے اوٹہانے والیسے یا فقیر سے اور باقی تفصیل اسکے
فقہ کی کتابون مین دیکہنی چاہیئے مسئلہ اگر ایک شخص چاہے کہ ہاتہہ اپنا
آپ کاٹ ڈالے تو منع کرنا اوسے واجب ہی اگرچہ اوسکے منع کرنے مین خوف
اوسکے قتل کا ہو سوال اوسکو ہاتہہ کے کاٹنے سے منع کرتے تہے قتل اوسکا کیونکر
جائز رکہین گے جواب غرض ہماری حفاظت اوسکے نفس اور ہاتہہ کی نہین
ہی بلکہ غرض ہماری منع کرنا منکر سے ہی پس اگر اوسمین مارا جاوے تو ضرر نہین ہی اسلئے
کہ غرض ہماری دفع کرنا منکر کا ہی نہ قتل اوسکا قصداً مسئلہ جو مال کہ واسطے
دینے صوفیون کے وصیت کیا ہو جو کوئی کہ ظاہر مین اوپر صفت صوفیونکے ہو وہ مستحق
اوسکا ہی اسلئے کہ حقیقت تصوف کی امر باطن ہی اور علم کرنا اسمین مشکل ہی اور
ظاہر صفت صوفیونکی پانچ صفتین ہین صلاح اور فقر اور کپڑے صوفیونکے اور پہنا
خرقہ کا اور ملے رہنا ساتہہ صوفیونکے خانقاہ مین اور جو کوئی کہ صلاح نرکہے مستحق نہین
ہی اور اگر صلاح رکہتا ہو تو بہی مستحق نہین اگر فقر نہ رکہتا ہو بسبب اوسکے کہ غنا بہت رکہتا
ہی مستحق نہین ہی اور اگر جو کچہہ آتا ہی اوسکو خرچ کر دیتا ہی تو مانع نہین ہی اور اگر
ملا اسمین نہین رہتا ہی لیکن لباس اونکا سا پہنتا ہی اور خلق اونکا سا رکہتا ہی تو مستحق
ہی اور اگر صفات اونکی سے رکہتا ہی اور لباس اونکا سا نہین رکہتا ہی تو مستحق نہین ہی
مگر یہہ کہ ساتہہ اونکے رہتا ہو خانقاہ مین تو مستحق ہی اسلئے کہ ملے رہنا اونمین اور لباس حکم ایکدوسرے

کے ہین اور اگر متاہل اور عیال دار ہی کہ کبھی خانقاہ مین آتا ہی اور کبھی گہر مین
جاتا ہی تو مستحق نہین ہی **فایدہ** بدترین کسبون کے کسب سنار اور قصاب اور
مانند اونکے ہین اس سبب سے کہ موجب سنگدلی اور سبب نے دیانتی کے ہین اور
بہترین کسبونکا کسب کتابت کا ہی اور پڑہانا قرآن کا اور فقہ کا با اجرت بعضون
کے نزدیک مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک جائز لیکن تعلیم کرنا کفار کا عین گمراہی
اور بدنصیبی ہی اسلیئے کہ وہ اکثر احوال مین سبب محبت اور خیر خواہی انکا ہوتا
ہی کیونکہ محبت منعم یعنے احسان کرنیوالے کی جبلّی ہی اور بعضے کافرون کے
معلمون کو دیکہا ہی ہمنے کہ ایسے تاثیر صحبت سے ہو گئے ہین کہ صفت جہل اور
گمراہی کی اونمین گویا جبلّی ہو گئی ہی نعوذ باللہ منہ اور تعلیم لڑکون ہی سبب
حمق اور سبکی عقل کی ہی اسلیئے کہ صحبت کو بڑی تاثیر ہی **مسئلہ** فرق درمیان
ہدیہ اور رشوۃ کے باریک ہی حال آنکہ دونو صادر ہوتے ہین رضا سے اور خالی نہین
ہین غرض سے لیکن ایک حرام ہی یعنے رشوۃ اور دوسرا یعنے ہدیہ حلال ہی بلکہ مستحب
پس فرق انمین اس تفصیل سے ہی کہ جو کوئی کسیکو مال اپنا دیتا ہی بغیر غرض کے نہین
دیتا پس غرض اوسکی یا تو آجل ہی یعنے ثواب آخرت اور یا عاجل ہی یعنے متعلق ساتہ
دنیا کے اور عاجل مال ہی یا فعل ساتہ مدد کرنیکے مقصود معین پر یا نزدیکی حاصل
کرنے اور محبت طرف دل اوس کسیکے کہ اوسکو دیتا ہی اور یہہ ہی یا تو بسبب ذات اوسکیکے
ہی یا یہہ محبت ہی سبب پہنچنے کی کسی اور غرض کو ہی اور مجموع ان اقسام کی پانچ ہوئین اول
تو یہہ کہ غرض اوسکی یعنے ثواب آخرت ہو اور وہ یا تو ساتہ اسکے ہی کہ جسکی طرف قصد
کرتا ہی وہ محتاج ہی یا عالم ہی یا صاحب نسب دینی کا ہی مانند علوی کے
یا یہہ کہ صالح اور متقی ہے پس جسکو کہ بسبب احتیاج اوسکے د... اگر وہ

احتیاج ظاہر کیے نہ لے اور احتیاج بہی متفاوت ہی اور مدار امر کا اوپر قصد اور ملاحظہ صاحب مال کے ہی کہ اسنے معنی احتیاج کے اسمین تصور کیے ہین اوسکو کہ بسبب کے دے اگر واقع مین وہ بسبب ظاہر کیے تو لینا مال کا اوسپر حرام ہی اور اگر بسبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اوس شخص نے خیال کیا ہی ہو تو نہ لے اور اگر بسبب صلاح کے دے اگر واقع مین وہ ایسا فسق رکہتا ہی کہ اگر دینے والا اوسپر مطلع ہو تو نہ دے تو بہی نہ لے اور ایسے آدمی کم ہین کہ اگر باطن انکا کہولین تو میل دل ساتہہ اوسکے اپنے حال پر باقی رہے ولیکن جمیل مطلق اور رحیم برحق نے ساتہہ لطف اور پردہ پوشی اپنے کے قبیح کو ساتہہ جمیل کے چہپا دیا ہی اور اگلے بزرگ اگر کسیکو وکیل کرتے تہے تو لوگون سے چہپاتے تہے تا نہ جانین کہ وکیل انکا ہی اور ساتہہ ملاحظہ صلاح اور تقوی انکیکے جرأت نہ کرین اور تقوی ایک امر ہی خفی بخلاف علم اور نسب اور فقر کے پس پرہیز لینے سے بسبب اوسکے اولی ہو دوسرے یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے کوئی غرض معین ہو مانند فقیر کے کہ ہدیہ بہیجتا ہی غنی کو بسبب طمع کرنیکے عوض مین اور یہہ بیع حکم بیع کے ہی اسلیئے کہ ہبہ بعوض بیچ حکم بیع کے ہوتا ہی اور حکم اسکا فقہ مین ظاہر ہی اور حلال ہونا اسکا مشروط ہی ساتہہ وفا کرنے عوض کے قسم تیسری یہہ کہ مراد مدد کرنے ساتہہ فعل معین کے ہو جیسیکہ کوئی حاجت رکہتا ہی بادشاہ سے اور وہ ہدیہ دیتا ہی وکیل کو اور اوسکے دربان کو اور اوسکو کہ آگے اوسکے کچہہ قدر رکہتا ہی اور نظر یہان اوس فعل پر کرنی چاہیئے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی مانند کرنیکے ظلم پر اور سعی کرنیکا اوپر جائزہ حرام کے تو لینا اوسکا حرام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند دفع کرنے ظلم معین کے اور ادا کرنے گواہی متعینہ کے تو یہہ رشوۃ ہی کہ شک نہین ہی بیچ حرام ہونے اوسکے

Marfat.com

اور اگر فعل مباح ہو نہ واجب اور نہ حرام تو یہان دیکھا چاہیے کہ اگر اس فعل مین محنت
اور مشقت ہی کہ اسقدر مال اسقدر فعل پر اجرت مین لیا کرتے ہین مانند دکالت
کسی جہگڑی کی اور کہنے قصۂ طویل کی آگے بادشاہ کے اور مانند اسکیکے تو جائز
ہی لینا مال کا اور یہہ بیچ حکم اجرت کے ہی اور اگر کچہہ محنت نہین ہی مانند
کہنے ایک کلمہ کے اور مانند اسکیکے کہ اسسے بسبب جاہ کے قبول کر لین گے تو
یہہ بہی حرام ہی اور اسیکے حکم مین ہی لینا طبیب کا عوض کو اوپر ایک کلمہ کے
بیچ تعین مرض کے یا بتا دینے دوا کے اسلیئے کہ اسقدر عمل کچہہ قیمت
نہین رکہتا ہی مانند دانہ رائی کے پس جائز نہوگا لینا عوض کا اسپر حال
انکہ علم اسکا اوسسے منتقل نہین ہوا ہی لیکن البتہ بعضے عمل ایسے ہین کہ اگرچہ
ہین تہوڑے لیکن بسبب زیادتی قیمت کے ہین مانند نکال دینے کجی تلوار کے اور جہاد دینے
مورچہ ما وسکے آب دینے کے اگرچہ عمل ہوتا ہی تہوڑی سی دیر مین لیکن بیچ حکم بہت کے ہوتا ہی اگر
اسپر اجرت لے تو مضایقہ نہین قسم چوتہی یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے محبت اور نسبت حاصل کرنی
اور بڑہانا محبت کا ہو اور کوئی غرض غیر اسکے اصلا ملحوظ نہو یہہ ہدیہ ہی کہ مستحب ہی اور حدیثون
اور اقوال صحابہ مین فضیلت اسکی واقع ہی پانچوین کہ مطلوب محبت ہو لیکن نہ بسبب ذات اسیکے
بلکہ بسبب وسیلہ ہونیکے ساتہہ پہنچنے آرزو کے مانند حاصل کرنے عزت اور جاہ کے اور اگر یہہ جاہ بسبب
علم کے یا نسب کے ہو تو امر اسمین نہایت خفیف ہی لیکن لینا اسکا مکروہ ہی مشابہ ساتہہ رشوۃ
کے اگرچہ ظاہر مین ہدیہ ہی اور اگر جاہ اسکی ساتہہ متولی ہونے اور قاضی ہونے اور حاکم ہونے
اور غیر انکیکے اعمال سلطانیہ سے ہی کہ اگر یہہ ہدیہ نہوتا تو یہہ جاہ حاصل نہوتا پس اگرچہ
صورت مین ہدیہ ہی لیکن بحسب معنی کے رشوۃ ہی اسلیئے کہ اگرچہ یہان غرض معین بحسب
شخص کے نہین ہے لیکن جنس غرض کی معین ہی اسلیئے کہ معلوم ہی کہ غرض طلب کرنے والے کی

لیا جزہی اور واسطے لسکے ہی لیس یہہ بیچ معنی غرض معین کے ہی اور اتفاق ہی
اسپر کہ کراہت اسکی شدید ہی اور قریب ہی رشوۃ کے حرام ہونے مین اور حیلہ
ہی بیچ حرمت اسکیکے اور امر شدید اسمین واقع ہی والسلام علی من اتبع الہدی وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ف للہ الحمد اولا وآخرا وظاہرا وباطنا
کہ ترجمہ آداب الصالحین کا مسمی بہ ہادی الناظرین تمام ہوا اس مترجم ہیچمدان نے حتی الامکان
اسکے سہل و واضح کرنے مین قصور نہین کیا ہی لیکن چونکہ بعضے مطالب فی نفسہا دقیق
ہتے اگر اسکے سمجھنے سے فہم عوام کے قاصر رہین تو مقام مجبوری ہی لیکن کتاب آداب الصالحین
کتاب عجیب ہے کہ ہر طرح کے مضامین ہدایت آئین اسمین موجود ہین اور اس عاجز نے
جو اسکے ترجمہ مین فائدے اور بڑہائے ہین از بس مفید ہوا ہی اللہ تعالی اسکو
قبول فرماوے اور ہمکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی سالکان راہ ہدایت کو چاہیئے کہ
اکثر اسکو مطالعہ مین رکہا کرین کہ واسطے آراستگی اور تصفیہ ظاہر و باطن کے
اکسیر اعظم ہی اور بندہ بہر حال عاجز ہی اگر مجھسے اسمین کہین خطا ہوگئی ہو اور
کوئی صاحب مطلع ہون اوسپر تو اصلاح فرمادین کہ مقصود اظہار حق ہی جسکے
سبب سے ہو بہتری اور اس مسکین بے نوا کے لیئے دعا خیر کرین اور اس کتاب
آداب الصالحین مین ایک تاثیر پائی جاتی ہی اور کیون نہو کہ مصنف اسکے
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لبس بزرگ تہے اونکے فضایل و کمالات
مین لوگون نے خبر کے خبر لکہے ہین احوال مختصر اونکا اونکے مقبرہ مین ایک لوح پر لکہا ہوا ہی
وہ یہہ ہی کہ مجمل احوال کرامت منوال اس عمدۃ اوقت صاحب المفاخر والمجد عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ
کا یہہ ہی کہ انہون نے ابتدا سن شعور سے طاعت حق مین اور طلب علم مین کمر باندہی اور قریب سن بلوغ کے اکثر علوم
دینیہ تحصیل کیئے اور بائیس برس کی عمر مین سب علوم سے فارغ ہوگئے اور کلام مجید یاد کر کے مسند فائدہ رسانی

پڑہتے اور عمر جوانی ہی مین جاذبۂ الٰہی پہنچا ایکبارگی دل بار و دیار سے اوچاٹ کر
کر متوجہ حرمین محترمین کے ہوئے ایکمدت مدید اون مقامات شریفہ مین اقامت
اختیار کی اور قطبون اور اولیا کبار سے صحبتین رکہہ کر کمالات حاصل کئے اور
اجازت ارشاد طالبونکی پائی اور علاوہ اسکے تکمیل فن حدیث کا کر ساتہہ کثرت
بہت کے وطن مالوف کیطرف مراجعت فرمائی اور مدت باون سال ساتہہ جمعیت
ظاہر و باطن کے قرار پکڑا اور فرزندون او طالبونکو کامل کیا اور ساتہہ پہیلانے علوم کے
خصوصاً علم شریف حدیث کے مشغول ہوکر اسطرح کہ بیچ دیار عجم کے کسیکو علماء متقدمین
اور متاخرین سے میسر نہین ہوا ممتاز و مستثنی ہوئے اور بیچ فنون علمیہ کے خصوصاً
حدیث کی کتابین معتبر تصنیف کین چنانچہ علمار نے اونکو قبول کر کر دستور العمل اپنا
کیا اور اہل دانش خواص و عوام کے جان سے خریداری کرتے ہین اونکی اور نوبت اون
فیاض والا کی تصانیف چہوٹی اور بڑی کی سو جلدون کو اور بحسب شمار سطر دس پانچ لاکہہ
کو پہنچی ہی اور بیچ محرم ۹۵۸ھ نوسو اٹہاون کے پیدایش اونکی ہوئی اور ۱۰۵۲ھ ایکہزار باون مین
وفات پائی تاریخ ولادت کی شیخ اولیا اور تاریخ رحلت کی فخر العالم ہی تمام ہوا مضمون لوح
مذکور کا اور یہہ ترجمہ ذکر کیا گیا بیچ عہد ہمایون سلطان ابن سلطان ابن سلطان
کابراً عن کابر حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی کے تالیف کیا گیا
اللہم ایّد الاسلام بتقویۃ سلطنتہ و وفقہ لمرضیاتہ واختم بجمیع اموره علی الخیر والسعادۃ اللہم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل
دین محمد یا الٰہی جو کچہہ مجہسے چوک و خطا اسمین ہوئی ہو تو معاف فرمانا اور میرے سب گناہ بخشدے اور خاتمہ میرا بخیر ہو اور حشر
مجہہ بیچارہ کا زمرۂ صلحا مین کرنا اور یا اللہ میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانونکو بخشدے اور رحم فرما ہمپر

مناجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار + کہ بہاگا در سے تیرے دمبدم سو بار + الٰہی در بدر بہٹکا پہرا مین +
نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین + الٰہی نفس شیطان نے ستایا + بجا نا ہا جہان رستا بتایا +

Marfat.com

الٰہی ہر طرف سے پھر اسکے
پڑا اب تیرے دروازہ پہ آکے

الٰہی تو شہنشاہ جہان ہی
الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہی

نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا
نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا

الٰہی تو غنی مین بے نوا ہون
الٰہی شاہ تو ہی مین گدا ہون

الٰہی تو غفور اور مین گنہگار
الٰہی تو کریم اور مین گرفتار

الٰہی تو قوی اور ناتوان مین
خداوندا کہان تو اور کہان مین

کیا مینے جو تہا مجکو سزاوار
تو اب وہ کر جو ہی تجھکو سزاوار

الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار
الٰہی کون ہی میرا مددگار

الٰہی کمترین بندگان جان
الٰہی کر میری مشکل تو آسان

الٰہی بخشدے اپنے کرم سے
چہوڑا دے دین اور دنیا کے غم سے

الٰہی مین سبہی محتاج تیرے
الٰہی بخشدے مان باپ میرے

الٰہی آسرا رکہتا ہون تیرا
تو کردے خاتمہ باخیر میرا

الٰہی نام سے دے اپنے الفت
الٰہی غیر کی صورت سے نفرت

نہ کہون کچھ غرض شاہ و گدا سے
جو کچھ چاہون سو چاہون تجھ خدا سے

الٰہی ترک دنیا جب کرون مین
تیری ہی یاد مین آخر مرون مین

الٰہی عشق مین احمد کے رکہہ چور
ہی بیمار محبت اوسکا مغفور

الٰہی درد عشق مصطفے دے
پھر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے

الٰہی سینۂ بریان عطا کر
الٰہی دیدۂ گریان عطا کر

الٰہی مجکو کر خاک مدینہ
لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ

الٰہی ہو مین یہان سے جب نرالا
تو میری گور مین کردے اجالا

Marfat.com

الٰہی آگ سے امن و امان دے	الٰہی جنت اعلیٰ مکان دے
اِلٰہی نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ	بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ
وَہَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا	بِاِیْمَانٍ وَّ دَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ

اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد بے نہایت رب العالمین کے اور درود بیغایت رسول امین کے مع آل و اصحاب انکے کہتا ہی محمد قطب الدین دہلوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی بعض تالیفات مین ایک مجلس ۲۵ نصیحتین حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الف الف صلوات کے صحیفون مین سے لکھین تہین ازبسکہ بہت مفید تہین جاہا مینے کہ ترجمہ اونکا اردو مین ہوجاوے تو بہائی مسلمانون کو بہت نفع ہو دین اور نام اسکا نصایح مفیدہ کہا یا اللہ سب مسلمانون کو یہہ نفع دین دارین مین وہ یہہ ہین منقول ہی کہ کعب احبار کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین یعنے نوشتے جو کہ پروردگار تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے لکہا ہی مَہْلًا مَہْلًا یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ وَالْبَخِیْلُ مَذْمُوْمٌ وَالْحَسُوْدُ مَغْمُوْمٌ وَالدُّنْیَا لَا تَدُوْمُ وَالرِّزْقُ ہُوَ اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ نصیحت ۲ دوسری اے بیٹے آدم کے

بلا شبہ مین خوش ہون تجھسے ساتھہ نماز اور طاعت روز بروز کے یعنے بر روز
تو بھی مجھسے راضی رہ ساتھہ رزق روز بروز کے یعنے جیسے مین تجھسے کل کی
طاعت آج نہین چاہتا ایسیہی تو بھی کل کے رزق کی فکر نکر قناعت کر
آجکے رزق پر کل وہ بہرویگا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ط
نصیحت تیسری ای پسر آدم آگے بہیج جو کچھ کہ اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہی
اوسدن کے لیئے کہ آگے آنیوالا ہی یعنے للہ دے تا آخرة مین کام آوے
نصیحت چوتھی اے پسر آدم شکرگذاری کر اوسکی کہ جسنے تجپر انعام و
احسان کیا اور انعام کرا وسکے حق مین کہ جسنے شکرگذاری تیری کی نصیحت
پانچوین اے پسر آدم تمام عمر دنیا فانی کی طلب مین صرف کی تونے پس
طلب آخرت کب کریگا تو نصیحت چھٹی اے پسر آدم بلاشبہ پیدا کی ہی
مینے تیری آنکھون کے لیئے پوشش کہ مراد اوس سے پلک ہی تاکہ جو چیز کہ جسکا
دیکھنا درست نہو تیری نظر کے سامنے آجاوے تو اوسیوقت آنکھہ اپنی پلک
سے ڈہانک لیوے تو اور اسیطرح تیرے دہانہ کے لیئے پردہ تیرے ہونٹون سے
مرتب کیا ہی کہ تا جو بات کہنے کے لائق نہو اوس سے ہونٹ بند کر لیتو ❊
نصیحت ساتوین اے پسر آدم اون لوگون سے نہو کہ طلب دنیا کرین ساتھہ
لمبی آرزوے زندگانی دنیا کے اور آرزوے عقبی کرین ساتھہ تھوڑے لیسے
عمل کے کلام اونکا موافق عابدون کے ہووے اور عمل اونکے مطابق منافقون
کے اگر عطا پاوین قناعت نکرین اور اگر کچھ مراد اونسے نہ پاوین صبر نکرین
پس اگر معاملہ تیرا اسیطرح گذرے تو تجکو ایسی بلا مین گرفتار کرون کہ تمام عالم
تجسے تجربہ اوٹھاوین یعنے متنبہ ہون کہ ہم ایسا کرینگے تو ہم بھی ایسیہی بلا مین گرفتار

ہونگا ا

Marfat.com

ہونگے نصیحت آٹھوین اے پسر آدم جو کوئی تجکو دوست رکھتا ہی اپنے
واسطے دوست رکھتا ہی اور مجکو قسم ہی اپنی عزت کی کہ مین تجکو تیرے ہی لیئے
دوست رکھتا ہون خبردار اپنے تئین مجسے شامت بخل سے دور نہ ڈالنا نصیحت
نوین اے بنی آدم تیری گردن مین دو تہیلیان خیال کی لٹکائین ہین مینے ایک مین
عیوب تیرے اور دوسرے مین عیوب لوگونکے تونے ہمیشہ آنکہہ اپنے عیوب سے سی لی
ہی اور آنکہہ خلایق کے عیوب پر ڈال رکھی ہی تونے یہہ انصاف کی بات نہین ہی
نصیحت دسوین اے بنی آدم نہین ہی یہہ کہ جو کوئی کلمہ لا الہ الا اللہ کہے
بہشت مین داخل ہو مگر وہ شخص کہ ساتہہ اوسکے کتنے عمل جمع کرے ایک توبہ
کہ تواضع کرے میری درگاہ مین اور عمر اپنی گذارے میری یاد مین اور اپنے
نفس کو حرام چیزون سے باز رکہے میری خوشی کے لیئے اور غریبون کو اپنے ہمسایہ اور
پناہ مین جگہہ دے اور فقیرون کی خبرگیری کرے اور یتیمون پر رحم کرے میری رضا
کے لیئے نصیحت گیارہوین اے پسر آدم جو اپنے دلمین قساوة یعنے سنگدلی
پاوے تو یا اپنے بدن مین بیماری یا اپنے اموال مین نقصان یا اپنی روزی مین
بی نصیبی تو سب لایعنی کلامون کی شامت سے ہی کہ کلام بیفایدہ کیا ہوگا تونے
نصیحت بارہوین اے پسر آدم اگر تو بہشت کو دوست رکھتا ہی تو اللہ جل شانہ
طاعت کو دوست رکھتا ہی تو عمل کر جو کچہہ دوست یعنے پیارے میرے ہین
یعنے طاعت تا داخل کرون تجکو اوسمین کہ پیاری تیری ہی یعنے بہشت اور اگر
تو مکروہ رکھتا ہی دوزخ کو تو خدا تعالے مکروہ رکھتا ہی گناہ کو پس تو ترک کر
میری مکروہ چیز کو یعنے گناہ کو تو مین بچاؤن تجکو تیری مکروہ چیز سے یعنے دوزخ سے
نصیحت تیرہوین اے پسر آدم شبہات سے پرہیز کرنا تجکو بہلانے تو اور ہوگا

Marfat.com

رہا کرتا تجکو دیکہے تو یعنے دل سے اور اپنے تئین میرے لیئے فارغ کرتا کہ تجسے
واصل ہو نصیحت چودوین مسکین پسر آدم اگر بہشت کے لیئے
اوس مقدار عمل کرے کہ دنیا کے لیئے کرتا ہی تو خداوند سبحانہ اوسکو بجیاب
بہشت مین داخل کریگا اور اگر قناعت کرے اوسپر کہ خداوند تعالے
نے دیا ہی تو اوسکو کل خلائق سے مستغنی فرمادیگا اور اگر ترک حرام کرے
تو اپنے دین کو خالص کریگا اور اگر ترک جہوٹ کا کرے جملہ صدیقون سے
ہوگا نصیحت پندروین اے پسر آدم جو کچہہ کہ رکہتا ہی تو محتاجون سے
روک نہین تا مین بہی نہ روکون تجہسے جو کچہہ کہ رکہتا ہون مین اور عزیز رکہہ میرے
مہمان کو جیسا کہ مین عزیز رکہتا ہون تیرے مہمان کو مہتر ابراہیم علیہ السلام
نے عرض کیا کہ خداوندا مہمان تیرا کون ہی کہ مین اوسکو عزیز رکہون وحی
آئی کہ جو فقیر وحقیر کہ تیرے پاس آوے جان کہ وہ مہمان میرا ہی نصیحت سولہوین
اے پسر آدم تم سب خطا کار ہو اور مین سراسر بخشنے والا میری طرف رجوع
توبہ کرتا مین بخشون اور پروا نرکہون نصیحت سترہوین اے پسر آدم مجکو
یاد کر جبکہ غصہ تجپر غالب ہوتا یاد کرون مین تجکو ساتہہ رحمت اپنی کی اوسوقت
کہ ظہور کرے غضب میرا نصیحت اٹہارہوین اے پسر آدم جو کوئی مجسے
راضی ہو ساتہہ قلیل رزق کے مین بہی راضی ہون اوس سے ساتہہ عمل قلیل کے
نصیحت انیسوین اے پسر آدم تین چیزین ہین ایک تو خاص میری ملک سے
ہی اور دوسری خاص تیری ملک سے اور ایک مجہین اور تجہین مشترک ہی جو کچہہ
کہ خاص میری ہی جان ہی تیرے بدن مین اور جو کہ خاص تیری ہی عمل تیرا ہی
اور جو کہ درمیان میرے اور تیرے ہی وہ یہہ ہی کہ تجسے دعا ہی اور

برد

Marfat.com

مجھسے قبول کرنا لیکن ہمارا محبوب نکرنا اپنی دعا کو مجھسے ساتھہ لقمہ حرام کے
نصیحت بیسوین اے پسر آدم جسقدر کہ میل کرنے دل تیرا دنیا پر نکالو نین
وسقی ہی محبت اپنی تیرے دلسے اور جسقدر کہ حرص کر تو دنیا مین وسقی ہی
نکالون مین حلاوت ایمان کی سینہ تیرے سے اے پسر آدم تجکو اسلیئے نہین پیدا
کیا ہی سلیئے کہ تو دنیا جمع کرے بلکہ اپنی عبادۃ کے لیئے پیدا کیا ہی سلیئے اور
اسلیئے کہ باز رکھے تو دعاء مظلومون کی درگاہ میری سے بلا شبہ دعاء مظلوم
کو قبول کرتا ہون مین اگرچہ تاخیر سے ہو نصیحت اکیسوین اے پسر آدم
بیمار روز نہین ہوتا ہی مگر یہہ کہ واسطے تیرے رزق نیا بھیجتا ہون اور
اسکے مقابلہ مین فرشتے میرے تجسے عمل ناپسندیدہ میری جناب مین
لاتے ہین روزی میری کہاتا ہی تو اور نافرمانی کرتا ہی اور باوجود اسکے
دعا کرتا ہی تو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچھہ کہ مانگتا ہی تو دیتا ہون
مین اور تجکو بہشت کی طرف بلاتا ہون اور تو نہین کہا مانتا میرا نصیحت
بائیسوین اے پسر آدم تقرب ڈہونڈ تو ساتھہ میرے ادا کرنے نفل سے
اور ہمسائگی میری اختیار کر ساتھہ آباد کرنے مسجدون کے اور رضا میری
طلب کر ساتھہ ہمنشینی کے علماء کے ساتھہ اور دروغگوئی کو بالکل ترک کر
تا ملائکہ میرے تیرے مصافحہ سے تقرب ڈہونڈین اور غیبت کو چھوڑ
تا بہشت میری مشتاق تیری ہووے اور مجکو بعد نماز صبح اور نماز عصر
کے ایک ساعت یاد کر تا مین ان دونو وقتون کے تجکو کفایت کرون مین
نصیحت تیئسوین اے پسر آدم دعاء سے ملول نہو کہ مین قبول کرنے
دعاء کیسے ملول نہین ہوتا اور ہرچند گناہ بہت کیئے ہون نا امید نہو میری

Marfat.com

رحمت سے فَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اے پسرِ آدم [illegible] ال
اسلیئے کہ بلاشبہہ رحمت ہماری ہی ہر چیز پر
بدون طلب کے تجکو ایمان اپنے فضل سے عطا کیا ہی [illegible]
کرونگا مین تجھے بہشت کے دینے مین باوجود اس تمام سوال [illegible] کے

نصیحت چوبیسوین اے پسرِ آدم مل اور جوڑ اوس سے کہ [illegible] کرے
تجھے اور دے اوسکو کہ محروم کرے تجکو اور کلام کر اوس سے کہ نہین بولتا ہی تجھے اور خیرخواہی
اوسکی کہ تجھے خیانت کرے اور عفو کر اوسکو کہ جو تجپر ظلم کرے اور بھلائی کر اوس سے کہ برائی کرے تجھے
تا منجملہ سبقت کرنیوالونکے ہووے تو جنت کی طرف اور زمرہ [illegible] اور [illegible] ہووے تو
اور تجکو ان معاملوں سے ثواب ستر پیغامبرونکا دونگا

نصیحت پچیسوین اے ابنِ آدم اَحْسِنِ
الرَّحِیْلَ تَزَوَّدْ فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِیْدٌ وَخَفِّفْ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ کَؤُوْدٌ وَاَخْلِصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ
النَّاقِدَ بَصِیْرٌ اور کہتے ہین کہ یہہ نصیحت آخری ہی نصیحتون صحفِ ابراہیم علیہ السلام
کی سے اور روایت ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرتِ حق سبحانہ وتعالیٰ سے سوال کیا کہ خداوندا
کیا ہی جزا اوس بندہ کی کہ رخسارہ اوسکا ساتھ آنسوونکے تیرے ڈر سے تر ہووے
حقتعالے نے جواب دیا کہ جزا اوسکی مغفرت میری اور بہشت میری اور رضامندی
میری ہی اور سوال کیا حضرت ابراہیم نے کہ خداوندا کیا ہی جزا اوسکی کہ خبرگیری
یتیم اور بیوہ کا ہووے فرمایا اے خلیل میرے جزا اوسکی یہہ ہی کہ اوسکو اپنے
عرش میں جگہہ دونگا [illegible] قیامت کے حضرت ابراہیم نے کہا ربنا لک الحمد لک الحمد

بعون ایزد منان ایکے یہہ کتاب صحیح و مقابلہ صاحب تالیف سالکے [illegible]

[illegible] یعنی جناب [illegible] ملا حاجی محمد [illegible]
کے [illegible] احقر العباد کمترین [illegible]
باہتمام امو جان [illegible] مطبع احمدی مین مطبوع ہوا [illegible]

[illegible] ۱۲

Marfat.com